اور اُن کو کتاب اور دانشمندی سکھلاتا ہے، اور یہ لوگ پہلے سے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے ۔

اگر قرآن مجید کی اس آیت کو سُن کر بھی یہ کہا جائے کہ قرآن شریف کو اور رسول اللہ صلعم کی باتوں کو سوائے زبردست عالموں کے اور کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا ۔ اللہ کی نعمت کی بے قدری کرنا ہے ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول کے کلام کو سمجھ کر جاہل عالم ہو جاتے ہیں گمراہ لوگ ٹھیک راستے پر چل کر بزرگ بنجاتے ہیں ۔ اس لئے کلام مجید کو سمجھنے کی کوشش کرنا خود کو ذلت کے گڑھے سے نکالنا ہے ۔ اور جب تک معنیٰ نہ سمجھیں گے تو عمل کیونکر ہوگا ۔ اس لئے دنیوی و اُخروی فلاح کا مدار کلام الٰہی کے عمل پر منحصر ہے اور عمل کا مدار معنیٰ کے سمجھنے پر ہے اس لئے قرآن شریف کے معنیٰ و مطالب کو دل لگا کر سمجھئے ۔ ہاں باریک نکات علماء کے حوالے کر دیجئے ۔

موجودہ انجیلیں وہ نہیں ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر عبرانی زبان میں روح القدس کے ذریعہ سے نازل کی گئی تھیں ۔ تمام عیسائی عالم تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے ایک بڑی مدت بعد اُن کے معجزوں اور پند و نصائح کو لوگوں نے حواریوں اور اُن کے شاگردوں سے سن سنا کر اپنے طور پر جمع کر لیا ہے ۔

کلام مجید کی اللہ نے کس خوبی کیساتھ حفاظت فرمائی ہے کہ آج تک ایک حرف کا بھی فرق ہونے نہیں پایا ۔ جابجا قرآن نے اپنے کلام الٰہی ہونے کا دعویٰ کیا ہے ۔ چنانچہ کلام الٰہی لفظاً اور معناً الحمد سے لیکر والناس تک پورا کا پورا وہی کلام الٰہی ہے جو بذریعہ وحی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے ۔ جس کی ترتیب بھی آنحضرتؐ کے مبارک عہد میں ہو چکی تھی ، جب کوئی آیت نازل ہوتی تھی تو حضور اقدس صلعم بذات خود وحی کے لکھنے والے منشیوں سے ارشاد فرما دیتے تھے کہ اس آیت کو فلاں سورت میں فلاں موقع پر فلاں آیت کے بعد لکھو ۔ اس طرح پر کلام الٰہی مکمل و مرتب ہو چکا تھا ۔ اس کے سودات کو البتہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے صاف کرا کر ایک جلد میں اکٹھا کرا دیا ۔

گو بائبل اصلی صورت پر نہیں ہے ، مگر پھر بھی عیسائی اس کی تبلیغ اور تعلیم نہایت محنت اور ذوق و شوق سے کرتے ہیں سیکڑوں عیسائی علماء نے اپنی زندگیاں اسکی تعلیم کے لئے وقف کر دی ہیں ۔ اس کے مقابلہ میں ہماری بےحسی کو دیکھئے ۔ تقریباً نوے فیصدی مسلمان قرآن مجید کے معنیٰ و مطالب سے بالکل بے خبر ہیں پھر بھی اس طرف توجہ نہیں ان ہی حالات نے مجھے طبعاً اس بات پر آمادہ کیا کہ میں پورے کلام مجید کے ایک ایک لفظ کے معنیٰ الگ الگ بتا کر پھر ترجمہ لکھوں اور آخر میں نہایت مختصر مختصر نوٹ دوں تاکہ اُس کے مفہوم کی وضاحت ہو جائے اور کوئی بات سلف صالحین کے خلاف نہ ہو ۔ تیسواں پارہ جو عموماً نماز میں پڑھا جاتا ہے سب سے اول پیش کر رہا ہوں ۔ اگر خدا کی مدد اور بزرگوں کی دعا شامل حال رہی تو بتدریج اور پارے بھی پیش کرتا رہونگا ۔

احقر نے ترجمہ مرشدی مولائی حضرت مولانا حافظ شاہ **محمد اشرف علی** صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا رکھا ہے اور ذیل کی تفاسیر میری نظر کے سامنے ہیں ۔

(۱) تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی ۔

(۲)۔ تفسیر خازن۔

(۳)۔ تفسیر بیان القرآن مولانائے تھانوی مدظلہٗ

(۴)۔ تفسیر حقانی

(۵)۔ اعظم التفاسیر

(۶)۔ ترجمان القرآن، نواب صدیق حسن خاں صاحب۔

(۷)۔ تفسیر فیضی

(۹)۔ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف

(۱۰)۔ ارض القرآن حصۂ اول و دوم۔ سید سلیمان صاحب ندوی

بعض علمائے اخیر نے فرمایا کہ "ترجمہ آیات سے الگ لکھنا خلاف سلف صالحین ہے۔ ترجمہ ہر آیت کے یا تو نیچے لکھو یا اُس کے مقابل" کا اس اشاعت میں ہر آیت کا ترجمہ اُس کے سامنے نمبر ڈال کر لکھا گیا ہے اور ہر صورت میں جو جو مضامین آئے ہیں اُن میں بھی حضرت مولانائے تھانوی مدظلہٗ کی تفسیر بیان القرآن کا تتبع کیا گیا ہے۔ نفس مضمون کو مختصر طور سے آیات سے پہلے لکھ دیا ہے تاکہ معانی و مطلب کے سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو سکے قدیم اقوام کے جغرافیائی مقام وقوع معلوم کرنے کے لئے آخر میں ایک نقشہ بھی لگا دیا ہے۔ فقط

خادم مولانائے تھانوی احقر العباد

مظہر احمد ادہمی عفی عنہ

اسسٹنٹ ماسٹر

الگزنڈر و جہانگیر ہائی اسکول

بھوپال

بھوپال محلہ فتحگڈھ

۱۴ صفر ۱۳۵۷ھ = ۱۶ اپریل ۱۹۳۸ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵

۱۔ سُوْرَةُ الْفَاتِحَة

چونکہ یہ سورۃ قرآن شریف میں سب سے پہلے لکھی جاتی ہے۔ نماز کی قراءت بھی اسی سے شروع ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو فاتحہ کہتے ہیں۔ اس میں یہ تعلیم دی جاری ہے کہ بندے اپنی نماز میں۔ دعا اور مناجات میں اللہ میاں کے اوصاف اس ڈھنگ سے بیان کریں کہ وہ صفتیں جو اللہ پاک کی ذات کے سوا اور کسی میں نہ پائی جا سکیں۔

یہ بڑی خیر و برکت کی سورۃ ہے۔ اس شان کی سورۃ توریت، انجیل، زبور وغیرہ آسمانی کتابوں میں نازل نہیں فرمائی۔ یہ سات آیتیں دنیا والوں کے دھن دولت سے مرتبہ میں کہیں بڑھی چڑھی ہیں (اللہ میاں خود مسلمانوں کا کام بنانے والے ہیں"

کلام مجید کی تمام سورتوں کے نام اور آیتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد اور تعلیم پر موقوف ہے۔ پہلے پہلے سورتوں کے نام نہیں لکھے گئے تھے۔ حجاج نے اس ضرورت کو پورا کیا۔

سورۃ قرآن شریف کے ایک مستقل ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ سَبْعُ اٰيٰتٍ

۱- بِسْمِ
- بِ - ساتھ - سے
- اِسْمِ - نام

۲- اللّٰہِ - اللہ - خدا۔

۳- الرَّحْمٰنِ - بڑا مہربان

۴- الرَّحِیْمِ ○ نہایت رحم والا

۵- اَلْحَمْدُ
- اَلْ - سب تمام
- حَمْدُ - تعریفیں

۶- لِلّٰہِ
- لِ - واسطے لئے
- اللّٰہِ - اللہ - خدا۔

۷- رَبِّ - پالنے والا - مالک

۸- الْعٰلَمِیْنَ (۱) تمام - عالم۔

۹- الرَّحْمٰنِ - بڑا مہربان

۱۰- الرَّحِیْمِ (۲) نہایت رحم والا

۱۱- مٰلِکِ - مالک

۱۲- یَوْمِ - دن

۱۳- الدِّیْنِ (۳) جزاء - بدلہ

۱۴- اِیَّاکَ - تیری ہی - خاص تیری

۱۵- نَعْبُدُ - ہم عبادت کرتے ہیں۔

۱۶- وَ - اور

۱۷- اِیَّاکَ - تیری ہی خاص تیری

۱۸- نَسْتَعِیْنُ (۴) ہم مدد چاہتے ہیں

۱۹- اِھْدِ - بتلا - دکھا۔

۲۰- نَا - ہم کو - ہمیں - ہم

۲۱- الصِّرَاطَ - راستہ

۲۲- الْمُسْتَقِیْمَ (۵) سیدھا۔

۲۳- صِرَاطَ - راہ - راستہ

۲۴- الَّذِیْنَ - وہ لوگ - اُن کا۔

۲۵- اَنْعَمْتَ - تو نے انعام کیا۔

۲۶- عَلَیْهِمْ (۶)
- عَلٰی - اوپر - پر
- هِمْ - وہ - اُن

۲۷- غَیْرِ - سوائے - بجز۔

۲۸- الْمَغْضُوْبِ - غضب غصہ کیا گیا۔

۲۹- عَلَیْهِمْ - اُن پر۔

۳۰- وَ - اور

۳۱- لَا - نہ - نہیں

۳۲- الضَّآلِّیْنَ (۷) ع راستے سے بھٹکے ہوئے۔

۳۳- اٰمِیْنَ ○ ہم سے قبول فرما۔

نوٹ - عربی زبان میں لفظوں کے اول میں "اَل" آتا ہے جو اُن کے معنوں میں خصوصیت پیدا کردیتا ہے۔ اس سے خاص معنوں کی طرف اشارہ ہوتا ہے یہ "اَل" اُس لفظ کا جُزو نہیں ہوتا ہے۔ ہم چند سورتوں میں اس کو الگ لکھیں گے تاکہ اچھی طرح سمجھ میں آسکے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ — اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(۱) خُدا کی حمد و ثنا اور بزرگی کا بیان

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝۱ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝۲ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝۳ — (۱) سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو ہر ہر عالم کا پالنے والا ہے (۲) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (۳) جو جزا کے دن کا مالک ہے۔

(۲) صرف اللہ کی عبادت کا اقرار اور اُسی سے تمام کاموں میں مدد چاہنا۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝۴ — (۴) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کی درخواست کرتے ہیں

(۳) بندے کی خُدا سے دُعاء اور درخواست۔

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۝۶ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۝۷ — (۵) ہم کو سیدھا راستہ بتلا (۶) اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا (۷) نہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر غصہ کیا گیا۔ اور نہ اُن کا جو راستے سے بھٹک گئے۔

ع ۱

نوٹ - اس سورۃ کے تین حصے ہیں۔ انسان پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہے۔ پھر بندگی کا اقرار کرکے صرف اسی کی پاک ذات سے تمام دُنیا کے اور آخرت کے کاموں میں مدد چاہتا ہے۔ اس کے بعد سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق کی درخواست کرتا ہے۔ (۲) پھر ایسے بندوں کے قدم بقدم چلنے کی خواہش کرتا ہے۔ جن پر اللہ کا انعام ہوا ہو تاکہ وہ خود بھی مُستحقِ انعام ہوجائے (۳) اور اُن لوگوں کے راستے سے بچنے کی التجا کرتا ہے جن پر خُدا کا غضب نازل ہوا ہو تاکہ وہ خود اللہ میاں کے غصّے سے بچا رہے (۴) پھر ایسے لوگوں کے راستے سے الگ تھلگ رہنے کی درخواست کرتا ہے جو سیدھے راستے سے بھٹک کر غلط راستے پر پڑ گئے تاکہ وہ خود غلط راستے پر کہیں چل کر گمراہ ہو۔

۱۱/۷/۶۹

۲ - سُورۃ النّاس

سورۃ ناس کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ لبید بن اعصم نے (اپنی بیٹیوں کی مدد سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کردیا تھا۔ اس کی وجہ سے آپ کی چند روز کے لئے بیماروں کی سی حالت ہوگئی تھی آپ نے دُعا فرمائی تو یہ اور سورۃ فلق نازل ہوئی۔ اس میں چھ اور سورۂ فلق میں پانچ آیتیں ہیں۔ دونوں کا مجموعہ گیارہ ہے وحی کے ذریعہ سے آپ کو جادوگر اور سحر کی جگہ معلوم ہوگئی چنانچہ ذروان نام کے کنوئیں میں سر کے بال اور کنگھی ایک گابھے کے چھلکے میں، ایک پتھر کے نیچے دبے ہوئے نکلے۔ ایک تانت کا ٹکڑا بھی تھا۔ جس میں گیارہ گرہ لگی ہوئی تھیں حضرت جبریل علیہ السلام نے ان سورتوں کو پڑھنا شروع کیا۔ ہر آیت پر ایک گرہ کھل جاتی تھی۔ اس طرح تمام گرہیں کھل گئیں اور آپ بالکل

اچھے ہوگئے (از بخاری و نسائی)
اہل سنت والجماعت کے مذہب میں جادو کا اثر مسلم ہے اور جادو برحق ہے۔ مگر فرقۂ معتزلہ اس کا انکار کرتا ہے

سُوْرَۃُ النَّاسِ مَدَنِیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ سِتُّ اٰیَاتٍ
۱۔ قُلْ۔ تو کہہ	۸۔ الـ۔ نَّاسِ ③ لوگ۔	۱۴۔ یُوَسْوِسُ۔ وسوسہ ڈالتا ہے دل میں بری باتیں ڈالتا ہے۔
۲۔ اَعُوْذُ۔ میں پناہ لیتا ہوں	۹۔ مِنْ۔ سے	۱۵۔ فِی۔ میں۔ درمیان۔
۳۔ بِرَبِّ۔ { بِ۔ سے۔ ساتھ / رَبِّ۔ مالک۔ پالنے والا }	۱۰۔ شَرِّ۔ برائی۔ بدی۔	۱۶۔ صُدُوْرِ۔ صدر۔ سینے
۴۔ الـ۔ نَّاسِ ① لوگ۔ آدمی	۱۱۔ الْـ۔ وَسْوَاسِ ۵ وسوسہ ڈالنے والا۔ برے خیال دل میں پیدا کرنے والا۔	۱۷۔ الـ۔ نَّاسِ ⑤ انسان۔ آدمی
۵۔ مَلِکِ۔ بادشاہ	۱۲۔ الْـ۔ خَنَّاسِ ④ پیچھے ہٹ جانے والا	۱۸۔ مِنَ۔ سے
۶۔ الـ۔ نَّاسِ ② لوگ	۱۳۔ اَلَّذِیْ۔ وہ۔ جو کہ۔	۱۹۔ الـ۔ جِنَّۃِ۔ جنات
۷۔ اِلٰہِ۔ معبود۔		۲۰۔ وَ۔ اور۔
		۲۱۔ الـ۔ ناس ⑥ انسان۔ آدمی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(۱) اللہ کی اُن شروں سے پناہ لینا جن سے دین کا نقصان ہو

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ① مَلِکِ النَّاسِ ② اِلٰہِ النَّاسِ ③

(۱) آپ کہئے کہ میں پناہ لیتا ہوں آدمیوں کے پالنے والے کی (۲) آدمیوں کے بادشاہ کی (۳) آدمیوں کے معبود کی۔

(۲) وہ برائیاں جن سے انسان اللہ کی حفاظت میں رہنا چاہتا ہے

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ④ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑤ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ⑥

(۴) بہکانے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے (۵) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ (برے برے خیال) ڈالتا ہے (۶) خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے ہو۔

نوٹ۔ اس کا ماحصل بندوں کا اللہ کی حفاظت میں رہنا، شیطان کے وسوسوں سے بچنا اور انسان کی برائیوں سے پناہ مانگنا ہے۔ کیونکہ دنیا بھر میں ایک آدمی بھی ایسا نہ ہوگا جو شیطانی وسوسوں سے اور شہوانی خیالوں سے مبرا ہو۔ ہر ایک کا ایک ساتھی ہوتا ہے جو برے کاموں کو اس کی نظر میں اچھا کرکے دکھلاتا ہے۔ فریب دینے میں ذرا سی کمی نہیں کرتا۔ دنیا بھر کی خواہشیں دل میں ڈالنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ اس سے وہی بچ سکتا ہے جس کو اللہ اپنی حفاظت میں لے لے۔

اِنسانوں کی مکاری سے اور فریب سے بچائے اور شیطان سے جو دل میں بُرے بُرے خیال پیدا کرکے شک جاتا ہے محفوظ رکھے۔ 16/6/69

۳- سُوْرَةُ الفَلَق

اس سورۃ کے نازل ہونے کا سبب بھی وہی لبید بن اعصم کا جادو ہے۔ کنوئیں میں سے تمام چیزوں کے نکالنے والے حضرت علیؓ تھے۔ اس میں دُنیا کی بُرائیوں سے پناہ مانگنے کی تعلیم ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جب طبیعت ناساز ہوتی تھی تو انھیں پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے تھے۔

وَھِیَ خَمْسُ آیَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الفَلَقِ مَدَنِیَّة
۱۸- الـ - نَّفّٰثٰتِ پھونکنے والیاں جادوگرنیاں	۸- خَلَقَ ② پیدا کی گئی۔ مخلوقات	۱- قُلْ - تو کہہ - آپ کہئے۔
۱۹- فِی - میں - درمیان۔	۹- وَ - اور	۲- اَعُوْذُ - میں پناہ لیتا ہوں
۲۰- الـ - عُقَدِ ④ (عقدہ) گرہیں	۱۰ مِنْ - سے	۳- بِرَبِّ -
۲۱- وَ - اور	۱۱- شَرِّ - بُرائی - بدی۔	بِ - ساتھ - سے۔
۲۲- مِنْ - سے	۱۲- غَاسِقٍ - اندھیری (رات کی)	رَبِّ - مالک۔
۲۳- شَرِّ - بُرائی - بدی۔	۱۳ اِذَا - جب	۴- الـ - فَلَقِ ① صبح - صبح کی روشنی۔
۲۴- حَاسِدٍ - حسد کرنے والا - دوسرے کی نعمت کے مٹ جانے کی آرزو کرنیوالا	۱۴- وَقَبَ ③ پھیل جائے۔	۵- مِنْ - سے
۲۵- اِذَا - جب۔	۱۵- وَ - اور	۶- شَرِّ - شر - بُرائی۔
۲۶- حَسَدَ ⑤ حسد کرے نعمت کے زوال	۱۶- مِنْ - سے۔	۷- مَا - جو چیز
	۱۷- شَرِّ - بُرائی - بدی۔	

۱۹۱ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(ا) اللہ کی حفاظت میں آنا اور اس سے پناہ مانگنا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ①

(۱) آپ (اے محمدؐ) کہئے کہ "میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں۔

۲ وہ بُرائیاں جن سے دنیا بھر کے نقصان ہوتے ہیں جسم کو اور جان کو دکھ پہنچتا ہے

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤

(۲) تمام مخلوقات کی بُرائی سے (۳) اندھیری رات کے شر سے جب سمٹ کر آئے (۴) اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کی بدی سے (۵) اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

۶/۶/۶۹

نوٹ۔ وہ ذات جو کہ رات کے گھپ اندھیرے میں سے صبح کو طلوع کر کے روزانہ دنیا میں فرحت اور سرور کا عالم انسان کی نظر کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔ وہی اور صرف وہی انسان کو تباہ کرنے والی آفتوں سے پناہ دے سکتی ہے یعنی (۱) کُل مخلوقات کے شر سے (۲) گھپ اندھیرے سے (۳) جادو کی مضرت سے (۴) حسد سے کہ عالم میں اس سے زیادہ سخت اور کوئی برائی نہیں ہے۔ سورۃ اسی بات پر ختم ہوتی ہے۔ ۱۹/۶/۲۹

۴۔ سُورَۃُ الاِخلاص

یہود کا ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ سے عرض کیا "آپ اپنے خدا کے صفات بیان کیجئے تا کہ آپ پر ایمان لائیں۔ ہماری کتابوں میں اُس کی پوری صفت موجود ہے۔ یہ بتائیے کہ خدا کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے۔ کس چیز سے پیدا ہوا ہے۔ اُس سے کون سی چیز ہوئی ہے۔ اُس کو کس کی میراث ملی ہے۔ اُس کی میراث کون لے گا۔ اِس خدائی کارخانہ میں اُس کا وزیر کون ہے اور مشیر کار کون ہے۔ اِس کے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔

اِس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفاتِ اضافیہ (وہ صفتیں جو اُس کی پاک ذات میں موجود ہیں) بیان فرما کر آخر میں صفاتِ سلبیہ (وہ صفتیں جن کا اللہ کی ذات میں پایا جانا ممکن نہیں) بیان کر کے اپنی ذات کی اور صفات کی پوری پوری تشریح کر دی تا کہ خالص توحید ثابت ہو جائے۔

یہ سورۃ انسان کو شرک سے کفر سے بچاتی ہے اور خالص توحید کی تعلیم دے کر آخرت میں دوزخ کے عذاب سے نجات کا سبب ہے۔ اس لئے اس سورۃ کو نجات اور توحید بھی کہتے ہیں۔ ہر چیز کا ایک نور ہے۔ قرآن شریف کا نور یہ سورت ہے۔ قرآن شریف میں تین ہی قسم کے مضامین ہیں (۱) عقائد (۲) احکام (۳) قصص۔ اس چھوٹی سی سورۃ میں وہ عقائد کی باتیں موجود ہیں جس سے تمام باطل عقیدوں کی تردید ہوتی ہے۔ گو یہ صرف چار ہی آیتیں ہیں مگر

سُورَۃُ الاِخلاص مَکِّیَّۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَہِیَ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ
۱۔ قُلْ۔ تو کہہ۔	۷ لَمْ۔ نہیں	۱۳۔ لَمْ۔ نہ۔ نہیں۔
۲۔ ھُوَ۔ وہ	۸ یَلِدْ۔ جنا (اس کے اسکے اولاد نہیں ہے)	۱۴۔ یَکُنْ۔ ہے
۳۔ اَللّٰہُ۔ خدا۔	۹۔ وَ۔ اور	۱۵ لَہٗ۔
۴۔ اَحَدٌ ① ایک	۱۰ لَمْ۔ نہیں۔	لَ۔ واسطے۔ لئے۔
۵۔ اَللّٰہُ۔ خدا۔ اللہ۔	۱۱ یُوْلَدْ ③ جنا گیا (نہ وہ کسی کی اولاد ہے)۔	ہٗ۔ اُس کے۔ وہ۔
۶۔ الـ۔ صَمَدُ ② بے نیاز جو کسی کا محتاج نہ ہو۔	۱۲۔ وَ۔ اور	۱۶۔ کُفُوًا۔ برابر۔ ہمسر۔
		۱۷۔ اَحَدٌ ④ کوئی۔ ایک۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اللہ کا اپنی ذات میں اور صفات میں اکیلا ہونا

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ (۱) اے محمدؐ آپ (ان لوگوں سے) کہدیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے (وہ اپنی ذات میں یگانہ اور صفتوں میں تنہا ہے عالم کی کل ضروریات اس کے علم اور قدرت میں ہیں۔ اس کے سارے کام اور صفتیں کامل اور پوری ہیں)

(۲) اللہ سب سے بے نیاز اور سب اس کی محتاج ہیں

اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ (۲) اللہ بے نیاز ہے (وہ جو چاہے کر ڈالے۔ کوئی چیز روکنے والی نہیں ہے اس کی کیفیت پر اطلاع پانے سے عقلیں نا اُمید ہیں)

(۳) کوئی اس کا شریک نہیں ہے

لَمۡ یَلِدۡ ۙ۬ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۝ (۳) اس کے اولاد نہیں۔ اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے (کیونکہ اولاد باپ کے شریک ہوا کرتی ہے۔ جب شرکت ہوگی تو پھر بے پروائی نہ ہوگی۔ اور یہ نقص کی شان ہے۔ خود اولاد ہونے میں احتیاج کی شان پائی جاتی ہے۔ اس لئے خدا اس سے پاک ہے)

(۴) کوئی اس کا ہمسر اور نظیر نہیں ہے

وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ (۴) اور نہ کوئی اس کے برابر ہے (جب وہ ہر چیز کا خالق و مالک ٹھہرا تو پھر مخلوق میں اس کا ہمسر اور نظیر کہاں ہو سکتا ہے)

نوٹ۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں باطل مذاہب والوں کے پانچ فرقے ہیں۔

۱۔ دہریہ۔ یہ اس بات کے قائل ہیں کہ عالم کا کوئی بھی پیدا کرنے والا نہیں ہے۔ اسباب کے جمع ہو جانے سے یوں ہی بن گیا ہے۔ اس فرقے کا نام مُعطّلہ ہے۔

(۲) فلاسفہ۔ یہ صانع کو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر کوئی صفت اُس کے لئے ثابت نہیں کرتے۔ جو چیزیں عالم میں پائی جاتی ہیں اس کے اسباب مختلف ہیں۔ اللہ کی واحد ذات نہیں ہے۔

۳۔ ثنویہ۔ اس فرقہ کا خیال ہے کہ عالم کو پیدا کرنے والی ایک ذات نہیں ہو سکتی۔ بلکہ بہت سے دیوتا اُس کو صانع وخالق ہیں یہ اُن کی مورتیاں بنا بنا کر پوجا کیا کرتے ہیں۔

۴۔ مُشبّہ۔ یہ عالم کے پیدا کرنے والے کو مخلوق کی طرح خیال کر کے اُس کے جورو بچے مانتے ہیں۔ جیسے یہودی حضرت عُزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں۔

۵۔ مجوس۔ یہ عالم کے دو خالق مانتے ہیں ایک کا نام یزداں اور دوسرے کا اہرمن بتاتے ہیں۔ یزدان نیکیوں کا خالق

ہے۔ اور اہرمن برائیوں کا مالک ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ کی تلاوت کرنے والا جب سچے دل سے لفظ هُوَ کہتا ہے تو مذہب معطلہ اور دہریہ سے بیزاری ظاہر کر دیتا ہے (۲) جب اَللّٰه زبان سے نکالتا ہے تو دوسرے فرقے کے عقیدے سے بری ہو جاتا ہے (۳) اَحَدٌ منہ سے نکالتا ہے تو ثنویہ اور بت پرستوں کی روش سے اپنی براءت اور علیحدگی ظاہر کر دیتا ہے (۴) جہاں اَللّٰهُ الصَّمَدُ کہا اور وہ مشبہ کے باطل مذہب سے دور ہوا (۵) جس وقت لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ پڑھتا ہے تو یہودیوں کے اور عیسائیوں کے اعتقاد سے بیزاری ظاہر کرتا ہے (۶) اور جہاں وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ کہا اور وہ آتش پرستوں کے معتقدات سے الگ ہوا۔

یہ چار آیتیں مومن کو دنیا بھر کے کل باطل عقیدوں سے الگ کر کے خالص وحدانیت کی تعلیم دیتی ہیں کہ قابلِ بندگی بس ایک ہی ذات ہے اور وہ اللہ ہے۔ اور اس کا کوئی ساجھی اور شریک نہیں ہے۔

۵- سُوْرَةُ اللَّهَب

(جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حکم ملا کہ "آپ اپنے قریب کے رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیے" تو آپ نے کوہِ صفا پر چڑھ کر سب کو آواز دے کر جمع کیا اور فرمایا "اگر میں تم سے ایسی بات کہوں جو سمجھ میں نہ آتی ہو تو تم یقین کر لو گے؟ مثلاً میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک فوج نکل کر تم کو غارت کر دے گی تو تم اس کو تسلیم کرو گے۔ سب نے کہا بے شک ہم تصدیق کریں گے۔ کیونکہ آج تک کسی نے آپ پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگائی۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم کو ایک سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو آئندہ آنے والا ہے" اس پر ابولہب جو کہ آپ کا چچا تھا بول اٹھا "تو ہلاک ہو کیا تو نے ہم کو اسی واسطے جمع کیا تھا" اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں بھیجیں۔)

یہاں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی اور احکام الٰہی پر عمل نہ کرنا دین و دنیا دونوں کی تباہی کا سبب ہے۔ کیونکہ ابولہب اور اس کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی وجہ سے نہایت ذلت اور کس مپرسی کی موت مرے۔ دھن دولت کچھ بھی کام نہ آیا۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ
۱- تَبَّتْ - ٹوٹ گئے۔	۵- تَبَّ ① برباد ہو گیا۔	لَهٗ - اُس - وہ۔
۲- يَدَآ (يَدَانِ) دونوں ہاتھ	۶- مَآ - نہیں - نہ	۹- مَالُهٗ
۳- اَبِيْ لَهَبٍ - ابولہب (اس کا نام عبدالعزیٰ تھا)	۷- اَغْنٰى - کام آیا۔	مَالُ - دھن - دولت۔
۴- وَّ - اور	۸- عَنْهُ	ہٗ - اُس کا - وہ
	عَنْ - سے	۱۰- وَ - اور -

۱۱- مَا - جو کچھ-	۱۶- لَهَبٍ ۳ شعلہ	۲۱- فِیْ - میں - درمیان-
۱۲- كَسَبَ ۲ اُس نے کمایا-	۱۷- وَ- اور	۲۲- جِیْدِ- گردن-
۱۳- سَيَصْلٰى -	۱۸- امْرَاَتُهٗ -	۲۳- هَا - وہ - عورت - اس کی-
سَ - عنقریب	امْرَاَةُ - بیوی (جس کا نام اُمِّ جمیل تھا)	۲۴- حَبْلٌ - رسی-
يَصْلٰى - وہ داخل ہوگا	ہٗ - اُس کی	۲۵- مِّنْ - سے
۱۴- نَارًا - آگ	۱۹- حَمَّالَةَ - لاد لاد کر لانے والی-	۲۶- مَّسَدٍ ۵ مضبوط بٹی ہوئی-
۱۵- ذَاتَ - والی - والا	۲۰- الْ حَطَبِ ۴ لکڑیاں	(جمع مساد ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے-

۱- رسول اللہ کی مخالفت سے ابولہب کی دنیا و آخرت کی ہلاکی

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۲ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۳

(۱) ابولہب کے (جس نے آپ کی دعوتِ اسلام پر گستاخی کی تھی) دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے (۲) نہ اُس کا مال کام آیا اور نہ اس کی کمائی (۳) وہ عنقریب شعلہ مارنے والی آگ میں داخل ہوگا-

۲- ابولہب کی بیوی اُمِّ جمیل کی ہلاکت بوجہ عداوتِ اسلام

وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۴ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۵

(۴) اور اُس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد لاد کر لاتی ہے (۵) اس کے گلے میں ایک خوب بٹی ہوئی رسی ہوگی-

نوٹ- چند روز کے بعد ابولہب کو افلاس نے آگھیرا- اُس کے بیٹے کو جو شام جارہا تھا شیر نے چبا ڈالا اور وہ خود عدسہ کی بیماری میں مبتلا ہوا- مرض متعدی تھا- کوئی پاس تک نہیں جاتا تھا بڑی تکلیف دیکھ کر مرا- چہرہ بگڑ گیا تھا- دیکھنے والوں کو ڈر معلوم ہوتا تھا- کتے کی طرح بھونک بھونک کر مرا- اُس کی بیوی اُمِّ جمیل لکڑیوں کا گٹھا باہر سے خود لاتی تھی- ایک گٹھا سر پر سے گرا رسی کا پھندا گلے میں پڑا ہوا تھا وہ ایسا کھنچا کہ تڑپ تڑپ کر بُری طرح سے جان دی بستیاناس ہوگیا- کوئی نام لیوا بھی نہیں رہا-

ابولہب کی بربادی یہ بتلاتی ہے کہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کی نافرمانی سخت تباہ کرنے والی ہے- اسلام کے احکام کی پابندی چھوڑ کر نہ دنیا کی فلاح ہو سکتی ہے اور نہ آخرت کی- علمائے حق کی مخالفت جو صحیح طور سے دین کے کام میں لگے ہوں ایسی ہی پریشان کرنے والی ہے اور نتیجہ کے اعتبار سے برباد کرنے والی-

۶- سُوْرَةُ النَّصْرِ

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے کہ یکبارگی فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

خدا کی مدد اور فتح آپہونچی- اہل یمن آگئے" اکثر قبائل کو اسلام لانے میں فتح مکہ کا انتظار تھا۔ کہ اگر آپ نے اپنی قوم پر فتح پائی تو آپ سچے رسول ہیں- جس سال یہ سورۃ نازل ہوئی لوگوں کے دلوں میں اسلام لانے کا بے حد جوش تھا چاروں طرف سے لوگ آآکر مشرف با سلام ہوئے- دو برس پورے نہ ہوئے تھے کہ تمام جزیرہ نما مسلمان ہوگیا- ایک آدمی بھی ایسا نہ رہا کہ مشرف باسلام نہ ہوا ہو

اس سورۃ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے نزدیک ہونے کی اطلاع اور امت کو رخصت کرنے کا حکم ہے جب انبیاء سے وہ کام انجام پاچکتے ہیں جو اُن کی ذات پر موقوف ہوتے ہیں تو اُن کو اس فانی دنیا کو چھوڑکر عالم ارواح میں داخل ہونا ضروری ہوتا ہے- اسی طرح آپ جب اپنا فرض نبوّت پورا فرماچکے تو آپ کو اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کی اطلاع دی گئی-

اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ سورۃ فتح مکّہ سے پہلے نازل ہوئی ہے اور اس میں سیّد دو عالم کے انتقال کی خبر دی گئی ہے-

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ
۱- اِذَا- جب-	۱۲- دِيْنِ- دین (اسلام)	كَ- تیرا-
۲- جَآءَ- آگئی-	۱۳- اللّٰهِ- خدا- اللہ-	۱۸- وَ- اور
۳- نَصْرُ- مدد-	۱۴- اَفْوَاجًا ② فوج فوج جوق جوق	۱۹ اِسْتَغْفِرْهُ
۴- اللّٰهِ- اللہ-	۱۵ فَسَبِّحْ-	اِسْتَغْفِرْ- مغفرت چاہیئے-
۵- وَ- اور	فَ- پس- پھر-	هُ- اُس سے
۶- الْ- فَتْحُ ① فتح	سَبِّحْ- پاکی بیان کر- تسبیح کر-	۲۰ اِنَّهٗ-
۷- وَ- اور	۱۶ بِحَمْدِ	اِنَّ- بے شک
۸- رَاَيْتَ- تونے دیکھ لیا-	بِ- ساتھ-	هٗ- وہ
۹ الْ- نَّاسَ- لوگ	حَمْدِ- تعریف- ستائش- خوبی-	۲۱- كَانَ- ہے-
۱۰- يَدْخُلُوْنَ- داخل ہوتے ہیں	۱۷ رَبِّكَ	۲۲- تَوَّابًا ع ③ بڑا توبہ قبول کرنیوالا
۱۱- فِيْ- میں- درمیان	رَبِّ- پالنے والا- رب-	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱ اللہ تعالٰی کا اپنے رسول کی مدد کرنا اور لوگوں کا جوق جوق مسلمان ہونا

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ① (اے ہمارے نبی) جب خدا کی مدد (اور مکّہ کی فتح) آپہونچے-

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿۲﴾	(۲) اور آپ لوگوں کو دین اسلام میں جوق جوق داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیں

(۲) اللہ کی پاکی بیان کرنے اور گناہوں کو مٹانے کی درخواست کرنے کا حکم

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾	(۳) تو اپنے رب کی پاکی (تسبیح اور حمد) بیان کیجیے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجیے۔ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

نوٹ ۔ جب انسان پر اللہ اپنا فضل فرمائے تو یہ اس کا فرض ہے کہ وہ اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی کی درخواست کرے۔ اللہ کی تسبیح اور حمد میں مصروف ہو جائے۔

اس سورۃ کی تفسیر سے معلوم ہو رہا ہے کہ عرب کے بڑے بڑے قبائل اپنی خوشی سے اور اپنی دلی خواہش سے اسلام میں داخل ہوئے۔ یہ کس قدر جھوٹا الزام ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ بلکہ اپنی خوبیوں کی وجہ سے دنیا میں پھیلا ہے۔

۷۔ سُوْرَۃُ الْكٰفِرُوْنَ

قریش کے کافروں کی ایک جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے دیوتاؤں کو برا نہ کہو بلکہ اُن کی اطاعت کرو اللہ کی جناب میں اُن کی سفارش کرو۔ ہم بھی آپ کے معبود کی بزرگی کے قائل ہو کر اُس کی عبادت کرلیں گے۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے حکم کا منتظر ہوں کہ وہ کیا حکم دیتا ہے۔ حضرت جبریلؑ یہ سورۃ لے کر آئے

اس سورۃ میں مسلمانوں اور کافروں میں جو زمین آسمان کا فرق ہے اس کو بتلایا گیا ہے۔ اور یہ کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ سب اپنی اپنی بھگتان بھگتیں گے۔

سُوْرَۃُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ
۱۔ قُلْ۔ تو کہہ۔ آپ کہہ دیجیے۔	۹۔ لَا۔ نہیں۔ نہ	۱۹۔ وَ۔ لَا۔ اور نہیں
۲۔ يٰۤاَيُّهَا۔ اے۔	۱۰۔ اَنْتُمْ۔ تم	۲۰۔ اَنْتُمْ۔ تم
يَا۔ اے	۱۱۔ عٰبِدُوْنَ۔ عبادت کرنے والے ہو	۲۱۔ عٰبِدُوْنَ۔ عبادت کرنے والے ہو۔
اَيُّهَا۔ اے	۱۲۔ مَاۤ۔ جس کی۔	۲۲۔ مَاۤ۔ جس (ذات) کی
۳۔ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ کافرو	۱۳۔ اَعْبُدُ ﴿۳﴾ میں عبادت کرتا ہوں	۲۳۔ اَعْبُدُ ﴿۵﴾ میں عبادت کرتا ہوں
۴۔ لَاۤ۔ نہیں	۱۴۔ وَلَاۤ۔ اور۔ نہ	۲۴۔ لَكُمْ۔
۵۔ اَعْبُدُ۔ میں عبادت کرتا ہوں	۱۵۔ اَنَا۔ میں۔	لَ۔ واسطے لئے
۶۔ مَا۔ جس کی۔ وہ چیز	۱۶۔ عَابِدٌ۔ عبادت کرنے والا ہوں	كُمْ۔ تمہارا۔ تمہارے۔
۷۔ تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾ تم پوجا کرتے ہو۔	۱۷۔ مَّا۔ جن کی۔ جس کی۔	۲۵۔ دِيْنُكُمْ۔
وَ۔ اور	۱۸۔ عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾ تم پوجا پاٹ کرتے ہو۔	دِيْنُ۔ بدلہ۔

کُمْ۔ تمہارا۔ تمہارے۔	۲۷۔ لِیَ۔	یَ۔ میرے۔ میرا۔
۲۶۔ وَ۔ اور۔	لِ۔ لئے۔ واسطے۔	۲۸۔ دِیْنِ ﴿۶﴾ بدلہ۔ جزاء۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) کافروں کی اُمیدوں پر پانی پھیرنا

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ﴿۵﴾

(۱) آپ (سمجھوتے والوں سے) کہہ دیجئے کہ اے کافرو (۲) نہ میں پوجا کرتا ہوں جس کی تم پوجا کرتے ہو (۳) نہ تم میرے معبود کی عبادت کرنے والے ہو (۴) اور نہ میں تمہارے دیوتاؤں کی پوجا پاٹ کروں گا (۵) اور نہ تم میرے معبود کی عبادت کروگے۔

۲ اپنے اپنے عملوں کا اور کاموں کا ہر ایک شخص ذمہ دار ہے

لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾ (۶) تم کو تمہارے (کرتوتوں کا) بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا۔ ع

نوٹ۔ کافر ہمیشہ اس فکر میں لگے رہتے ہیں کہ اسلام کو اپنی چال بازیوں سے مٹا دیں۔ اسلام اللہ واحد کی عبادت کی تعلیم دیتا ہے۔ کفر اللہ کی عبادت سے روکتا ہے۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو غیر مسلموں کی بات پر کان دھرنا ہی نہ چاہیئے۔ ورنہ کافروں کا فریب تباہ کر دے گا۔ کسی بد دین کا کچھ اعتبار نہیں۔

۸۔ سُوۡرَۃُ الۡکَوۡثَر

اِس سورۃ میں بتلایا جا رہا ہے کہ ایسے خوش قسمت بھی ہیں جن کو ہر قسم کی حکمت عطا ہوئی ہے۔ اُن کے سینوں سے نہریں جاری ہوتی ہیں۔ وہ قیامت تک باقی رہنے والی ہیں۔ وہ با نصیب اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہی کی ذات ہے۔ آپ جملہ فنون حکمت سے فیض یاب ہیں۔ اور آپ کا فیض قیامت تک جاری رہے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادیں سب سے بڑے بیٹے حضرت قاسمؓ تھے۔ اُن کا مکے میں انتقال ہو گیا۔ تو عاص بن وائل سہمی نے اور اس کے ساتھ دوسرے مشرکوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ کی نسل منقطع ہو گئی ہے۔ پس نعوذ باللہ آپ ابتر یعنی بے نام و نشان ہیں۔ اسلام کا چرچا چند دنوں کا ہے۔ پھر سب بکھیڑے پاک ہیں۔ اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی کہ آپ کا فیض اور آپ کی ثناء و صفت ہمیشہ ہوتی رہے گی۔ اور یہی ابتر یعنی بے نام و نشان ہوں گے۔

سُوۡرَۃُ الۡکَوۡثَرِ مَکِّیَّۃٌ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○	وَهِیَ ثَلٰثُ اٰیٰتٍ
۱۔ اِنَّاۤ۔ بے شک ہم نے ۲۔ اَعۡطَیۡنٰکَ۔ اَعۡطَیۡنَا۔ ہم نے دیا۔	کَ۔ تجھ کو۔ آپ کو۔ ۳۔ الۡکَوۡثَرَ ﴿۱﴾ حوض کوثر (بہت زیادہ بھلائی۔ بہتری۔ اور برتری)	۴۔ فَصَلِّ۔ فَ۔ پس۔ اس لئے۔ صَلِّ۔ نماز پڑھ۔

۵- لِرَبِّكَ -	۶- وَ - اور -	شَانِئَ - دشمن
لِ - لئے -	۷- اِنْحَرْ ﴿۲﴾ قربانی کیجئے -	كَ - تیرا - آپ کا -
رَبِّ - پروردگار -	۸- اِنَّ - بے شک - یقیناً -	۱۰- هُوَ - وہ - وہی -
كَ - تیرا - اپنے -	۹- شَانِئَكَ -	۱۱- الْ - اَبْتَرُ ﴿۳﴾ بے نام ونشان جس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(۱) نعمتوں کو بہتات کے ساتھ عطا کرنے کی خوش خبری

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ — (۱) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی -

(۲) عملی طور سے شکریہ ادا کرنے کا حکم

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾ — (۲) پس آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے - اور قربانی کیجئے -

(۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کی ہلاکی

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾ — (۳) یقیناً آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے -

نوٹ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمنوں کی مخالفت سے کیا بگڑ سکتا تھا - اللہ نے آپ کو دنیا کے لئے نبی بنایا - آخرت میں آپ کا درجہ سب سے بلند کیا - خیر کثیر عطا فرمایا - اولین وآخرین کے علوم دیئے - دنیا کا اور آخرت کا کوئی بلند مرتبہ ایسا نہیں جو آپ کو نہ ملا ہو - آپ کا مخالف ہر خیر سے منقطع ہے - نہ اس کی زندگی میں برکت نہ اس کے قلب میں خیر کہ حق بات سمجھے نہ اللہ کی محبّت ومعرفت پیدا ہو - یہی حالت ہوتی ہے آپ کے وارثوں کے مخالف کی -

۹- سُوْرَةُ الْمَاعُوْن

یہاں یہ بتایا جا رہا ہے کہ انسان کو نیک کاموں کی جزا ملتی ہے - مرنے کے بعد روح ایک ایسے عالم میں جاتی ہے جہاں اس کو اپنے نیک وبد اعمال کا ثواب وعذاب دیکھنا پڑے گا - اگر یہ بات انسان کے دل میں نہ ہو تو بُرے کاموں سے کون سی چیز روک سکتی ہے - اور بھلے کاموں کی ترغیب کس بات سے ہو سکتی ہے - جزا وسزا کا اعتقاد اور عملوں کی درستی اسلام کا ایک بہت بڑا جزو ہے -

یہی وہ بات تھی جس نے ابوجہل کو را تھا - اس کی عادت تھی کہ مالداروں کے بچّوں کو اپنی سپردگی میں لینے کی کوشش کرتا جب مال پر قابض ہو جاتا تو اُن کو بھگا دیتا - یتیم بچے در در مارے پھرتے ایک یتیم مصیبت زدہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس ملعون کی شکایت کی - تو آپ کو رحم آیا اُس کے پاس جا کر قیامت کی بازپرس سے ڈرایا - اُس نے قیامت کا گستاخانہ انکار کر دیا - آپ رنجیدہ ہو کر دولت خانہ پر واپس تشریف لے آئے تو یہ سورۃ ایسے لوگوں کی شان میں نازل ہوئی جو لوگوں پر ظلم سے باز نہیں آتے - نیک سلوک کرنا جانتے ہی نہیں - بدخلقی اُن کی عادت ہوتی ہے -

سُوْرَةُ الماعون مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ | وھی سبع اٰیات

۱- أَ - کیا
۲- رَأَیْتَ - آپ نے دیکھا
۳- الَّذِیْ - اس شخص کو جو
۴- یُکَذِّبُ - جھٹلاتا ہے
۵- بِالدِّیْنِ ①
بِ - ساتھ
الدِّیْنِ روزِ جزاء - قیامت
۶- فَذٰلِکَ -
فَ - پس - پھر
ذٰلِکَ - یہ
۷- الَّذِیْ - وہ جو - وہ آدمی
(سے کہ)
۸- یَدُعُّ - دھکے دیتا ہے۔
۹- الْیَتِیْمَ ② یتیم (کو)
۱۰- وَلَا - اور نہیں۔
۱۱- یَحُضُّ - ترغیب دیتا ہے۔
۱۲- عَلٰی - اوپر - پر
۱۳- طَعَامِ - کھانے۔
۱۴- الْمِسْکِیْنِ ③ محتاج (کو)
۱۵ فَوَیْلٌ -
فَ - پس۔
وَیْلٌ - خرابی - تباہی (ہے)
۱۶ لِلْمُصَلِّیْنَ ④ - نمازیوں کے لئے۔
لِ - لئے
الْمُصَلِّیْنَ ⑤ نمازیوں (کے)
۱۷- الَّذِیْنَ -
۱۸- ھُمْ - وہ
۱۹- عَنْ - سے۔
۲۰- صَلَاتِہِمْ -
صَلٰوۃِ - نماز
ھُمْ - وہ - اپنی۔
۲۱- سَاھُوْنَ ⑤ غافل
۲۲- الَّذِیْنَ - جو لوگ
۲۳- ھُمْ - سب لوگ۔
۲۴- یُرَآءُوْنَ ⑥ دکھلاتے ہیں - ریاکرتے ہیں
۲۵- وَ - اور
۲۶- یَمْنَعُوْنَ - منع کرتے ہیں۔
روکتے ہیں۔
۲۷- الْمَاعُوْنَ ⑦ زکوٰۃ - خیرات

ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱- دین اسلام کے جھٹلانے والے کی عادتیں

أَرَأَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ① فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ② وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ③

(۱) کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جو جزاء کے دن کو جھٹلاتا ہی (۲) پس یہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہی (۳) اور محتاج کو کھانے دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔

۲- اپنے عملوں میں نقصان پیدا کرنے والوں اور ریاکاروں کو ملامت

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ④ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ ⑤ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ⑥ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ⑦

(۴) پس ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی (۵) جو کہ اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں (۶) جو ریاکاری کرتے ہیں۔ (۷) اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے۔

نوٹ۔ یہاں انسانی طبیعت کے رذائل بتلائے گئے ہیں۔ انسان کی خراب عادتیں ہی اس کو تباہ کر دیتی ہیں خواہ ابوجہل میں ہوں یا کسی اور آدمی میں ہوں۔ جو قیامت کو، اعمال کی جزاء و سزا کو نہ مانے اس کو اللہ کی مخلوق کے ساتھ

کیا ہمدردی ہوگی۔ وہ تو بس اپنی غرض کا بندہ ہے۔ اگر عبادت کرے گا تو دکھلانے کے لئے۔ اگر کسی کو دیگا تو اپنے ذاتی نفع کو پہلے سوچ لے گا۔ خیرات دینا برتنے کی چیزیں جیسے پیالہ، ڈول، برتن پانی وغیرہ تک اہل محلہ کو دینے میں اس کا دم نکلتا ہے۔ ایسے لوگ دنیا میں ذلیل ہوتے ہیں۔ اور آخرت میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

۱۰۔ سُوْرَۃُ الْقُرَیْشِ

قریش تجارت پیشہ تھے وہ جاڑوں میں یمن کے اور گرمی میں شام کے تجارتی سفر کیا کرتے تھے۔ لوگ اُن کی اہلِ حرم ہونے کی وجہ سے بے حد تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے۔ یہ جہاں جاتے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے نذریں پیش کرتے۔ قربانیاں دیتے۔ ضیافتیں کرتے۔ چور اور اُچکّے ان کے مال پر ہاتھ تک نہ ڈالتے۔ یہ دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہے تھے عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنی کامل نعمتیں ثابت کرتے اور یاد دلاتے ہیں کہ اگر کوتاہ نظری کی وجہ سے اللہ کی پاک ذات تک ان کے کمزور دماغ کی رسائی نہیں ہے تو ظاہری نعمتوں کو آنکھوں سے دیکھیں کہ آئے دن ان سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں اور اُسی ایک ذات کی عبادت کریں اور اللہ کے کلام اور اُس کے پیارے نبی کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔

سُوْرَۃُ الْقُرَیْشِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَھِیَ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ
۱۔ لِاِیْلٰفِ۔ لِ۔ بوجہ۔ چونکہ اِیْلَافِ۔ عادی ہونا۔ اُلفت و محبت دلانا۔ ۲۔ قُرَیْشٍ ① قبیلۂ قریش۔ ۳۔ اِلٰفِھِمْ۔ اِلٰفِ۔ عادی ہونا۔ ھِمْ۔ اُن کا وہ سب ۴۔ رِحْلَۃَ۔ سفر۔ کوچ ۵۔ الشِّتَآءِ۔ جاڑا۔ ۶۔ وَ۔ اور	۷۔ الصَّیْفِ ② گرمی۔ ۸ فَلْیَعْبُدُوْا فَ۔ پس۔ اس لئے۔ لْ۔ چاہیئے یَعْبُدُوْا۔ وہ عبادت کریں ۹۔ رَبَّ۔ مالک ۱۰۔ ھٰذَا۔ یہ۔ اس ۱۱۔ الْبَیْتِ ③ گھر۔ خانہ۔ ۱۲۔ الَّذِیْٓ۔ وہ۔ جس نے ۱۳۔ اَطْعَمَھُمْ۔ اَطْعَمَ۔ کھانا کھلایا۔	ھُمْ۔ اُن کو ۱۴۔ مِنْ۔ سے ۱۵۔ جُوْعٍ۔ بھوک۔ ۱۶۔ وَ۔ اور ۱۷۔ اٰمَنَھُمْ۔ اٰمَنَ۔ امن دیا۔ ھُمْ۔ اُن کو۔ ۱۸ مِّنْ۔ سے۔ ۱۹۔ خَوْفٍ ④ ڈر سے۔ خوف سے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) قریش کو پُر امن تجارتی سفر یاد دلا کر اپنی نعمتوں کا شمار کرانا

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾

(۱) چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں (۲) (یعنی) جاڑے اور گرمی کے سفر کے عادی ہو گئے ہیں۔

(۲) ان نعمتوں کے شکریہ میں عبادت کا حکم دینا

فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ﴿۴﴾

(۳) تو ان کو چاہیئے اس گھر (خانہ کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں۔ جس نے بھوک میں انکو کھانے کو دیا۔

(۴) اور اُن کو خوف سے امن دیا۔

ع ۵ ۱

نوٹ۔ جو قومیں سفر کی عادی ہوتی ہیں ان میں بلند حوصلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیاقت اور سمجھ بوجھ آ جاتی ہے۔ مالی ترقی کرتے ہیں خیالات میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ بلند خیالی اس بات کو چاہتی ہے کہ انسان اپنے منعم کا شکرگزار ہو۔ پس قریش کا فرض تھا کہ وہ اللہ کی جو منعم حقیقی ہے عبادت کرتے اور اس کفرانِ نعمت کو چھوڑ دیتے۔

قریش کی طرح اگر کسی کو دین کی وجہ سے مال و جاہ مرتبہ ملے تو اس کو فخر کرنے کے بجائے اللہ کے شکر و اطاعت کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے تاکہ دنیا کے اور آخرت کے مرتبہ میں اور بلندی پیدا ہو۔ ورنہ تباہی آ گھیرے گی۔

۱۱۔ سُوۡرَۃُ الۡفِیۡلِ

اس سورۃ میں اصحابِ فیل کے اس واقعہ کو جو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا ایک ادنیٰ سا نمونہ ہے بذریعۂ وحی بتایا جا رہا ہے کہ اس کے گھر کی بے حرمتی کا ارادہ اس درجہ قہرِ الٰہی کا سبب ہوا تو اس کے دین اور پیغمبر کی ہتکِ عزت کیا کچھ نہ کرے گی۔ حبشہ کے بادشاہ نے ابرہہ کو صوبۂ یمن کا گورنر مقرر کیا تھا یہ سب عیسائی تھے اُنھوں نے ایک گرجا گھر بنایا اور یہ چاہا کہ کعبۂ حج کی بجائے لوگ یہاں آئیں۔ اس کا اعلان بھی کر دیا۔ عرب کو عام طور سے اور قریش کو خاص طور سے ناگوار گزرا۔ کسی نے رات کو جا کر اُس میں پائے خانہ پھر دیا۔ کسی عربی قافلہ نے وہاں آگ جلائی تھی آگ کی ایک چنگاری اُڑ کر اس گرجا میں جا لگی۔ وہ جل جلا کر خاک سیاہ ہو گیا۔ ابرہہ کو بڑا طیش آیا۔ ایک زبردست لشکر لے کر جس میں ہاتھی بھی تھے چلا کہ خانہ کعبہ کو گرا کر زمین کے برابر کر دے۔ مغمس میں جو کہ طائف کے راستہ میں ہے پہونچ کر عبدالمطلب کے پاس جو اس وقت رئیس مکہ تھے کہلا کر بھیجا کہ میں لڑنے نہیں آیا ہوں صرف کعبہ کو گرانے آیا ہوں۔ جو اس کی حمایت کرے گا اُس سے ضرور لڑوں گا۔ عبدالمطلب نے جواب دیا کہ جس کا یہ گھر ہے وہ آپ حفاظت کرے گا۔ عبدالمطلب اُس کے بُلائے ہوئے اُس کے پاس گئے تو زبانی بھی یہی گفتگو ہوئی واپسی پر چند اشرافِ قریش کو ساتھ لے کر خانۂ کعبہ کا دروازہ پکڑا اور سر و پا برہنہ ہو کر بے حد عاجزی کی اور ابرہہ اور اُس کے لشکر پر مدد چاہی۔ اس شعر کو پڑھ کر سب بلبلا اُٹھے۔ اور رونے لگے ؎

"یَارَبِّ لَا اَرْجُوْا لَهُمْ سِوَاکَا ۔ یَارَبِّ فَامْنَعْ عَنْهُمْ حِمَاکَا"

پھر وہ کُل قریش کو لے کر پہاڑوں کے درمیان جا چُھپے۔ ابرہہ وہاں سے مکّہ کی طرف بڑھا۔ وہ وادیٔ محشر میں جو مزدلفہ کے قریب ہی پہونچا ہی تھا کہ سمندر کی طرف سے سبز اور زرد رنگ کے پرندے کبوتر سے کچھ چھوٹے آئے اُن کے پنجوں میں اور چونچوں میں مسور اور چنے کے برابر کنکریاں تھیں اُنھوں نے چیخ کر لشکر پر برسانا شروع کیں۔ خُدا کی قدرت سے وہ گولی کا کام کرتی تھیں جس پر پڑیں وہ ہلاک ہوگیا۔ کچھ تو اس عذاب سے ہلاک ہوگئے۔ کچھ بھاگ گئے۔ کچھ بڑی بڑی تکلیفیں اُٹھا کر مرے۔ یہ تاریخی واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ شریفہ سے پچاس روز پہلے کا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے بڑے ہاتھی کے مہاوت کو اندھا اور بھیک مانگتے دیکھا ہے۔ نوفل بن معاویہ وغیرہ نے وہ کنکریاں جن کو کچھ لوگوں نے عبرت کے طور سے شیشوں میں رکھ چھوڑا تھا دیکھا ہے۔

اس میں یہ اشارہ ہے کہ اسبابِ ظاہری پر ناز نہ کرنا چاہیئے۔ ہر چیز پر حقیقی تصرّف خدا کا ہے۔ اسباب بذاتِ خود حقیقی مؤثر نہیں۔ صرف ظاہری اور مادّی ذریعہ ہیں۔

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

۱- اَ - کیا۔
۲- لَمْ - نہیں۔
۳- تَرَ - آپ نے دیکھا۔
۴- كَيْفَ - کس طرح
۵- فَعَلَ - (معاملہ کیا)۔
۶- رَبُّكَ -
رَبُّ - رب۔ مالک۔
كَ - آپ کے۔ تیرے۔
۷- بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ①
بِ - ساتھ۔ سے۔
اَصْحٰبِ - والے۔
الْفِيْلِ - ہاتھی
۸- اَ - کیا۔

۹- لَمْ - نہیں۔
۱۰- يَجْعَلْ - کردیا۔
۱۱- كَيْدَ - تدبیر (کو)
۱۲- هُمْ - اُن کی۔
۱۳- فِيْ - میں۔ درمیان۔
تَضْلِيْلٍ ② سرتاپا غلط ضائع برباد۔
۱۵- وَاَرْسَلَ - اور بھیجے۔
۱۶- عَلَيْهِمْ - اُن پر
۱۷- طَيْرًا - پرندے۔
۱۸- اَبَابِيْلَ ③ غول کے غول۔
۱۹- تَرْمِيْهِمْ -
تَرْمِيْ - مارتے تھے۔ پھینکتے تھے۔

هِمْ - اُن پر۔
۲۰- بِحِجَارَةٍ - پتھریاں۔
بِ - حِجَارَةٍ - ساتھ پتھریوں کے
۲۱- مِّنْ - سے۔
۲۲- سِجِّيْلٍ ④ کنکر۔
۲۳- فَجَعَلَهُمْ -
فَ - پھر۔
جَعَلَ - کردیا۔
هُمْ - اُن کو
۲۴- كَعَصْفٍ -
كَ - مانند۔ مثل۔
عَصْفٍ - بھوسہ۔
۲۵- مَّاْكُوْلٍ ⑤ ع کھایا ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

ابرہہ کے عبرت ناک واقعہ سے یہ بتایا جا رہا ہے کہ اسلام کی ہتک تباہ کر دیتی ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ① اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ② وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ③ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ⑤	(۱) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا (۲) ان کی تدبیر کو سرتا پا غلط نہیں کر دیا (۳) اور غول کے غول پرندے بھیجے (۴) جو ان لوگوں پر کنکر کی پتھریاں (پھینک کر) مارتے تھے (۵) پھر اُن کو (اللہ نے) کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح کر دیا

نوٹ۔ ابرہہ ایک زبردست لشکر لے کر چلا تھا کہ مکہ کی تمام آبادی کو تلوار کے گھاٹ اتار دے مگر امن کا اشتہار دیا تھا کہ اس طرح داؤ اچھی طرح چل جائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی اس چال کو خاک میں ملا دیا۔ یہاں پر قریش کو یہ بڑا احسان یاد دلا کر بتاتے ہیں کہ یہ سب ہمارے پیارے نبی کی آمد کی تمہید تھی۔ یہ فتح و ظفر تمہارے بھلے کاموں کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی بلکہ برکت تھی نبی اُمی کی آمد کی۔ اب اگر اس نبی کی اور اُس کے احکام کی مخالفت کرو گے تو تباہ ہو جاؤ گے۔

ظاہری اسباب کے بھروسہ پر اللہ سے غافل ہونا۔ مادی چیزوں کو حقیقی مؤثر خیال کرنا خدا کی نافرمانی اور تباہی کی طرف دوڑنا ہے۔

۱۲۔ سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ

قریشِ مکہ کا مسلمانوں کی ہر بات میں عیب نکالنا۔ منہ چڑانا، مضحکہ اُڑانا، نماز و عبادت کی نقلیں کر کے لوگوں کو ہنسانا خاص مشغلہ تھا (۱) عاص بن وائل (۲) ولید بن مغیرہ مخزومی (۳) اخنس بن شریق کا نمبر سب میں اول تھا۔ ہر جگہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بُرائیاں کرتے اور مسلمانوں کو طعنے دیتے۔ اخنس تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بے حیائی اور بدذاتی کی باتیں کرنے سے ذرا نہ چوکتا۔ مفسرین نے انہیں قبیح افعال کو اس سورۃ کے نازل ہونے کا سبب قرار دیا ہے۔ کمینے اخلاق سے دنیا میں ذلت ہوتی ہے۔ آخرت میں اِن دل آزار عادتوں کی وجہ سے ایسی آگ ہو گی جو دلوں کو جلائے گی۔ اب جس میں یہ عیب پائے جائیں گے خواہ وہ کوئی بھی ہو یہ آیات کریمہ اُس پر صادق آئیں گی۔ کیونکہ کلام الٰہی کے لفظ عام ہیں اس لئے انہیں کا اعتبار ہوگا۔ کسی خاص سبب کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔ قرآن مجید کے لفظ ہی عام ہونا ہی سمجھ میں آرہا ہے۔

سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَھِیَ تِسْعُ اٰیَاتٍ
۱۔ وَيْلٌ۔ بڑی خرابی ہے۔	۴۔ لُّمَزَةٍ۔ روبرو طعنے دینے والا	عَدَّدَ۔ بار بار گِنا۔
۲۔ لِّكُلِّ۔	۵۔ الَّذِيْ۔ جس نے	هٗ۔ اُس کو۔
لِ۔ لئے۔	۶۔ جَمَعَ۔ جمع کیا۔	۱۰۔ يَحْسَبُ۔ وہ خیال کرتا ہے۔
كُلِّ۔ ہر شخص	۷۔ مَالًا۔ دھن، دولت۔	۱۱۔ اَنَّ۔ بے شک
۳۔ هُمَزَةٍ۔ پیٹھ پیچھے عیب نکالنے والا۔	۸۔ وَّ۔ اور۔	۱۲۔ مَالَهٗ۔ اس کا مال
	۹۔ عَدَّدَهٗ ②	۱۳۔ اَخْلَدَهٗ ③

أَخْلَدَ ہمیشہ رہا۔ سدا رہے گا۔	أَدْرٰی۔ معلوم ہے۔	۲۷۔ عَلٰی۔ اوپر۔
ہٗ۔ اُس کے پاس۔	كَ۔ آپ کو۔ تجھ کو۔	۲۸۔ الْ اَفْئِدَةِ ۔ دل (جمع)
۱۴۔ كَلَّا۔ ہرگز نہیں۔	۲۰۔ مَا۔ کیا ہے۔	۲۹۔ اِنَّهَا۔
۱۵۔ لَيُنْبَذَنَّ۔	۲۱۔ الْ حُطَمَةُ ۔ آگ توڑنے	اِنَّ۔ بے شک
لَ۔ البتہ۔ بے شک	پھوڑنے والی۔	هَا۔ وہ
يُنْبَذَنَّ۔ ضرور ڈالا جائے گا۔	۲۲۔ نَارُ۔ آگ۔	۳۰۔ عَلَيْهِمْ۔ اُن پر۔
۱۶۔ فِي۔ میں۔ درمیان۔	۲۳۔ اللّٰهِ۔ اللہ۔ خدا۔	۳۱۔ مُّؤْصَدَةٌ ۔ بند کی ہوئی۔
۱۷۔ الْ حُطَمَةِ ۔ توڑنے پھوڑنے	۲۴۔ الْ مُوْقَدَةُ ۔ سلگائی	۳۲۔ فِيْ۔ میں۔ درمیان
والی آگ۔	گئی (ہے)	۳۳۔ عَمَدٍ۔ عمود۔ ستون۔
۱۸۔ وَمَا۔ اور کچھ۔ اور کیا۔	۲۵۔ الَّتِيْ۔ جو کہ۔	۳۴۔ مُّمَدَّدَةٍ ۔ بڑے لمبے لمبے
۱۹۔ أَدْرٰىكَ۔ آپ کو معلوم ہے	۲۶۔ تَطَّلِعُ۔ پہونچتی ہے۔	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) ایسے بداخلاق کی جو عیب کو ہنر جانتا ہے علامتیں

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ — "بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو پیٹھ پیچھے عیب نکالنے والا ہو، مُنہ پر طعنے دینے والا ہو (۲) جو مال جمع کرتا ہو اور بار بار گنتا ہو۔

(۲) بدتمیز اپنے خیال میں دولت کو سدا کام آنے والی چیز خیال کرتا ہے

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝ — (۳) وہ خیال کرتا ہے کہ اُس کا مال ہمیشہ اُس کے پاس رہے گا۔

كَلَّا — (۴) ہرگز نہیں

۳۔ عیب جس بداخلاق کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا۔

لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

وہ ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جس میں جو کچھ پڑے اُس کو توڑ پھوڑ دے (۵) اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ توڑنے پھوڑنے والی آگ کیا ہی (۶) وہ اللہ کی آگ ہے جو سلگائی گئی ہے (۷) جو دلوں تک جا پہونچے گی (۸) وہ آگ اُن پر بند کر دی جائے گی (۹) اس طرح پر کہ (وہ لوگ) بڑے لمبے لمبے ستونوں میں گھرے ہوئے ہوں گے۔

نوٹ۔ اس سورۃ میں وہ چند باتیں بتائی گئی ہیں جس سے انسان تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

۱۔ اللہ کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرنا۔ عبادت سے منہ موڑ لینا۔ بدکاری میں مبتلا رہنا وغیرہ وغیرہ۔
۲۔ حقوق العباد۔ لوگوں کے حق مار لینا۔ بلا وجہ تکلیف دینا اور ایذا پہونچانا۔ آبرو ریزی کرنا۔ دل دکھانا۔ خاص کر خاصانِ خدا کی دل آزاری کرنا اور اُن کو دکھ دینا جو بندگانِ خدا کی اصلاح و تعلیم کیلئے اپنی جان اور مال برباد کر چکے ہوں۔ ان افعال سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ ایسے شخص کی عزت لوگوں کی نگاہوں میں نہیں رہتی ہے۔ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ آخرت میں ایسی آگ میں ہوگا جو اُس کے دل کو جلا دے گی۔

۱۰۳۔ سُوْرَةُ العَصْر

انسان کتنا ہی دھن دولت جمع کر لے دنیا کی شان پیدا کر لے وہ اُس وقت تک ٹوٹے ہی میں ہے جب تک کہ وہ ایمان نہ لائے اور نیک کام نہ کرے! اور نیک کاموں کی بنیاد نہ ڈالے۔ انسان کی قیمتی عمر کا نفع یہی ہے۔ نہ وہ جس کو انسان نے سمجھ رکھا ہے۔

کلیدیں اسید (ابو الاسد) جو زمانہ جاہلیت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک دوست تھا بطور طنز کہنے لگا کہ
۱۔ ابوبکر تم ہمیشہ عقلمندی اور ہوشیاری سے تجارت کر کے مالا مال ہوتے رہے اب تم کو کیا ہو گیا ہے"
حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جو شخص حق کو قبول کرتا اور نیک کام اختیار کرتا ہے وہ کبھی ٹوٹے میں نہیں پڑتا"
اس قسم کے باطل خیال کا اس سورۃ میں رد کیا گیا ہے کیونکہ ایمان اور نیک کاموں کی تجارت ہی اصلی سرمایہ ہے۔

سُوْرَةُ العَصْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ
۱۔ وَ ۔ قسم ہے۔	۷۔ اِلَّا ۔ مگر۔	۱۴۔ بِالْحَقِّ ۵
۲۔ الْعَصْرِ ① زمانہ کی)	۸۔ الَّذِيْنَ ۔ وہ لوگ۔ وہ جو	بِ ۔ ساتھ۔
۳۔ اِنَّ ۔ بے شک۔	۹۔ اٰمَنُوْا ۔ وہ ایمان لائے	الْحَقِّ ۔ حق (ٹھیک بات) کی
۴۔ الْاِنْسَانَ ۔ آدمی۔	۱۰۔ وَ ۔ اور	۱۵۔ وَتَوَاصَوْا ۔ ایک دوسرے کو فہمائش کرتے ہیں۔
۵۔ لَفِيْ ۔	۱۱۔ عَمِلُوْا ۔ کام کئے	۱۶۔ بِالصَّبْرِ ③ صبر کی (پابندی کی)
لَ ۔ البتہ۔ بے شک۔	۱۲۔ الصّٰلِحٰتِ ۔ نیک۔ اچھے	
فِيْ ۔ درمیان۔ میں۔	۱۳۔ وَتَوَاصَوْا ۔ ایک دوسرے کو فہمائش کرتے ہیں۔	
۶۔ خُسْرٍ ② ٹوٹا۔ خسارہ۔		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(۱) انسان دنیا کی دولت اور مرتبوں کے ہوتے ہوئے بھی ٹوٹے ہی میں رہتا ہے

وَالْعَصْرِ ① اِنَّ الْاِنْسَانَ	(۱) قسم ہے زمانہ کی (۲) بے شک انسان

لَفِیْ خُسْرٍ ②	بڑے خسارے میں ہے کیونکہ عمر جس سے وہ آخرت کا سودا خرید لیتا ہے ہر آن گھٹتی جاتی ہے

(۲) صرف وہ آدمی ٹوٹے سے بچتا ہے جس میں یہ چار باتیں ہوں

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③	(۲) مگر وہ لوگ جو کہ (۱) ایمان لائے (۲) اور انھوں نے نیک کام کیے (۳) ایک دوسرے کو (اعتقاد) حق پر جمے رہنے کی فہمائش کرتے رہے (۴) اور ایک دوسرے کو نیک عملوں کی پابندی کی فہمائش کرتے رہے

ع ۲ / ۱۳

نوٹ۔ انسان اگر اپنی ذراسی زندگی سے فائدہ اٹھانا۔ اور نقصان سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے

۱۔ اپنی زندگی میں ایسا روحانی کمال پیدا کرے کہ روح اگر بدن کو چھوڑ کر رخصت ہو تو یہ کمال ساتھ رہے۔ یہ ایمان ہے اس کے حصول کے ذریعے فرشتے۔ انبیاء پھر انبیاء کی کتابیں ہیں۔ ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ بغیر اس کے اللہ کی معرفت وعلم ناقص ہے۔ صرف گیان سے کام نہیں چل سکتا ہے۔ اس لئے نجات نہیں گیانیوں کی

(۲) صرف ایمان لانا کافی نہیں ہو سکتا کہ زبان سے کلمۂ طیبہ پڑھ لیا جائے اور کیا کچھ نہ جائے۔ جب تک نیک عمل یعنی قرآن کے حکموں پر عمل نہ کیا جائے خواہ عبادتِ جسمانی ہو یا مالی عبادت ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ نیک کاموں کی بنیاد ڈالی جائے کہ اس کے بعد اس کے بنائے نیک راستے پر مسلمان چلتے رہیں اور ایسی مفید باتیں چھوڑ جائے جس سے مسلمانوں کو ہمیشہ نفع پہونچتا رہے۔

۱۰۲۔ سُوْرَۃُ التَّکَاثُر

انسان آنیوالے وقت سے بے خبر ہو کر دنیا کے فضول کاموں میں ایسا الجھتا ہے کہ اس سے کچھ بھی مفید کام بن نہیں آتے مال اور اولاد کی محبت میں ایسا پھنستا ہے کہ آخرت کی ضروری تدابیر سے قطعی آنکھیں بند کر لیتا ہے جس سے اس کا دنیا میں بھی نقصان ہوتا ہے اور آخرت تو تباہ ہو ہی جاتی ہے۔ اس سورۃ میں بتایا جا رہا ہے کہ انسان دنیا کے مال اور دولت اور اولاد پر اس قدر نازاں ہوتا ہے کہ اصلی کام سے بالکل غافل ہو جاتا ہے۔ آخرت کی طرف توجہ کرنے کی قطعی فرصت نہیں ہوتی یہاں تک کہ موت آلیتی ہے کبھی کہتے ہیں کہ قریش کے دو قبیلے (۱) عبد مناف (۲) بنو سہم اپنے اپنے کارنامے بڑے فخر کے ساتھ بیان کر رہے تھے ایک کہتا تھا کہ ہم مال و دولت اور عزت کا ماموں میں تم سے کہیں بڑھے چڑھے ہیں۔ دوسرا کہتا تھا ہم افضل ہیں۔ بات زیادہ بڑھ گئی۔ پہلے آدمیوں کی شمار ہوئی تو عبد مناف تعداد میں زیادہ نکلے۔ بنو سہم بولے۔ ہمارے بہادر لڑائیوں میں زیادہ کام آئے ہیں۔ یہ کمی ہماری بہادری اور جنگ پسندی کی دلیل ہے۔ اب کیا تھا مُردہ شماری ہونے لگی۔ قبریں گنی جانے لگیں تو بنو سہم کی تعداد بڑھ گئی۔ انسان کی اس کی جہالت وحماقت، بیہودہ اور فضول تفاخر کی برائی بتا کر بتایا جا رہا ہے کہ وہ ان لغویات کو چھوڑ کر اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے۔

سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ،
۱۔ اَلْھٰکُمُ۔	اَلْھٰی۔ غافل کر دیا۔	کُمْ۔ تم کو۔

۲۔ الـ۔ تَکَاثُرُ ① بہتات سے چاہنا۔ فخر۔	۱۳۔ کَلَّا۔ ہرگز نہیں۔	تَرَوُنَّ۔ ضرور دیکھو گے۔
۳۔ حَتّٰی۔ یہاں تک کہ۔	۱۴۔ لَوْ۔ اگر	هَا۔ اُس کو۔
۴۔ زُرْتُمُ۔ جا دیکھیں۔ تم نے زیارت کی	۱۵۔ تَعْلَمُوْنَ۔ تم جان لیتے۔	۲۲۔ عَیْنَ۔ قطعی۔ بالکل۔
۵۔ الـ۔ مَقَابِرَ ② قبریں۔	۱۶۔ عِلْمَ۔ جاننا۔	۲۳۔ الـ۔ یَقِیْنِ ⑦ یقینی۔
۶۔ کَلَّا۔ ہرگز نہیں۔	۱۷۔ الْـ یَقِیْنِ ⑤ یقینی طور پر۔	۲۴۔ ثُمَّ۔ پھر۔
۷۔ سَوْفَ۔ جلد۔	۱۸۔ لَتَرَوُنَّ۔ لَ۔ البتہ تَرَوُنَّ۔ ضرور دیکھو گے۔	۲۵۔ لَتُسْئَلُنَّ۔ لَ۔ البتہ۔ بے شک۔ تُسْئَلُنَّ۔ ضرور پوچھ گچھ ہو گی۔
۸۔ تَعْلَمُوْنَ ③ تم کو معلوم ہو جائے گا۔	۱۹۔ الـ۔ جَحِیْمَ ⑥ دوزخ۔	۲۶۔ یَوْمَئِذٍ۔ اُس دن۔
۹۔ ثُمَّ۔ پھر۔	۲۰۔ ثُمَّ۔ پھر	۲۷۔ عَنِ۔ سے۔
۱۰۔ کَلَّا۔ ہرگز نہیں۔	۲۱۔ لَتَرَوُنَّهَا۔ لَ۔ بے شک۔ البتہ۔	۲۸۔ الـ۔ نَعِیْمِ ⑧ نعمت۔
۱۱۔ سَوْفَ۔ عنقریب۔		
۱۲۔ تَعْلَمُوْنَ ④ تم جان لو گے۔		. . . .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ — اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) مال و اولاد کی بہتات پر فخر کرنے اور غفلت میں پڑے رہنے پر ملامت

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ① حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ②

(۱) تم کو (دنیا کے ساز و سامان پر) فخر کرنا غافل کئے رکھتا ہے (۲) یہاں تک کہ قبرستانوں میں جا پہونچے۔

(۲) غافلوں کا نتیجہ اور ان کو غفلت کی وجہ سے مصیبتوں سے خوف دلانا

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ③ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ④ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ⑤ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ⑥ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ⑦

(۳) ہرگز نہیں تم کو بہت جلد (مرتے ہی) معلوم ہو جائے گا (۴) پھر ہرگز نہیں تم کو بہت جلد (قبر سے نکلتے ہی) معلوم ہو جائے گا (کہ دنیا کا ساز و سامان فخر کے لائق اور آخرت غفلت و انکار کے قابل نہیں) (۵) اگر تم یقینی طور پر (صحیح دلیلوں سے) جان لیتے (۶) تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے (۷) پھر تم لوگ ضرور اس کو یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔

۳ مال داروں سے قیامت کے دن نعمتوں کی پوچھ گچھ

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ⑧

(۸) پھر اُس روز تم سے سب نعمتوں کی پوچھ گچھ ہو گی (کہ ان نعمتوں کا حق ایمان و اطاعت تھا اس کو بجا لائے یا نہیں؟)

نوٹ۔ انسان کی وہ سعادت جس پر وہ دنیا کی زندگی میں فریفتہ رہتا ہے۔ اول اس کا ذاتی حسن و جمال۔ دوسرے اس کے جسم کا

ع ۸ / ۱۴

آرام و آسائش، تندرستی، مال و اسباب، مکان کی فراہمی تیسرے اپنے ذکرِ خیر کے باقی رہنے کے اسباب بہم پہنچانا اور زندگی میں عزت اور مراتب حاصل کرنا (۲) آخرت کی سعادت مرنے کے بعد ملک جاودانی میں کامیابی حاصل کرنا۔ دنیا کی نعمتیں بھی سعادت ہیں اور بقدر ضرورت اُن کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا بُرا نہیں لیکن دُنیا میں اس طرح سے ڈوبنا کہ آخرت کو بھول ہی جائے مرتے دم تک دنیا ہی کے خیال میں رہے سخت بدنصیبی کی بات ہے۔ علم کے تین درجے ہیں (۱) عین الیقین یعنی دیکھنے کے بعد کسی چیز کی ماہیت کو پورے طریقے سے معلوم کرلینا جیسے دریا کو آنکھ سے دیکھا (۲) علم الیقین کسی چیز کی کیفیت و ماہیت کا نہایت یقین کے ساتھ معلوم کرلینا (۳) حق الیقین یقین کا سب سے بڑا درجہ یعنی وہ شخص اس چیز میں داخل ہو گیا۔ قیامت کے دن یقین کے تینوں درجے حاصل ہو جائیں گے۔ آج چاہے جس قدر شک و شبہ کرلیں۔

۱۵- سُوْرَةُ الْقَارِعَة

اس سورۃ میں وہ باتیں بیان ہو رہی ہیں جو انسان کو خوابِ غفلت سے چونکاتی اور دل کو ہلا دیتی ہیں۔ اس سورۃ کو غور سے پڑھنے سے قیامت کا ہولناک منظر اور اس کی کیفیت آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔ بتایا جا رہا ہے دنیا کی چند روزہ زندگی پر آخرت کو نظرانداز نہ کرو اس کی آڑ پر بھاری بھاری جسم ہلکے پڑ جائیں گے۔ ثقلِ مرکزی باقی نہ رہے گا۔ پہاڑ سے جیسے جسم ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تمام عالم کے اجزاء پریشان ہو جائیں گے۔ پھر اُس دن کچھ بنائے نہ بنے گی۔ جو اللہ سے غافل نہ ہوں گے وہ آرام و اطمینان سے ہوں گے۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ اِحْدٰى عَشَرَ اٰيَات
۱- اَلْقَارِعَةُ ① کھڑکھڑانے والی (چیز)	۱۰- اَلْ - نَّاسُ - لوگ - آدمی -	۱۸- فَاَمَّا -
۲- مَا - کیا (ہے)، کیسی (ہے)	۱۱- كَالْفَرَاشِ -	فَ - پس - پھر -
۳- اَلْ قَارِعَةُ کھڑکھڑانے والی چیز	كَ - مثل - مانند - طرح -	اَمَّا - بہر حال -
۴- وَمَا - اور کیا (ہے)	اَلْ - فَرَاشِ - پروانے - پتنگے -	۱۹- مَنْ - جو شخص
۵- اَدْرٰىكَ	۱۲- اَلْ - مَبْثُوْثِ ④ بکھری ہوئی	۲۰- ثَقُلَتْ - بھاری ہوا -
اَدْرٰى - معلوم ہے -	۱۳- وَ - اور -	۲۱- مَوَازِيْنُهٗ ⑥
كَ - آپ کو	۱۴- تَكُوْنُ - ہو جائیں گے	مَوَازِيْنُ (میزان) تول - پلہ
۶- مَا - کیا کیسی (ہے)	۱۵- اَلْ - جِبَالُ	هٗ - اُس کا -
۷- اَلْ - قَارِعَةُ ③ کھڑکھڑانے والی (چیز)	۱۶- كَالْعِهْنِ	۲۲- فَهُوَ -
	كَ - مثل -	فَ - پس -
۸- يَوْمَ - جس دن -	اَلْ - عِهْنِ - رنگی ہوئی اون	هُوَ - وہ
۹- يَكُوْنُ - ہوں گے -	۱۷- اَلْ - مَنْفُوْشِ ⑤ دھنکی ہوئی -	۲۳- فِيْ - درمیان -

۲۴- عِيْشَةٍ (مصدر عیش) آرام-گزران	۰۰- ۂٗ - اُس کا۔	۳۳- اَدْرٰىكَ -
۲۵- رَّاضِيَةٍ ؕ (بمعنی مرضیہ) من مانی خاطر خواہ	۳۰- فَاُمُّهٗ -	اَدْرٰی - کچھ معلوم ہے -
	فَ - پس - پھر	كَ - تجھ کو - آپ کو۔
۲۶- وَ اَمَّا - اور لیکن - بہرحال -	اُمُّ - ٹھکانا -	۳۴- مَا - کیا ہے -
۲۷- مَنْ - جس کا -	ۂٗ - اُس کا	۳۵- هِيَهْ - وہ ⑩
۲۸- خَفَّتْ - ہلکا ہوا -	۳۱- هَاوِيَةٌ ؕ ⑨ ہاویہ (دوزخ کے ساتویں طبقہ کا نام)	۳۶- نَارٌ - آگ -
۲۹- مَوَازِيْنُهٗ ؕ ⑧		۳۷- حَامِيَةٌ ؑ ⑪ دہکتی ہوئی -
مَوَازِيْنُ - (واحد میزان) تول - پلہ -	۳۲- وَمَآ - اور کیا اور کچھ -	. . . .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) قیامت کی ہولناک حالت کی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے

اَلْقَارِعَةُ ۙ ① مَا الْقَارِعَةُ ۚ ② وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۭ ③

(۱) وہ کھڑکھڑانے والی چیز (قیامت) (۲) کیسی ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز (۳) آپ کو معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز۔

(۲) قیامت کے دن ثقل مرکزی ختم ہو جائے گا اور انسانوں پر پریشانی چھا جائیگی

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ ④ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۭ ⑤

(۴) جس دن آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جائیں گے (یعنی بدحواسی میں اِدھر اُدھر مارے پھریں گے (۵) اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔ (یعنی کل پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

(۳) نیک لوگوں کا پلہ بھاری ہوگا اور وہ آرام میں ہوں گے

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ ⑥ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۭ ⑦

(۶) جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا (ایمان اور نیک کاموں کا وزن زیادہ ہوگا۔ (۷) پس وہ من مانے آرام میں ہوگا (جنت میں آرام سے ہوں گے۔

۴ کافروں کا اور بدکاروں کا پلہ ہلکا رہیگا اور وہ جہنم میں ہوں گے

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ ⑧ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۭ ⑨ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۭ ⑩ نَارٌ حَامِيَةٌ ؑ ⑪

(۸) اور جس کا پلہ ہلکا ہوگا (برائیاں بھلائیوں پر غالب ہوں گی) (۹) اُس کا ٹھکانا ہاویہ (دوزخ کا ساتواں حصہ ہوگا) (۱۰) آپ کو کچھ معلوم ہے وہ کیا چیز ہے (۱۱) ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

نوٹ - اعمال کے اعتبار سے چار طرح کے آدمی ہیں (۱) وہ لوگ ہیں جن کے ایمان اور نیک کاموں کی تولیں بھاری ہونگی وہ آرام و راحت میں (۲) جن کے اعمال اچھے نہ ہونے کی وجہ سے وزن میں ہلکی اتریں گی اُن کا ٹھکانا جہنم ہے (۳) جن کی نیکی اور بدی کا وزن

برابر برابر ہوگا اُن سے آسان حساب لیا جائے گا۔ اور وہ بھی جنّت میں چلے جائیں گے۔(۴) اگر ایمان نہیں ہے تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ ورنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے یا خصوص رحمت کے سبب سے وہ سزا پاکر یا ایمان کی برکت کی وجہ سے بغیر سزا کے یوں ہی نجات پا جائے مگر خطرہ ضرور ہے۔ اس لئے ایمان و اعمال کی درستی نہایت ضروری ہے۔

۱۶۔ سُورَةُ العٰدِیٰتِ

بدنصیب انسان بڑا ناشکرا اور احسان فراموش ہے۔ اللہ کے انعام سے مالا مال ہوتا رہتا ہے۔ مگر دنیا کی دولت میں ایسا ڈوبا رہتا ہے کہ خدا کے حکموں کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ حالانکہ اُس کے سامنے ایک گھوڑا ہی موجود ہے کہ وہ اپنے آقا کا کس قدر فرماں بردار ہے۔ اس کے اشارہ پر کس طرح دوڑتا ہے۔ جنگ کی صفوں میں گھس جاتا ہے۔ جان پر کھیلتا ہے۔ کیا مجال ہے کہ مالک کے اشارے کے خلاف چلے۔ لیکن انسان چند روز کی زندگی کے لئے دائمی سعادت کو چھوڑ دیتا ہے۔ خدا کے حکم سے مُنہ موڑ کر در در مارا پھرتا ہے۔ اپنے نفع کے لئے خون کی ندیاں بہا دیتا ہے۔ یہاں بتایا جا رہا ہے کہ یہ بدکردار انسان اس طرح سیدھے ہونے والے نہیں ہیں۔ بلکہ آسمانی سیاست اور جہاد ہی ان کو سیدھا اور ٹھیک کرے گا۔

کافروں کو ٹھیک کرکے سیدھے راستے پر لانے کے لئے اللہ تعالےٰ کو چونکہ اسلام میں جہاد کی رسم قائم کرنا منظور تھا اس لئے اس سورۃ میں اس طرف اشارہ فرماکر مسلمانوں کو اس بات کی خوش خبری سُنائی جا رہی ہے کہ بدکرداروں کو ٹھیک کرنے کے لئے مسلمانوں کو جہاد کی، گھوڑوں کی، فوج کی اور لشکر کی قوت عطا ہوگی تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے دشمنوں سے پوری طور سے بدلہ لیں۔ اور ان کی جمعیت کو بالکل منتشر کردیں۔

بعض مفسرینؒ نے اس کی شانِ نزول یہ بتائی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منذر بن عمرو انصاری کو ایک لشکر دے کر بنی کنانہ کی سرکوبی کو بھیجا۔ مگر راستے میں ایک ندی پڑی جو بے حد طغیانی پر تھی۔ اس کی وجہ سے وہ معیّن وقت پر نہ پہنچ سکے کامیابی کے باوجود واپسی میں دیر ہوگئی۔ کافروں نے پروپیگنڈا کردیا کہ وہ لشکر تباہ ہوگیا ہے۔ ایک آدمی بھی نہیں بچا کہ آکر خبر دیتا مسلمانوں کو اس افواہ سے سخت پریشانی ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کی تسلّی کے لئے اُن کی اس حالت کی اطلاع دیدی۔

اس شانِ نزول میں یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سورۃ مکّہ میں نازل ہوئی ہے اور یہ لشکر مدینہ منورہ سے بھیجا گیا تھا اس لئے اس واقعہ سے ربط دینے میں تردّد ہوتا ہے۔ اس لئے اول بات ہی درست ہے۔

سُورَةُ العٰدِیٰتِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَهِيَ اَحَدَ عَشَرَ اٰیٰتٍ
۱۔ وَ۔ قسم ہے ۲۔ الْ۔ عٰدِیٰتِ (عادیہ) دوڑنے والے (گھوڑے)۔ ۳۔ ضَبْحًا ۝۱ ہانپتے ہوئے۔	۴ فَالْمُوْرِیٰتِ فَ۔ پھر۔ پس۔ اَلْ۔ مُوْرِیٰتِ۔ آگ جھاڑنے والے ۵۔ قَدْحًا ۝۲ ٹاپ مار کر۔	۶۔ فَالْمُغِیْرٰتِ۔ فَ۔ پھر اَلْ۔ مُغِیْرٰتِ۔ چھاپا مارنے والے ۷۔ صُبْحًا ۝۳ صبح کے وقت

۸- فَاَثَرْنَ -
فَ - پھر -
اَثَرْنَ - اُڑایا اُنھوں نے -
۹- بِهٖ - اُس سے
۱۰- نَقْعًا ﴿۴﴾ غبار -
۱۱- فَوَسَطْنَ -
فَ - پھر -
وَسَطْنَ - گھس گئے -
۱۲- بِهٖ - اُس وقت -
۱۳- جَمْعًا ﴿۵﴾ جماعت میں
۱۴- اِنَّ - بے شک -
۱۵- الْ - اِنْسَانَ - آدمی - انسان
۱۶- لِرَبِّهٖ -
لِ - واسطے - لئے -
رَبِّ - مالک پروردگار -
هٖ - اپنے -
۱۷ لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾
لَ - بے شک - البتہ -
كَنُوْدٌ - ناحق شناس - ناشکر
۱۸- وَ - اور - نہ -

۱۹- اِنَّهٗ - بے شک - وہ خود -
۲۰- عَلٰى - اوپر - پر -
۲۱- ذٰلِكَ - اس - یہ -
۲۲ لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾
لَ - البتہ - بے شک
شَهِيْدٌ - گواہ - خبردار
۲۳- وَ -
۲۴- اِنَّهٗ - بے شک وہ -
۲۵ لِحُبِّ -
لِ - واسطے -
حُبِّ - محبت
۲۶- الْ - خَيْرِ - مال - دھن - دولت -
۲۷- لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾
لَ - البتہ - بے شک -
شَدِيْدٌ بڑا سخت ہے -
۲۸- اَ - کیا -
۲۹- فَلَا -
فَ - پس - پھر -
لَا - نہیں -
۳۰- يَعْلَمُ - وہ جانتا ہے - اس کو معلوم ہے

۳۱- اِذَا - جب -
۳۲- بُعْثِرَ - نکالا جائے - زندہ کیا جائے -
۳۳- مَا - جو
۳۴- فِي - میں -
۳۵- الْ - قُبُوْرِ ﴿۹﴾ قبروں میں ہیں -
۳۶- وَ - اور -
۳۷- حُصِّلَ - ظاہر کر دیا جائے -
۳۸- مَا - جو کچھ -
۳۹- فِي - میں - درمیان
۴۰- الْ - صُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾ (صدر) دل
۴۱- اِنَّ - بے شک -
۴۲- رَبَّهُمْ -
رَبَّ - پروردگار -
هُمْ - اُن کا -
۴۳- بِهِمْ - ان سے - اُن کے حال سے
۴۴- يَوْمَئِذٍ - اُس دن -
۴۵- لَخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾
لَ - البتہ - بے شک -
خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ پورا آگاہ ہوگا -
. . . .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

گھوڑوں کی حملے کی بربادی قیامت کا نمونہ اور اس کے آقا کی شکرگزاری کی مثال ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾

(۱) قسم ہے اُن گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں (۲) پھر پتھر پر ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں (۳) صبح کے وقت چھاپا مارتے ہیں (۴) پھر اُس وقت غبار اُڑاتے ہیں (۵) پھر اس وقت (دشمنوں کی) جماعت میں جا گھستے ہیں (حملہ کرنیوالی فوج تباہی کا بازار گرم کر دیتی ہے اس طرح خدا کے احکام سے انکار کرنے والے قیامت کے عذاب سے برباد ہوں گے پھر کچھ بنائے نہ بنے گا)

(۲) انسان اللہ کی نعمتوں کو ذاتی کوشش کا نتیجہ سمجھ کر دنیا کی لذتوں اور رسموں میں پھنسا رہتا ہے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝۶ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝۷

(۶) بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے (اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو اپنی کوشش کا نتیجہ سمجھتا ہے اور اپنی پیاری عمر کفر و ناشکری میں کاٹ دیتا ہے) (۷) اور اس کو خود بھی اس کی خبر ہے۔

(۳) انسان مال کے پیچھے دم دیتا اور طرح طرح کے شر و فساد برپا کرتا ہے

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝۸

(۸) بے شک وہ مال کی محبت میں بہت سخت ہے۔ (انسان کو مال سے بڑی محبت ہے۔ دنیا بھر کے شر و فساد اور قتل و غارت و دغابازی اس کی بدولت ہوتی ہے)

۴ انسان انجام سے بے خبر ہے کہ قیامت میں تمام بھلے برے کام ظاہر ہو کر رہیں گے۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۝۹ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۝۱۰ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱

(۹) کیا اس کو وہ وقت معلوم نہیں جب زندہ کئے جائیں گے جتنے مردے قبروں میں ہیں (۱۰) اور ظاہر ہو جائے گا جو کچھ دلوں میں ہے (۱۱) بے شک اُن کا پروردگار اُن کے حال سے اس روز پورا آگاہ ہے۔

ع ۱۱

نوٹ۔ قیامت کے دن جب قبروں سے مردے باہر آئیں گے تو اُس وقت وہ تمام بھلائیاں اور برائیاں جو اُن کے سینوں میں چھپی ہوئی ہیں ظاہر ہو جائیں گی۔ اللہ میاں کو انسان کی ایک ایک بات کی خبر ہوگی اور ذرا ذرا سی کیفیت سے مطلع ہوں گے۔ کوئی بات اُن کے علم سے باہر نہ ہوگی۔ اس کا مناسب بدلہ ملے گا۔

اگر انسان کے دل میں یہ بات واقعی طور سے گھر کر جائے کہ اللہ میاں کی ناشکری اور مال کی ناجائز محبت کی پوری پوری سزا ملے گی تو انسان بھول کر بھی کوئی ایسا کام نہ کرے جو اللہ میاں کے حکم کے خلاف ہو۔ وہ اپنے برے کاموں کو بالکل ہی چھوڑ دے۔ جو آدمی اپنی طبیعت کی مخالفت کر کے اللہ میاں کے حکموں کی پابندی کرتا ہے اُس کو اس کا اجر بھی بھرپور ملے گا۔ اور وہ آخرت میں خوش عیش کی زندگی بسر کرے گا۔

۱۷۔ سُوْرَةُ الزِّلْزَال

لوگ سوال کرتے تھے اعمال کی سزا و جزا کب ملے گی۔ قیامت کیا ہے۔ کب آئے گی۔ اس سورۃ میں میعاد کی ابتدا بتائی جا رہی ہے۔ وحی کے آنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح ہونے کا بھی انتظار نہ فرمایا۔ اُسی وقت مکان سے باہر تشریف لائے اور تعلیم فرمائی یہ وعدہ اس وقت پورا ہوگا کہ زمین کو سخت جنبش ہوگی۔ بے حد حرکت کی وجہ سے کوئی عمارت پہاڑ اور درخت وغیرہ باقی نہ رہے گا۔ اس کی تین وجہیں۔

(۱) تجلی الٰہی کی بزرگی جب زمین کی طرف متوجہ ہوگی تو زمین کے سارے اجزاء ٹوٹ پھوٹ کر بکھر جائیں گے۔

(۲) گنہ گاروں پر غضب الٰہی کا جوش میں آنا اور مردوں کو اُٹھانے بٹھانے کی صورت میں شانِ انتقام ظاہر کرنا۔

(۳) دوسرے صور کے پھونکے جانے پر حضرت اسرافیل علیہ السلام کی سخت آواز سے زمین کا مضطرب ہو کر جنبش میں آجانا۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

۱- اِذَا - جب -
۲- زُلْزِلَتِ - ہلائی جائے -
۳- اَلْ - اَرْضُ - زمین
۴- زِلْزَالَهَا - ①
زِلْزَال - جنبش ہونا -
هَا - اپنی - اس کی -
۵- وَ - اور
۶- اَخْرَجَتِ - نکال دے -
۷- اَلْ - اَرْضُ - زمین -
۸- اَثْقَالَهَا ②
اَثْقَال - (ثقل) بوجھ
هَا - اس کے - اپنے -
۹- وَ - اور -
۱۰- قَالَ - کہا - کہے گا -
۱۱- اَلْ - اِنْسَانُ - انسان - آدمی
۱۲- مَا - کیا ہے -
۱۳- لَهَا ③
لَ - واسطے -
هَا - اس (کے)
۱۴- يَوْمَئِذٍ - اُس دن -

۱۵- تُحَدِّثُ - وہ بیان کرے گی -
۱۶- اَخْبَارَهَا ④
اَخْبَار - (خبر) باتیں -
هَا - اس کی - اپنی -
۱۷- بِاَنَّ - اس سبب سے
۱۸- رَبَّكَ -
رَبَّ - پروردگار -
كَ - آپ کا - تیرا -
۱۹- اَوْحٰى - وحی کی ہوگی - حکم دیا ہوگا
۲۰- لَهَا ⑤ اس کو -
۲۱- يَوْمَئِذٍ - اُس دن -
۲۲- يَصْدُرُ - واپس ہوں گے -
۲۳- اَلْ - نَّاسُ - لوگ - آدمی -
۲۴ اَشْتَاتًا - مختلف (جماعتیں)
۲۵ لِيُرَوْا -
لِ - تاکہ -
يُرَوْا - وہ دیکھیں
۲۶ اَعْمَالَ - عمل - کام -
۲۷ هُمْ ⑥ اُن کے - اپنے -
۲۸ فَمَنْ
فَ - پس -
مَنْ - جو شخص -
۲۹- يَّعْمَلْ - کرے گا -
۳۰- مِثْقَالَ - برابر -
۳۱- ذَرَّةٍ - ایک ذرہ -
۳۲- خَيْرًا - نیکی - بھلائی -
۳۳- يَّرَهٗ - ⑦
يَرَ - دیکھے گا -
هٗ - اس کو -
۳۴- وَ - اور -
۳۵- مَنْ - جو شخص -
۳۶- يَّعْمَلْ - کرے گا -
۳۷- مِثْقَالَ - برابر -
۳۸- ذَرَّةٍ - ایک ذرہ -
۳۹- شَرًّا - برائی -
۴۰ يَّرَهٗ ⑧
يَرَ - دیکھے گا -
هٗ - اُس کو -

. . . .

. . . .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

واقعاتِ قیامت

(۱) زمین کے ہلنے اور تمام مدفون چیزوں کو نکال پھینکنے پر انسان کا اضطراب

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ① (۱) جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جائے گی۔

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ﴿۳﴾

(۲) زمین اپنے بوجھ (مُردے اور دفینے) باہر نکال پھینکے گی (۳) (اس کی حالت دیکھ کر کافر) آدمی کہیں گے کہ اس کو کیا ہو (اہل ہی رہے ہے اور سب باہر پھینکے دیتی ہے)

(۲) زمین کا حکم الٰہی سے تمام کاموں کی صاف صاف خبر دینا

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿۵﴾

(۴) اس روز زمین اپنی سب خبریں بیان کرنے لگے گی۔ (بندگانِ خدا نے جو جو عمل کیے ہیں وہ زمین سب صاف بیان کردے گی) (۵) اس سبب سے کہ اس کو آپ کے ربّ ہی کا حکم ہوگا (زمین پر جو کچھ بھلے یا بُرے کام ہوئے ہیں صاف کہہ دے گی تاکہ انکار کی جگہ نہ رہے)

(۳) میدانِ حشر میں عملوں کے اعتبار سے الگ الگ گروہ ہوں گے

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ﴿۶﴾

اُس دن لوگ مختلف جماعتیں ہو کر واپس ہوں گے (تمام لوگ قبروں سے نکل کر عمل کے اعتبار سے مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے) تاکہ اپنے عملوں کو دیکھ لیں۔

(۴) کافروں اور مومنوں کو اپنے اپنے عملوں کا مناسب بدلہ ملے گا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾

(۷) جو شخص ذرّہ برابر نیکی کرے گا وہ اُس کو دیکھ لے گا (۸) اور جو شخص ذرّہ برابر بدی کرے گا وہ اُس کو دیکھ لے گا۔

ع ۸ / ۱۷

نوٹ۔ دنیا میں کوئی کافر اور مومن ایسا نہیں کہ وہ نیک یا بد کام کرے اور اللہ میاں اس کا عمل قیامت کے دن دکھا دیں۔ کافر اگر ذرّہ برابر بھی نیکی کرتا ہے تو اُس کو دنیا ہی میں بدلہ مل جاتا ہے وہ خوب پھولتا پھلتا ہے لیکن مرکر دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح حاضر ہوتا ہے کہ اُس کے پلّے میں نیکی نام کو نہیں ہوتی حسرت و جہنم کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ مومن سے اگر ذرّہ برابر بھی بُرائی ہوتی ہے تو کبھی مال میں، اہل میں، اولاد میں، صحت و تندرستی میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اُس کی سزا یہیں بھگت لیتا ہے اور جب خدا کے دربار میں حاضر ہوتا ہے تو کوئی بُرائی اُس کے ذمّہ نہیں ہوتی کہ دنیا میں سزا مل چکی۔ گو کبھی وہاں بھی مناسب سزا ہوتی ہے۔

۱۸۔ سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ

اس سورۃ کا نزول اس بات کی کھُلی ہوئی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وجود آپ کی نبوّت کی روشن دلیل ہے۔ کسی اور دلیل کی ضرورت ہے ہی نہیں۔ جو شخص آپ کے اخلاق، افعال، اقوال اور حالات سے باخبر ہو جائے گا اُس کو کھُلی آنکھوں نظر آئے گا کہ آپ بلاشک و شبہ نبی برحق ہیں جھوٹ اور بناوٹ کا ہرگز دخل نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نبی ہونے سے پہلے تمام دنیا پر کفر و جہل کی گھنگھور گھٹائیں چھا رہی تھیں۔ نورِ ہدایت کہیں بھی چمکتا ہوا نظر نہیں آتا تھا۔ پسندیدہ عادات و اطوار کا نام و نشان تک باقی نہ رہا تھا۔ تمام دنیا بد سے بدتر رسم میں پھنسی ہوئی تھی سب کے سب کفر اور فسق و فجور میں گرفتار عیش و عشرت کے بندے اور نفس کے غلام تھے۔ بھلا جہاں طبیعتوں میں کفر اس طرح گھر

کرگیا ہو۔ وہاں کیا امید ہو سکتی تھی کہ بغیر زبردست ہستی کے آئے ہوئے سیدھے راستے پر آجائیں۔ اس لئے غیرتِ حق نے چاہا کہ اپنے خاص اور سب سے آخری پیغمبر کو بھیج کر دنیا کو اُس کی تباہ کاریوں سے باخبر کر دے۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ۔
۱۔ لَمْ۔ نہیں۔ نہ۔	فِيْ۔ میں۔ درمیان۔	۳۹۔ اللّٰهَ۔ خدا (کی)
۲۔ يَكُنِ۔ وہ تھے۔	هَا۔ اُن کے۔	۴۰۔ مُخْلِصِيْنَ۔ (مخلص) خالص کرتے ہوئے۔
۳۔ الَّذِيْنَ وہ جنہوں نے	۲۱۔ كُتُبٌ۔ کتابیں۔	۴۱۔ لَهُ۔ اُس کے لئے۔
۴۔ كَفَرُوْا۔ کفر کیا اُنھوں نے۔ کافر ہو گئے۔	۲۲۔ قَيِّمَةٌ ③ درست۔ محکم۔	۴۲۔ الـ۔ دِّيْنَ طریقہ۔ طاعت
۵۔ مِنْ۔ سے۔	۲۳۔ وَ مَا۔ اور نہیں۔	۴۳۔ حُنَفَآءَ۔ (حنیف) یکسو ہو کر
۶۔ اَهْلِ۔ والوں۔	۲۴۔ تَفَرَّقَ۔ متفرق ہوئے۔	۴۴۔ وَ۔ اور
۷۔ الْ۔ كِتٰبِ۔ کتاب۔	۲۵ الَّذِيْنَ۔ جو لوگ۔	۴۵۔ يُقِيْمُوا۔ وہ پابندی کریں۔
۸۔ وَ۔ اور۔	۲۶۔ اُوْتُوا۔ دیئے گئے۔	۴۶۔ الـ۔ صَّلٰوةَ۔ نماز
۹۔ الْ۔ مُشْرِكِيْنَ۔ مشرک (جمع) شرک کرنے والے۔	۲۷۔ الْ۔ كِتٰبَ۔ کتاب۔	۴۷۔ وَ۔ اور
۱۰۔ مُنْفَكِّيْنَ۔ باز آنے والے۔	۲۸۔ اِلَّا۔ مگر۔	۴۸۔ يُؤْتُوا۔ دیا کریں
۱۱۔ حَتّٰى۔ جب تک کہ۔	۲۹۔ مِنْ۔ سے	۴۹۔ الـ۔ زَّكٰوةَ۔ زکوٰۃ۔
۱۲۔ تَاْتِيَهُمُ۔ تَاْتِيَ۔ آئے۔ آجاتی۔ هُمُ۔ اُن کے پاس۔	۳۰۔ بَعْدِ۔ بعد۔ پیچھے	۵۰۔ وَذٰلِكَ۔ اور یہ (ہے)
۱۳۔ الْ۔ بَيِّنَةُ ① روشن دلیل۔	۳۱۔ مَا۔ اُس کے کہ۔	۵۱۔ دِيْنُ۔ طریقہ۔
۱۴ رَسُوْلٌ۔ ایک پیغمبر	۳۲۔ جَآءَتْهُمُ۔ جَآءَتْ۔ آئی۔ هُمُ۔ اُن کے پاس۔	۵۲ الْ۔ قَيِّمَةِ ⑤ درست۔ مضبوط
۱۵ مِّنَ۔ سے۔ (کا)	۳۳۔ الْبَيِّنَةُ ④ کھلی دلیل۔	۵۳۔ اِنَّ۔ بے شک۔
۱۶ اللّٰهِ۔ خدا۔	۳۴۔ وَ۔ اور۔	۵۴۔ الَّذِيْنَ۔ وہ لوگ۔
۱۷ يَتْلُوْا۔ وہ پڑھ کر سنائے۔	۳۵۔ مَآ۔ نہیں۔	۵۵۔ كَفَرُوْا۔ اُنھوں نے کفر کیا۔
۱۸۔ صُحُفًا (واحد صحیفہ) صحیفے کتاب	۳۶۔ اُمِرُوْا۔ وہ حکم کئے گئے۔	۵۶۔ مِنْ۔ سے
۱۹۔ مُّطَهَّرَةً ② پاک۔ پاکیزہ۔	۳۷۔ اِلَّا۔ مگر۔	۵۷۔ اَهْلِ۔ والے۔
۲۰۔ فِيْهَا۔ اُن میں۔	۳۸۔ لِيَعْبُدُوا۔ لِ۔ یہ کہ۔ اس لئے کہ۔ يَعْبُدُوا۔ وہ عبادت کریں۔	۵۸۔ الْ۔ كِتٰبِ۔ کتاب
		۵۹۔ وَ۔ اور۔
		۶۰ الْ۔ مُشْرِكِيْنَ۔ مشرک۔ شرک کرنے والے
		۶۱۔ فِيْ۔ میں درمیان۔

۶۲- نَارِ - آگ۔
۶۳- جَهَنَّمَ - دوزخ
۶۴- خٰلِدِيْنَ - ہمیشہ رہیں گے۔
۶۵- فِيْهَآ - اُس میں۔
۶۶- اُولٰٓئِكَ - یہ لوگ۔
۶۷- هُمْ - وہ
۶۸- شَرُّ - بدترین۔
۶۹- الْبَرِيَّةِ ⑥ مخلوق
۷۰- اِنَّ - بے شک۔
۷۱- الَّذِيْنَ جو لوگ۔
۷۲- اٰمَنُوْا - ایمان لائے۔
۷۳- وَ - اور۔
۷۴- عَمِلُوا - اُنھوں نے کام کئے۔
۷۵- الصّٰلِحٰتِ (صالح) اچھے۔ نیک
۷۶- اُولٰٓئِكَ - یہ لوگ۔

۷۷- هُمْ - وہی ہیں۔
۷۸- خَيْرُ - بہترین۔
۷۹- الْبَرِيَّةِ ⑦ مخلوق
۸۰- جَزَآؤُ - صلہ۔ بدلہ۔
۸۱- هُمْ - اُن کا۔
۸۲- عِنْدَ - پاس۔ نزدیک۔
۸۳- رَبِّهِمْ - ان کے رب (کے)
۸۴- جَنّٰتُ - بہشتیں۔ باغ۔
۸۵- عَدْنٍ - ہمیشہ رہیں گے۔
۸۶- تَجْرِيْ - بہتی ہیں
۸۷- مِنْ - سے
۸۸- تَحْتِهَا - { تَحْتِ - نیچے۔ هَا - اُن کے۔ }
۸۹- الْاَنْهٰرُ - نہریں۔

۹۰- خٰلِدِيْنَ - ہمیشہ رہیں گے۔
۹۱- فِيْهَآ - اُن میں۔
۹۲- اَبَدًا - ہمیشہ۔
۹۳- رَضِيَ - خوش ہوا۔ راضی ہوا
۹۴- اللّٰهُ - خدا۔
۹۵- عَنْهُمْ - اُن سے۔
۹۶- وَ - اور
۹۷- رَضُوْا - راضی ہوئے۔
۹۸- عَنْهُ - اُس سے۔
۹۹- ذٰلِكَ - یہ
۱۰۰- لِمَنْ - { لِ - لئے۔ واسطے۔ مَنْ - اُس کے جو }
۱۰۱- خَشِيَ - ڈرا وہ۔
۱۰۲- رَبَّهٗ ⑧ اپنے رب سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(۱) ایک زبردست ہستی جس کی آمد کے بغیر عالم کی اصلاح ممکن نہ تھی

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ① رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ② فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ③

(۱) جو لوگ اہل کتاب مشرکوں میں سے کافر تھے وہ باز آنیوالے نہ تھے جب تک کہ اُن کے پاس کھلی ہوئی دلیل نہ آتی (۲) ایک اللہ کا رسول جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے (یعنی ایسا پیغمبر ہو کہ اُس کا بیان اور مؤثر تقریر جہالت کی بیماری سے لوگوں کو نجات دی) (۳) جن میں درست مضامین لکھے ہوں۔

(۲) عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی دعا مانگتے تھے مگر آپ کے آنے پر خود ہی انکار کر گئے

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ④ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ⑤

(۴) اور جو اہل کتاب تھے اُنھوں نے اس کھلی ہوئی دلیل کے آنے کے بعد ہی اختلاف کیا (۵) حالانکہ اُن لوگوں کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت کو اسی کیلئے خالص رکھیں (باطل مذہبوں سے یکسو ہو کر) اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے ان درست مضامین کا (ہمیشہ سے دین کے اعظم ارکان یہی چلے آئے ہیں۔ گو وقت کے تقاضے کیفیت اور خصوصیت کے اعتبار سے کچھ تفاوت واقع ہوا ہو۔ لیکن اصول صرف یہی رہے ہیں)

(۳) قیامت میں کفر کا اور ایمان کا کیا نتیجہ ہوگا

ا۔ کافر بدترین مخلوق ہیں

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾

(۶) جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوگئے وہ دوزخ کی آگ میں جائیں گے۔ جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں (کیونکہ جب انھوں نے اللہ تعالےٰ کے حکموں کی مخالفت کی اور اللہ اور رسول کی اتباع سے کھلم کھلا انکار کیا اپنی نفس کی خواہش کو اللہ کے حکم پر غالب کر دیا تو یہ ایسی خرابی و برائی ہے جو کافروں کے سوا اور کسی میں پائی نہیں جاتی اسلئے بدترین ٹھہرے)

ب۔ ایمان لانے والے بہترین مخلوق ہیں

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿٧﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ﴿٨﴾

(۷) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے۔ وہ لوگ بہترین خلائق ہیں (کیونکہ اپنے نفس کو مار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری دل و جان سے کرتے ہیں اور حکم الٰہی سے سرتابی نہیں کرتے اس لئے بہترین ہیں) (۸) ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے۔

نوٹ:۔ ابتداء میں اسلام کو سیکڑوں مذہبوں اور مختلف عقیدوں سے جنگ کرنا پڑی مختلف مذہبوں اور عقیدوں کی عرب میں ایک چھوٹی سی دنیا قائم تھی مگر مستند مذہب (۱) یہودیت (۲) عیسائیت (۳) مجوسیت (۴) صابئیت اور (۵) حنفیت تھے۔

عرب کے تمام لوگ خواہ وہ کسی مذہب اور عقیدے کے کیوں نہ ہوں بدترین قسم کی رسموں۔ بداخلاقیوں اور باطل عقیدوں میں پھنسے ہوئے تھے کہ کسی پند و نصیحت اور دلیل کو سننا گوارہ نہ کرتے تھے۔ چونکہ صائبین کے حالات کم ملتے ہیں۔ ہم یہاں صرف انہیں کے حالات بتائیں گے۔ باقی اور مذہب تو سب کے جانے بوجھے ہوئے ہیں۔

صائبین کا اصلی گھر بابل تھا۔ اُن کا خدائے واحد پر عقیدہ تھا۔ ستاروں کی روحوں کو خدا اور بندے کے درمیان واسطہ سمجھتے تھے۔ یہ تین وقت ستاروں کی پوجا کرتے تھے۔ ان تینوں وقتوں میں عبادت کے لئے غسل کرنا لازمی تھا۔ یعنی صبح کو سورج نکلنے تک (۲) دوپہر کو ٹھیک زوال کے وقت (۳) شام کو سورج ڈوبنے تک۔ یہ ستاروں کی روحوں کو پوجتے تھے۔ اُن کے مجسمے بنا کر معبدوں میں رکھتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ تمام ستاروں کا مرکز قطب شمالی ہے۔ جو ایک حالت پر اپنی جگہ قائم ہے۔ صائبین اپنے آپ کو مائدائیین کہتے ہیں۔ ان کی بول چال کی زبان فارسی و عربی تھی۔ مذہبی زبان ایک قسم کی آرامی ہے۔ ان کا خط مدیری خط سے ملتا جلتا ہے۔ اُن کے ہاتھ میں ایک مذہبی صحیفہ ہے اُس کے دو بڑے حصے ہیں۔ بڑے حصے کا نام سدرا ربا ہے اور چھوٹے کا نام کنزا ہے۔ یہ اپنے آپ کو نوح علیہ السلام کی شریعت پر سمجھتے ہیں۔

(۲) بیّنہ وہ کھلی ہوئی اور صاف دلیل ہے جس سے حق میں اور باطل میں صاف صاف تمیز ہو جائے۔ یہاں پر اس سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذاتِ اقدس مُراد ہے۔ آپ کے سچّے نبی ہونے کی زندہ دلیل قرآن مجید ہے۔ یہاں پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہیں لیا گیا۔ آپ کی ذات والاصفات پسندیدہ اخلاق اور آپ کی کامل عقل۔ نبوت کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ جس خوبی۔ حُسن اسلوب اور اعلیٰ پیمانہ پر آپ تقریر فرماتے تھے وہ خود ایک معجزہ اور حقیقت تھی جہاں پر ایک چیز سامنے موجود ہو اور جو حواس سے محسوس ہو وہاں نام کی کیا ضرورت۔ آپ انتہائی درجہ کے کامل العقل تھے۔ کوئی عاقل جھوٹ بولنا گوارہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے آپ اپنے ہر قول میں سچّے تھے۔ دوسرے آپ کی مقدّس ذات اخلاق کا کامل ترین نمونہ تھی۔ اخلاق کا کمال خود آپ کے نبیٔ برحق ہونے کا ثبوت ہے۔ تیسرے یہ کہ آپ کے معجزے اس قدر صاف اور کھلے ہوئے تھے کہ اُن سے کوئی بھی انکار نہ کر سکا یہ ساری باتیں ایسی تھیں جو ڈنکے کی چوٹ حضور اقدسؐ کی نبوت کو بتلا رہی تھیں۔ پھر اسم گرامی کے ذکر کرنے کی کون سی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

(۴) یہودی اور صائبین وغیرہ اُن پیشین گوئیوں کی بنا پر جو اُن کے صحیفوں میں مذکور ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تمام صفات سے باخبر تھے۔ یہ چرچا برسوں سے چلا آرہا تھا کہ ایک شخص پیدا ہونے والا ہے جو عرب کی دائمی عزّت و شوکت کا سبب ہوگا۔ ہر چھوٹا بڑا آپ کی آمد کے انتظار میں تھا اور جب کوئی شخص اُن کو نصیحت کرتا تو یہ ایک زبان ہو کر کہتے کہ ہم اپنی پُرانی چال اور باپ دادا کے طریقے کبھی نہ چھوڑیں گے تاوقتیکہ کوئی ظاہر دلیل نہ دیکھ لیں اور وہ پیغمبر جن کے اوصاف کی خبر اگلے نبی دیتے چلے آئے ہیں آکر ہمارے کاموں کی بھلائی و بُرائی سے مطلع نہ فرمادیں۔ پس حکمتِ الٰہی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری پیغمبر بنا کر جن کی ذات والاصفات خود ایک زبردست معجزہ اور کھلی ہوئی دلیل ہے جن کا بیان جہالت کے مرض کو شفا دینے والا ہے مبعوث فرمایا تاکہ حق و باطل واضح ہوجائے۔ باطل پرستوں کے شبہے دور ہوجائیں دوست دشمن کا پتہ چل جائے۔ تمام ملک آپ کو آمین کہتا تھا۔ مگر جب آپ نے اُن کی گمراہی اور جہالت کھول کر بیان کی اور ایمان اور اللہ واحد کی طرف بُلایا تو مخالفت کی وجہ سے بُرا کہنے لگے۔ انسان کی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ جہاں اُس کی روک ٹوک کی اور وہ مخالفت پر تُل کھڑا ہوا۔ چونکہ اُس وقت کے لوگوں کے اخلاق کی حالت گر چکی تھی اور بدکاری اور بُرائیاں گھر کر چکی تھیں۔ اس لئے وہ باوجود اس کے حضور کی آمد کی دعا مانگا کرتے تھے۔ اب اپنی عیش پرستی اور بندہ عیش و نشاط ہونے کی وجہ سے مخالف ہوگئے اور حق بات کا سُننا اُن کو گراں ہوگیا۔

۱۹۔ سُورَۃُ الْقَدْر

انسان کی تربیت کے لئے کہ وہ سعادتِ دارین حاصل کر سکے قرآن شریف کو شبِ قدر میں نازل فرمایا۔ جس طرح دنیا کی سلطنتوں میں ایک دن تقسیم انعام و خطابات وغیرہ کا ہوتا ہے کہ سلطنت اپنے وفاداران پر کرم و عنایت کرکے اُن کی قدر افزائی کرے۔

اس طرح اللہ میاں نے انسان اور فرماں بردار انسانوں کی درجات کی ترقی کے لئے سال بھر میں ایک ایسی رات عنایت فرمائی اُس کی ایک ہی رات کی عبادت ایک ہزار مہینہ کے برابر ہو۔ اس لئے انسان اگر اس مبارک رات میں دل کے

ساتھ اللہ کی طرف توجہ کرے۔ عبادت دعا اور استغفار میں مصروف ہو تو بے انتہا انعامات ملیں۔ دعائیں قبول ہو جائیں گناہ معاف ہو جائیں۔ اس ایک رات کی عبادت (۸۳ سال) کی عبادت سے بڑھ چڑھ کر ہے وہ رات لیلۃ القدر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے زاہدوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ خدا پرست ایک ہزار مہینے تک عبادتِ الٰہی میں مصروف رہے۔ دن کو روزہ وجہاد۔ رات کو نماز۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہماری عمریں تو ساٹھ یا ستر سے زیادہ نہیں ہوتیں۔ اُس میں سے تیسرے حصّہ کے قریب سونے میں کچھ حصّہ روزی کے تلاش میں اور کچھ ہماری کاہلی اور سُستی میں گزر جاتا ہے۔ ہم پہلے لوگوں کے مرتبے اور ثواب کو کس طرح پہونچ سکتے ہیں۔ آنحضرتؐ کو خود بھی کسی قدر ملال سا پیدا ہوا۔ اس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی کہ گو آپ کی امت کی عمریں کم ہیں مگر ہم آپ کی امت کو ایک ایسی رات عنایت کرتے ہیں کہ تنہا اس کی عبادت ہزار مہینے سے بہتر وافضل ہے۔

سُوْرَۃُ الْقَدْرِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ خَمْسُ اٰیٰتٍ
۱۔ اِنَّا۔ ہم نے	۹۔ لَیْلَۃُ۔ شب۔	۲۱۔ بِاِذْنِ۔
۲۔ اَنْزَلْنٰہُ۔	۱۰۔ الْ۔ قَدْرِ ② قدر	بِ۔ سے۔ ساتھ۔
اَنْزَلْنَا۔ ہم نے اُتارا۔	۱۱۔ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ شب قدر	اِذْنِ۔ اجازت۔ حکم۔
ہٗ۔ اس (قرآن شریف) کو	۱۲۔ خَیْرٌ۔ بہتر ہے۔	۲۲۔ رَبِّھِمْ۔ وہ ان کے پروردگار (کے)
۳۔ فِیْ۔ میں۔ درمیان	۱۳۔ مِّنْ۔ سے	۲۳۔ مِّنْ۔ سے
۴۔ لَیْلَۃِ۔ رات	۱۴۔ اَلْفِ۔ ہزار۔	۲۴۔ کُلِّ۔ ہر ایک۔
۵۔ الْ۔ قَدْرِ ① قدر کی۔ مرتبہ وشان کی	۱۵۔ شَھْرٍ ③ مہینہ	۲۵۔ اَمْرٍ ④ امر (خیر کے کام کو لے کر)
۶۔ وَمَا۔ اور کچھ۔	۱۶۔ تَنَزَّلُ۔ اُترتے ہیں۔	۲۶۔ سَلٰمٌ سلامتی
۷۔ اَدْرٰکَ۔	۱۷۔ الْ۔ مَلٰٓئِکَۃُ۔ فرشتے۔	۲۷۔ ھِیَ۔ وہ (رات رہتی ہے)
اَدْرٰی۔ بتلائیے۔ معلوم ہے۔	۱۸۔ وَ۔ اور	۲۸۔ حَتّٰی۔ جب تک۔
کَ۔ تجھ کو۔ آپ کو۔	۱۹۔ الْ۔ رُّوْحُ۔ روح القدس	۲۹۔ مَطْلَعِ۔ طلوع ہو۔
۸۔ مَا۔ کیا۔ کیسی (چیز ہے)	۲۰۔ فِیْھَا۔ اُس میں۔	۳۰۔ الْ۔ فَجْرِ ⑤ صبح۔

معع

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حقیقت و عظمت قرآن

(۱) قرآن شریف بوجہ شان و عظمت شبِ قدر میں نازل ہوتا ہے اور شبِ قدر کی حقیقت

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ① وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ② لَیْلَۃُ الْقَدْرِ ۵

(۱) بے شک ہم نے (قرآن مجید) کو شبِ قدر میں اُتارا ہے (۲) اور آپ کو کچھ معلوم ہے شبِ قدر کیسی چیز ہے (۳) شبِ قدر

خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾

ایک ہزار مہینے سے بہتر ہے۔

(۲) فرشتے سلامتی اور خیر لے کر صبح تک آتے رہتے ہیں

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

(۴) اس رات میں فرشتے اور روح القدس اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر اُترتے ہیں (۵) کہ وہ رات سراپا سلامتی ہے۔ وہ رات فجر کے طلوع تک رہتی ہے

نوٹ۔ اللہ میاں نے قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر شبِ قدر میں نازل فرمایا۔ اس کے نزول کی ابتداء اس رات میں ہوئی علمائے مفسرین فرماتے ہیں کہ رمضان کے مہینے میں کہ شب قدر تجلی کے ظہور کا وقت ہے۔ قرآن مجید تمام وکمال لوح محفوظ سے منتقل ہو کر آسمانِ دنیا پر آگیا تھا۔ پھر وہاں سے بتدریج اور مفصل طور سے وقائع کے مطابق تئیس ۲۳ سال میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ میاں نے نازل فرمایا۔

(۲) قدر کے معنی اندازے کے ہیں۔ اور چونکہ اس رات میں ہر ایک کام کا حکمت کے ساتھ اندازہ کیا جاتا ہے۔ اور اس رات میں عابدوں کو اور صالحوں کو اللہ میاں کے دربار سے مراتب ملتے ہیں۔ اس وجہ سے اس کو شبِ قدر کہتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ (۱) اس مبارک رات میں اللہ کی رحمت بندوں کے حال پر شام سے صبح تک ہوتی رہتی ہے اور ان کو اللہ کے یہاں معنوی قرب حاصل ہوتا ہے (۲) عابدوں اور صالحوں کی ملاقات کے لئے آسمان سے روح القدس اور فرشتے اُترتے رہتے ہیں (۳) اسی مبارک رات میں قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر آگیا (۴) یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ زمین گول ہے اس لئے عرض البلد وطول البلد کے اختلاف کی وجہ سے نہ تو سورج ہر جگہ ایک وقت نکلتا ہے اور نہ ڈوبتا ہے۔ پھر ایک ہی وقت میں ہر جگہ شبِ قدر کیسے ہو سکتی ہے۔ لیکن ذرا سے غور سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس قسم کا سوال پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ شبِ قدر کی برکات کسی کو کسی وقت میں عطا ہوں اور کسی کو کسی وقت میں۔ اس لئے فرشتے ہر جگہ الگ الگ وقتوں میں آسمان سے اُتریں۔ مثلاً ایک ماہ کی تاریخ کو ۷ بجے دن سے ایک شاہی جشن تمام سلطنتِ برطانیہ میں منایا جائے اور ہر ملک کا وائسرائے وہاں دربار کرکے انعامات اور خطابات تقسیم کرے تو ظاہر ہے کہ اسی تاریخ میں ٹھیک اس وقت ہندوستان میں نہ ہو سکے گا۔ اور جب یہاں ۷ بجیں گے تو کنیڈا میں وہ وقت نہ ہوگا۔ ہر جگہ کا جشن وہاں کے وقت کے اعتبار سے ہوگا۔ اور ہر جگہ کے مقامی وقت اور تاریخ کا اعتبار کیا جائے گا لیکن کہا یہی جائے گا کہ فلاں تاریخ کو ۷ بجے تمام سلطنت میں شاہی جشن منایا گیا۔ اور کوئی ملک اس کے انعام سے محروم نہ رہا۔ بالکل ایسی ہی صورت شبِ قدر کی سمجھ لو۔ طلوع وغروب کے اختلاف سے شبِ قدر کے وقت میں فرق نہیں پڑتا۔ نہ کوئی اعتراض ہوتا ہے۔

۲۰- سُوْرَۃُ العَلَق

قرآن مجید کا وہ حصہ جو سب سے پہلے نازل ہوا وہ اسی سورت کی ابتدائی پانچ آیتیں ہیں۔ اس سورت کے نزول کی کیفیت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی۔ جو کچھ آپ رات کو خواب میں دیکھتے وہ دن کو جوں کا توں ہو کے رہتا۔ اُس کے بعد آپ کو تنہائی اور گوشہ نشینی پسند آئی۔ غار حرا میں عبادت میں مصروف رہتے۔ کھانا پانی ہمراہ لے جاتے۔ کئی کئی راتیں وہیں گزار دیتے۔ جب کھانا پانی ہو چکتا تو دولت خانے پر تشریف لاتے۔ ایک دو روز رہ کر پھر کھانے پینے کا سامان وغیرہ لے کر واپس چلے جاتے۔ مدّت تک آپ کا یہی ڈھنگ رہا۔ جب کھانا ہو چکتا تو حضرت خدیجہؓ کے پاس آتے۔ وہ پھر آپ کے ساتھ اُسی قدر کھانا پانی کر دیتیں۔ یہاں تک کہ ایک روز غار حرا سے نکل کر ہاتھ پاؤں دھونے کے لئے ایک چشمے کے کنارے کھڑے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے اوپر سے پکارا "اے محمد" آپ نے اوپر نیچے بغور دیکھا۔ کوئی بھی نظر نہ آیا۔ پھر مکرّر اسی طرح کی آواز آئی۔ آپ نے دائیں بائیں نظر دوڑائی۔ ایک نورانی شخص کا چہرہ آفتاب کی طرح دمکتا ہے۔ نور کا تاج سر پر ہے سبز حلہ پہنے ہوئے انسانی صورت میں نزدیک آیا کہنے لگا۔ "اِقْرَأْ یَا مُحَمَّدُ" (اے محمد پڑھئے) آپ نے فرمایا "مَا اَنَا بِقَارِئٍ" (میں پڑھا ہوا نہیں ہوں) حضرت جبریلؑ نے آپ کو پکڑ کر زور سے دبایا اور چھوڑ دیا۔ کہا پڑھئے آپ نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت جبریلؑ نے پھر دوبارہ ایسا زور سے دبایا کہ آپ بے طاقت ہو گئے اور چھوڑ کر فرمایا "پڑھئے" آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ کہ میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ تین بار ایسا کیا۔ پھر حضرت جبریلؑ نے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ کو مَا لَمْ يَعْلَمْ تک پڑھا۔

سُوْرَۃُ الْعَلَقِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰیَاتٍ
۱- اِقْرَأْ - پڑھئے	۹- وَرَبُّكَ اور آپ کا رب	۱۷- لَمْ يَعْلَمْ (۵) نہیں جانتا تھا
۲ بِاسْمِ نام سے	۱۰- الْاَكْرَمُ (۳) بہت کرم کرنے والا ہے	۱۸- كَلَّا - ہرگز نہیں
۳- رَبِّكَ اپنے رب کے	۱۱- الَّذِیْ جس نے	۱۹- اِنَّ - بے شک
۴- الَّذِیْ جس نے	۱۲- عَلَّمَ سکھایا	۲۰- الْاِنْسَانَ انسان
۵- خَلَقَ (۱) پیدا کیا - بنایا	۱۳- بِالْقَلَمِ (۴) ساتھ قلم کے	۲۱ لَيَطْغٰی (۶) (دل یطغی) البتہ حد سے نکلتا ہے
۶- خَلَقَ الْاِنْسَانَ انسان کو بنایا	۱۴- عَلَّمَ - سکھایا	۲۲- اَنْ - یہ کہ۔ اس لئے
۷- مِنْ عَلَقٍ (۲) (خون) کے لوتھڑے سے	۱۵- الْاِنْسَانَ انسان کو	۲۳- رَّاٰهُ (رَأَ - ہُ) اس نے دیکھا اپنے کو
۸ اِقْرَأْ - پڑھئے	۱۶- مَا - جو کچھ	۲۴- اسْتَغْنٰی (۷) بے پروا - بے نیاز

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
۲۵- اِنَّ -	بے شک	۴۰- عَلَى الْهُدٰىٓ ⑪	ہدایت پر	۵۵- لَمْ يَنْتَهِ -	نہ باز آئے گا
۲۶- اِلٰى -	طرف	۴۱- اَوْ -	یا	۵۶- لَنَسْفَعًا (لَ- نَسْفَعًا)	ضرور ہم گھسیٹیں گے
۲۷- رَبِّكَ -	آپ کے رب کی	۴۲- اَمَرَ -	حکم کیا	۵۷- بِالنَّاصِيَةِ ⑮ (بِ- ال- نَاصِيَةِ)	پیشانی بالوں کے
۲۸- الرُّجْعٰى ⑧	پھر جانا ہے	۴۳- بِالتَّقْوٰى ⑫	ساتھ پرہیزگاری کے	۵۸- نَاصِيَةٍ -	پیشانی
۲۹- اَ -	کیا	۴۴- اَرَءَيْتَ -	کیا آپ نے دیکھا	۵۹- كَاذِبَةٍ -	جھوٹے
۳۰- رَءَيْتَ -	آپ نے دیکھی۔	۴۵- اِنْ -	اگر	۶۰- خَاطِئَةٍ -	خطا کرنے والے (کی)
۳۱- الَّذِىْ -	اُس کو	۴۶- كَذَّبَ -	اُس نے جھٹلایا	۶۱- فَلْيَدْعُ (فَ- لِ- يَدْعُ)	پس چاہئے کہ وہ بلائے
۳۲- يَنْهٰى ⑨	منع کرتا ہے	۴۷- وَتَوَلّٰى ⑬	اور منہ پھیر لیا	۶۲- نَادِيَهٗ ⑰	اس کی اہل مجلس کو
۳۳- عَبْدًا	بندے کو	۴۸- اَ -	کیا	۶۳- سَنَدْعُ (سَ- نَدْعُ)	قریب ہے کہ ہم بلائیں گے
۳۴- اِذَا	جب کہ	۴۹- لَمْ يَعْلَمْ -	نہ جانا اُس نے	۶۴- الزَّبَانِيَةَ ⑱	دوزخ کے فرشتے کو۔
۳۵- صَلّٰى ⑩	وہ نماز پڑھے۔	۵۰- بِاَنَّ -	یہ کہ بے شک	۶۵- كَلَّا -	ہرگز
۳۶- اَ -	کیا	۵۱- اللّٰهَ -	خدا۔ اللہ	۶۶- لَا	مت۔ نہ
۳۷- رَءَيْتَ -	آپ نے دیکھا۔	۵۲- يَرٰى ⑭	دیکھتا ہے	۶۷- تُطِعْهُ	اُس کا کہا مان
۳۸- اِنْ -	اگر	۵۳- كَلَّا -	ہرگز نہیں	۶۸- وَاسْجُدْ -	اور سجدہ کر
۳۹- كَانَ -	وہ ہو	۵۴- لَئِنْ (لَ- اِنْ)	البتہ اگر	۶۹- وَاقْتَرِبْ ⑲	اور نزدیک ہو۔

ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ — اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی تعلیم - مخالفوں کی مذمت اور اُنکو ڈانٹ

(۱) انسان کی پیدائش کی حقیقت خون کا ایک لوتھڑا ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ① خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ②

(۱) (اے پیغمبر آپ) اپنے رب کا نام لے کر پڑھیئے (۲) جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔

(۲) قلم یعنی علم تعلیم اور معلومات کا عام ذریعہ ہے۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ③ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ④ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ⑤

(۳) (ای محمد) پڑھئے۔ اور آپ کا رب بڑا کریم ہے (اس کے آگے امی کو عالم بنا دینا آسان کام ہے) (۴) جس نے قلم سے تعلیم دی (۵) انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا

(۳) انسان دُنیا کے مرتبے اور دولت پر اُبھرا اُبھرا پھرتا اور حق سے روکتا ہے

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ ⑥ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ⑦

(۶) نہیں نہیں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے (آدمیت کی حد سے نکل جاتا ہے) (۷) اس وجہ سے کہ اپنے آپ کو بے پروا دیکھتا ہے۔

اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ؕ﴿۸﴾

(۸) بے شک سب کو تیرے رب کی طرف لوٹنا ہے

(۴) حکومت و ثروت کے بل پر انسان مغرور ہو کر حق سے اور اللہ کی عبادت سے روکتا ہے

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡہٰی ۙ﴿۹﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَانَ عَلَی الۡہُدٰۤی ﴿ۙ۱۱﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰی ؕ﴿۱۲﴾

(۹) کیا تو نے اُس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے (۱۰) بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہو (۱۱) کیا تو نے دیکھا (بھلا یہ تو دیکھو) اگر وہ (بندہ) ہدایت پر ہو (۱۲) یا پرہیزگاری کا حکم کرتا ہو۔

(۵) دُنیاوی کامیابی انسان کو خدا سے غافل کر دیتی ہے۔

اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿ؕ۱۳﴾ اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ﴿ؕ۱۴﴾

(۱۳) کیا تو نے دیکھا کہ اس نے حق بات کو جھٹلایا اور مُنہ موڑ لیا (۱۴) کیا یہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھتا ہے۔

(۶) قیامت کے دن سرکشوں کی سرکوبی اور بُری درگت ہو گی۔

کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ ۬ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ ﴿ۙ۱۵﴾ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ﴿ۚ۱۶﴾ فَلۡیَدۡعُ نَادِیَہٗ ﴿ۙ۱۷﴾ سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَۃَ ﴿ۙ۱۸﴾

(۱۵) ہرگز نہیں اگر وہ شخص باز نہ آئیگا تو ہم اُس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے (۱۶) وہ پیشانی جو جھوٹی اور خطاکار ہے (۱۷) یہ اپنے ہم مجلسہ لوگوں کو بُلائے (۱۸) ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلالیں گے

۷ صرف اللہ کے حکم قابل توجہ ہیں اسی سے قرب اور درجے ملیں گے۔

کَلَّا ؕ لَا تُطِعۡہُ وَ اسۡجُدۡ وَ اقۡتَرِبۡ ﴿٪ٛ۱۹﴾

(۱۹) ہرگز نہیں اُس کا کہنا نہ مانیے سجدہ کیجئے (یعنی نماز پڑھئے) اور قرب

ع ۱۹

نوٹ۔ ۱۔ آپ اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھئے۔ اُس کے پاک نام کی مدد کے بغیر کوئی خود بخود پڑھ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ ایسی ذات ہے جس نے خون کے ایک لوتھڑے سے جس کی قوت جاذبہ ماں کے بدن سے بہت سا خون کھینچ لیتی ہے اور پھر اس خون کو پنیر کی طرح جما دیتی ہے جو رفتہ رفتہ گوشت اور ہڈیوں کی صورت پیدا کر کے ایک حسین۔ عاقل اور طاقتور انسان بن جاتا ہے۔ اس لئے آپ بلا تأمل پڑھنے کو تیار ہو جائیے کہ اُس کریم کا کرم عام ایسا ہے کہ اُس کے آگے اُمّی کو عالم بنا دینا اور جاہل کو عاقل کر دینا صرف ایک اشارہ کا کام ہے۔ گو آدمی کی تعلیم کا ذریعہ قلم کو بنایا ہے قلم کے ذریعہ سے انسان کو ایسی چیزوں کا علم ہوتا ہے جن کو بغیر قلم کی مدد کے عقل و حواس اور اخبار معلوم نہیں کر سکتے گو قلم ایک بڑی نعمت ہے اور دین کے قائم رکھنے کے لئے اُس کو پیدا کیا گیا مگر ہم اپنے فضل خاص سے بلا قلمی تعلیم کے کائنات کے کل علمی خزانے آپ پر کھول دیں گے۔

۲۔ انسان پر باوجود عقل ادراک اور سمجھ کے غفلت و پندار کی ایسی گھنگھور گھٹائیں چھا جاتی ہیں کہ اس کو بجز جاہ و ثروت

اور عیش و عشرت کے اسباب پیدا کرنے کے اور کچھ نظر آتا ہی نہیں اور دولت و حکومت کے نشے میں خالق کی ذات کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ اس چند دن کی دنیا کی دولت و حکومت پر اپھرا اپھرا پھرتا ہے اور پھولا نہیں سماتا۔ حالانکہ یہ سرکشی کوئی کارآمد چیز نہیں ہے بلکہ وہ اپنا گھر دوزخ میں بنا رہا ہے کیونکہ اللہ میاں کے دربار میں نیک اعمال کے ہی تحفے کام آسکتے ہیں۔ وہاں سرکشی اور جاہ و جلال کا ناز کچھ کام نہ دے گا۔

۳۔ جو لوگ آج رعونت اور نخوت کی شراب کے نشے میں چور ہیں وہ کل پیشانی کے بال پکڑ کر ذلت کے ساتھ گھسیٹے جائیں گے اور دوزخ میں پھینک دیئے جائیں گے۔ وہاں یہ اکڑفوں کچھ کام نہ آئے گی۔

۴۔ اگر انسان اور اللہ والا انسان ایسے کم بخت کی بات پر کان لگائے گا تو اپنا کام خراب کرے گا۔ لہذا اُس کو اللہ کی عبادت میں لگا رہنا چاہیئے تاکہ قُربِ باری تعالیٰ حاصل رہے۔

۲۱۔ سُورَةُ التِّين

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے حکموں اور آخرت کی پوچھ کچھ کو قسم کھا کر بیان کیا جا رہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک حسین سانچے میں ڈھال کر دنیا میں بھیجا ہے اس لئے اس کو اپنی جسمانی حسن کے اعتبار سے اپنے اعمال کو بھی مزیّن کرنا تھا مگر دنیا کی لذّتیں اور عیش اُس کو ابدی حیات سے غافل کر دیتی ہیں۔ اس لئے منکروں کا انجام دوزخ کا ہونا مسلمانوں پر بڑے بڑے انعام فرما کر ہر قسم کے انعام و تعظیم کا مستحق ہونا بتایا جا رہا ہے۔ انسان کی ابتداء اور انتہاء کو چند لفظوں میں ایک بے نظیر خوبی کے ساتھ ظاہر کر دیا۔ اگر وہ بھلے کام کر کے ایمان و عمل کا توشہ آخرت کے لئے جمع کر لیتا ہے تو آخرت کے بلند بلند مرتبے اللہ میاں کے دربار سے حاصل کر لیتا ہے نہیں تو پستی کی حالت میں جا پڑتا ہے۔

سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ
۱۔ وَ ۔ قسم ہے	۷۔ سِيْنِيْنَ ② سینا	۱۳۔ الْاِنْسَانَ آدمی (کو)
۲۔ التِّيْنِ ۔ انجیر (کی)	۸۔ وَهٰذَا ۔ اور یہ	۱۴۔ فِيْٓ ۔ میں ۔ درمیان
۳۔ وَ ۔ اور	۹۔ الْبَلَدِ ۔ شہر	۱۵۔ اَحْسَنِ ۔ اچھی ۔ عمدہ
۴۔ الزَّيْتُوْنِ ① زیتون کی	۱۰۔ الْاَمِيْنِ ③ امن والے	۱۶۔ تَقْوِيْمٍ ④ ترکیب
۵۔ وَ ۔ اور	۱۱۔ لَقَدْ (لَ قَدْ) البتہ بے شک	۱۷۔ ثُمَّ ۔ پھر
۶۔ طُوْرِ ۔ (اطوار) پہاڑ	۱۲۔ خَلَقْنَا (خَلَقْ نَا) ہم نے پیدا کیا۔	۱۸۔ رَدَدْنٰهُ (رَدَدْ نَا) ۔ ہم نے پھیر دیا

ہٗ - اس کو	۲۶- عَمِلُوا - کام کئے۔	۳۳- یُکَذِّبُکَ (یُکَذِّبُ لَکَ) تجھ کو جھٹلائے
۲۰- اَسْفَلَ - سب سے نیچے	۲۷- الصّٰلِحٰتِ - اچھے - نیک	۳۴- بَعْدُ - بعد (اس کے)
۲۱- سَافِلِیْنَ ۵ نیچوں کا (بدترین)	۲۸- فَلَهُمْ (فَ لَ هُمْ) پس واسطے اُن کے	۳۵- بِالدِّیْنِ ۷ (بِ الدِّیْنِ) بدلے کے دن سے
۲۲- اِلَّا - مگر	۲۹- اَجْرٌ - ثواب - بدلا۔	۳۶- اَ - کیا
۲۳- الَّذِیْنَ - وہ لوگ جو	۳۰- غَیْرُ - بلا - بغیر	۳۷- لَیْسَ اللّٰهُ - نہیں ہے اللہ
۲۴- اٰمَنُوْا - ایمان لائے	۳۱- مَمْنُوْنٍ ۶ کٹا ہوا۔ کم ہونیوالا	۳۸- بِاَحْکَمِ (بِ اَحْکَمِ) سب سے زیادہ حکم کرنیوالا
۲۵- وَ - اور	۳۲- فَمَا (فَ - مَا) پس کیا چیز	۳۹- الْحٰکِمِیْنَ ۸ سب حاکموں (سے)

ع ۱ / ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

انسان کے مبدأ و معاد کا ذکر

۱- انسان کی حالت پر قسم کھانا۔

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۱ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۲ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۳

(۱) قسم ہے انجیر اور زیتون کی (۲) اور کوہِ سینا کی۔ (۳) اس امن والے شہر (مکہ معظمہ) کی۔

(۲) ظاہری اور باطنی اعتبار سے انسان بہترین سانچے میں ڈھالا گیا ہے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۴

(۴) بیشک ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے

(۳) وہ اپنے کرتوتوں کے بل سب سے گر جاتا ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ ۵

(۵) پھر ہم اُس کو گری ہوئی حالت والوں سے زیادہ گری حالت میں کردیتے ہیں

۴ اچھے عمل والے ابدی مرتبے حاصل کرلیتے ہیں

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۶

(۶) مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو اُن کے لئے اس قدر اجر (ثواب) ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا۔

(۵) انسان ناسمجھی کی وجہ سے قیامت اور خدا کا انکار کرتا ہے

فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۷ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ ۸

(۷) کون سی چیز تجھ کو (اے انسان) قیامت کے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے کون سی ایسی دلیل ہے جسکی بنا پر انسان ان باتوں کے ہوتے ہوئے قیامت کا انکار کرتا ہے (۸) کیا خدا سب حاکموں سے زیادہ بڑا حاکم نہیں ہے

ع ۸ / ۲۱

نوٹ:۱- گو انجیر ایک چھوٹا سا پھل ہے مگر ظاہری اور باطنی خصوصیت کے اعتبار سے اور پھلوں سے بڑھا ہوا ہے۔ اس کو اہل کمال سے پوری مشابہت ہے کہ جس طرح ان کا ظاہر و باطن یکساں ہوتا ہے۔ اسی طرح اس میں گٹھلی اور نہ چھلکا۔ زیتون ایک نہایت مفید اور کارآمد چیز ہے یہاں تک کہ زیتون کی گٹھلی کا مغز چربی اور آٹے میں خمیر کرکے کوڑھی کے بدن پر ملا جائے تو کوڑھ جاتا رہتا ہے۔ تیل میں کمال درجہ کی نورانیت اور چمک ہوتی ہے۔ جس طرح صاحب کمال اپنے قلب کے نور سے دنیا کو منور کرتے ہیں اسی طرح یہ پھل بھی ہے۔ جس طرح اہل کمال کو موت نہیں آتی اور مرنے پر بھی وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اسی طرح اس درخت کے برابر کوئی درخت بڑی عمر کا نہیں ہوتا۔

اِن پھلوں کے بڑے بڑے نفعوں اور عجیب عجیب خواص کی بنا پر قسم کھائی جا رہی ہے۔ کوہِ سینا ہے تو ایک چھوٹا پہاڑ مگر موسیٰ جیسے بزرگ پیغمبر نے اللہ تعالےٰ سے یہیں پر کلام کیا ہے۔ بلدِ امین سے مکّہ معظّمہ مُراد ہے جہاں ۸ ربیع الاول کو پیر کے دن (۲۰ اپریل ۵۷۱ء) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ یہ شہر ہر شخص کو امن دینے والا اور اپنی پناہ میں لینے والا ہے۔ کوہِ سینا اور مکّہ معظمہ کی عظمت کے ظاہر کرنے کے لئے قسم کھائی گئی ہے۔

۲- جو اللہ میاں پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت میں اچھے پھل ملنے کی وجہ سے نیک کام کرتے ہیں بڑھاپے میں ضعف و کمزوری کی وجہ سے اگر ریاضت نہ کر سکیں گے تو اُن کا اجر منقطع نہ ہوگا۔ جس طرح جوانی میں ثواب مِلتا تھا اس بُڑھاپے کی کمی عبادت پر بھی اُسی قدر مِلتا رہے گا۔

۲۲- سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ

وہ زبردست ظاہری و باطنی انعام جو اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائے وہ دو قسم کے ہیں۔

(۱) وہ نعمتیں جن کو عوام اور خواص نے کُھلی آنکھوں دیکھا جن کا وجود بظاہر آپ کی مقدس ذات سے تعلق رکھتا تھا۔

(۲) وہ نعمتیں جو کہ عوام تو عوام خاص لوگوں کی نظروں سے بھی اوجھل تھیں۔ پہلی قسم کی نعمتیں جو آپ کی پاک ذات میں موجود تھیں اُن کو وَالضُّحٰی میں بیان فرمایا۔ دوسری قسم کے انعام کو یعنی سردار دو عالم کے باطنی خصوصیات کا اظہار اس سورت میں فرمایا جا رہا ہے۔ انعام الٰہی کی بارش جسمانی اور روحانی مصیبتیں اُٹھانے اور مشکلات کا صبر کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد ہوتی ہے۔

ایک روز آپ نے درگاہِ باری تعالیٰ میں دعا کی ''اے پروردگار تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کا مرتبہ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کرنے کے خلعت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت داؤدؑ کو لوہے اور پہاڑوں کو مطیع کر کے ممتاز کیا۔ حضرت سلیمانؑ کو جنوں پر حکومت دی۔ میرے واسطے کونسی بات خاص فرمائی۔ اس دعا کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَات
۱- اَ - کیا۔	۱۲- ظَهْرَكَ ③ (ظَهْرَ-كَ) آپ کی کمر	۲۳- الْعُسْرِ - مشکلوں کے
۲- لَمْ - نہیں	۱۳- وَ - اور	۲۴- يُسْرًا ⑥ آسانی ہے
۳- نَشْرَحْ - ہم نے کھول دیا	۱۴- رَفَعْنَا (رَفَعْ-نَا) ہم نے بلند کیا	۲۵- فَاِذَا (فَ-اِذَا) پس پھر جب
۴- لَكَ (لَ-كَ) - آپ کے لئے	۱۵- لَكَ (لَ-كَ) آپ کی خاطر	۲۶- فَرَغْتَ - آپ فارغ ہو جائیں
۵- صَدْرَكَ (صَدْرَ-كَ) ① آپ کا سینہ	۱۶- ذِكْرَكَ ④ (ذِكْرَ-كَ) آپ کا ذکر	۲۷- فَانْصَبْ (فَ-انْصَبْ) ⑦ تو محنت کیجئے
۶- وَ - اور	۱۷- فَاِنَّ (فَ-اِنَّ) پھر بے شک	۲۸- وَ - اور
۷- وَضَعْنَا (وَضَعْ-نَا) ہم نے اتار دیا	۱۸- مَعَ - ساتھ	۲۹- اِلٰی - طرف
۸- عَنْكَ (عَنْ-كَ) آپ سے	۱۹- الْعُسْرِ - دِقتوں کے	۳۰- رَبِّكَ (رَبِّ-كَ) اپنے رب کے
۹- وِزْرَكَ ② (وِزْرَ-كَ) آپ کا بوجھ	۲۰- يُسْرًا ⑤ - آسانی ہے	۳۱- فَارْغَبْ (فَ-ارْغَبْ) ⑧ توجہ کیجئے۔ دل لگائیے۔
۱۰- اَلَّذِیْ - وہ جو۔ جس نے	۲۱- اِنَّ - بے شک	
۱۱- اَنْقَضَ - توڑ رکھی (تھی)	۲۲- مَعَ - ساتھ	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اللہ کی بعض نعمتیں جن کی بارش رسول اللہ پر ہوئی اور شکر بجا لایا گیا

(۱) علوم اور حکمت کے لئے رسول اللہ ﷺ کے سینہ کا کھل جانا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ①

(۱) کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا کہ اس میں علم کا نور اور حکمت کی روشنی بھر جائے)

(۲) کمالات کے حصول میں جو تشویش اور دل کی تنگی ہوتی تھی اس کا دور کر دینا

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ② الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ③

(۲) ہم نے آپ پر سے آپ کا بوجھ اُتار دیا۔ (۳) جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی (یعنی وحی کا اور ساری مخلوق کو راہ پر لانے کا بوجھ ہلکا کر دیا)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾

(۴) اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کیا (یعنی جب آپ کمالات کے مجموعہ ہوگئے اپنے ذکر کے ساتھ ملا لیا کہ جہاں اللہ کا نام لیا جائے گا وہاں رسولؐ کا نام ضرور لیا جائے گا)

(۴) ہر تنگی آسانی سے بدل جاتی ہے اور ہر رنج کے بعد راحت ہے۔

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾

(۵) پس بے شک مشکلوں کے ساتھ آسانی ہے (۶) بیشک سختی کے ساتھ آسانی ہے

(۵) انعامات کے عطا ہونے پر اللہ کا شکر بجا لاؤ

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿٧﴾ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾

(۷) پھر آپ جب فارغ ہو جایا کریں تو محنت کیا کیجیے (یعنی اللہ کی نعمتوں کی شکر ادا کرنے کی کوشش کیجیے) (۸) اور اپنے رب کی طرف توجہ رکھیے۔

نوٹ ۱۔ اللہ نے اپنی قدرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ کشادہ کر دیا تاکہ مخلوق کی دعوت۔ آئت اللہ کے اسرار اُس میں سما جائیں۔ اور وحی کے کُل اسرار جو آپ پر نازل ہوں اُس کو قبول کر سکے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمالات کے خواہاں تھے۔ مگر نفسانی تشویشات کی بنا پر دل میں تنگی پیدا ہوتی تھی۔ وہ جاتی آتی رہے۔ اور ہر بات آسان ہو جائے۔

۳۔ انسان کو روحانی اور جسمانی راحت اُسی وقت میسر آتی ہے کہ پہلے تکالیف اُٹھائے۔ اللہ کی راہ میں رنج و محنت برداشت کرنے کے بعد ابدی آرام میسر ہو جاتا ہے۔ مرتبے کی بلندی بغیر تکلیف کے نہیں ملتی ہے۔

۴۔ جب اللہ میاں ایسی ایسی نعمتیں عطا فرمائیں تو اُن کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ تمام وقت اللہ کی عبادت اور تسبیح میں صرف کرنا چاہیئے۔

۹۳۔ سُوْرَةُ الضُّحٰى

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں اسلام کی دعوت شروع کی تو مکہ والوں نے مدینہ کے یہودی علماء سے دریافت کرا کے بھیجا کہ ایک شخص پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے۔ اُس کی آزمائش و امتحان کے واسطے کچھ سوال بتاؤ۔ یہودی عالموں کے بتانے پر اُنھوں نے (۱) سکندر ذوالقرنین (۲) اصحابِ کہف کا قصہ (۳) اور روح کی حقیقت دریافت کی۔ آپ نے فرمایا "کل ان باتوں کا جواب دوں گا" مگر انشاء اللہ تعالیٰ زبان فیض ترجمان سے ادا نہ ہوا۔ دس پندرہ کیا چالیس دن تک وحی نہ آئی۔ آپ کو بڑا رنج ہوا۔ دشمن بڑے خوش ہوئے طعنے دینے لگے۔ اور حضور اقدس سے کہا "تیرا شیطان جو تیرے پاس آیا کرتا تھا تجھ کو چھوڑ کر چلا گیا"۔ اس قسم کی بیہودہ گفتگو سے رنج کا ہونا ایک طبعی بات ہے۔ اس لئے حق تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آ گیا اور یہ سورت شریفہ نازل ہوئی۔ اس میں ان کافروں کی باطل باتوں کی صاف تردید فرمائی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وھی احدٰی عشر اٰیات

۱- وَ - قسم ہے
۲- الضُّحٰى ① دن کی روشنی کی
۳- وَ - اور
۴- الَّيْلِ - رات کی
۵- اِذَا - جب کہ
۶- سَجٰى ② چھا جائے
۷- مَا - نہیں
۸- وَدَّعَكَ (وَدَّعَ كَ) آپ کو چھوڑا
۹- رَبُّكَ (رَبُّ كَ) آپ کے رب نے
۱۰- وَ - اور
۱۱- مَا - نہیں
۱۲- قَلٰى ③ دشمنی کی
۱۳- وَ - اور
۱۴- لَلْاٰخِرَةُ (ل - ال - اٰخِرَةُ) پچھلی آخرت
۱۵- خَيْرٌ - بہتر ہے
۱۶- لَكَ - آپ کے لئے
۱۷- مِنَ - سے
۱۸- الْاُوْلٰى ④ پہلی (دنیا)
۱۹- وَ - اور
۲۰- لَسَوْفَ (لَ سَوْفَ) البتہ قریب ہے
۲۱- يُعْطِيْكَ (يُعْطِيْ كَ) آپ کو دے گا
۲۲- رَبُّكَ - آپ کا رب
۲۳- فَتَرْضٰى (فَ تَرْضٰى) ⑤ پس آپ راضی ہو جائیں گے
۲۴- اَلَمْ - کیا نہیں
۲۵- يَجِدْكَ - آپ کو پایا
۲۶- يَتِيْمًا - یتیم
۲۷- فَاٰوٰى (فَ اٰوٰى) ⑥ پھر ٹھکانا دیا
۲۸- وَ - اور
۲۹- وَجَدَ - اس نے پایا
۳۰- كَ - آپ کو۔ تجھ کو
۳۱- ضَآلًّا - بے خبر، راستہ بھولا ہوا
۳۲- فَهَدٰى (فَ هَدٰى) ⑦ پھر راستہ بتایا
۳۳- وَ - اور
۳۴- وَجَدَكَ - آپ کو پایا
۳۵- عَآئِلًا - نادار
۳۶- فَاَغْنٰى (فَ اَغْنٰى) ⑧ پس لادار بنا دیا
۳۷- فَاَمَّا (فَ اَمَّا) پس بہرحال
۳۸- الْيَتِيْمَ - یتیم کو۔ بے باپ کے بچے کو
۳۹- فَلَا - پس مت
۴۰- تَقْهَرْ ⑨ سختی کیجئے۔
۴۱- وَ - اور
۴۲- اَمَّا - بہرحال
۴۳- السَّآئِلَ - مانگنے والے (کو)
۴۴- فَلَا (فَ لَا) پس مت
۴۵- تَنْهَرْ ⑩ جھڑکیے۔
۴۶- وَاَمَّا - اور لیکن
۴۷- بِنِعْمَةِ (بِ نِعْمَةِ) نعمت کا
۴۸- رَبِّكَ - آپ کے رب کی
۴۹- فَحَدِّثْ ⑪ پس تذکرہ کرتے رہا کیجئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے مسئلہ کی تقویت کیلئے بعض نعمتوں کی بارش

۱- نہایت زور کے ساتھ قسمیہ بیان کیا جا رہا ہے کہ آپ کو چھوڑ نہیں دیا

وَالضُّحٰى ① وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ②

(۱) قسم ہے دن کی روشنی کی (۲) اور رات کی جبکہ وہ چھا جائے

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾	(۳) اور نہ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑ دیا اور نہ دشمنی کی (بلکہ اس وحی کے نہ آنے میں حکمتیں چھپی ہوئی ہیں)

(۲) وحی کے دیر میں آنے کا سبب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج کی ترقی ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾	(۴) اور آخری حالت (آخرت) آپکے لئے بہتر ہے پہلی (دنیا) سے (۵) اور عنقریب آپکا اللہ آپ کو دیگا پھر آپ خوش ہو جائیں گے (آپکے واسطے آخرت دنیا سے کہیں بہتر ہے اور آپکے درجوں کی لحظہ بلحظہ ترقی ہوگی اور کمال کی انتہائی درجہ تک پہنچیں گے)

آپ کی تسلی کے لئے چند نعمتوں کا شمار کرنا جو آپ کو مرحمت ہوئیں

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾	(۶) کیا آپکو یتیم نہیں پایا پھر ٹھکانا دیا (۷) اور آپکو (راستے) سے بےخبر پایا تو راستہ بتا دیا (۸) اور آپ کو نادار پایا تو مالدار بنا دیا۔

(۳) ان نعمتوں کے شکریہ میں بے باپ کے بچوں اور محتاجوں کی خبر گیری فرمائیے

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾	(۹) اس لئے آپ یتیم پر سختی نہ کیجئے (۱۰) اور مانگنے والے کو نہ جھڑکئے

(۵) اللہ کے وحی بھیجنے کے انعام کو بیان فرمائیے اور مخلوق کو سکھلائیے

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾	(۱۱) اپنے رب کے انعاموں کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے۔

ع ۱۲ / ۲۲

نوٹ۔ ۱۔ وحی کا چند دنوں کے لئے آنا بند ہو جانا آپ کے درجوں کی بلندی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی موسلا دھار بارش ہونے کے لئے تھا تاکہ زندگی کا ہر اگلا دن پچھلے سے بہتر اور روشن ہو۔ کافروں کی بکواس کی پروا نہ کیجئے۔

۲۔ دنیا آخرت کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے۔ چونکہ بھلائی کے کمانے کا وسیلہ ہے اس لئے ایک حد تک بری چیز نہیں ہے۔ دنیا کی مدد سے آخرت کمائی جا سکتی ہے۔ اس اعتبار سے چار قسم کے آدمی ہوں گے۔

(۱) وہ خدا کے سچے اور فرماں بردار بندے جنھوں نے دونوں جہان کی بھلائی کمائی۔

(۲) دوسرے وہ خدا کے منکر اور دشمن جن کے لئے دو جہان میں بڑی مصیبت اور تکلیف ہے۔

(۳) ایسے دولت مند جو اللہ کی اطاعت کے منکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے منہ پھیرنے والے جن کو دنیا میں بظاہر آرام ہو مگر آخرت میں دکھ ہی دکھ ہے۔

(۴) خدا کے وہ سچے مخلص مومن بندے جو دنیا میں بظاہر بری حالت میں نظر آتے ہیں مگر آخرت میں خیر اور بھلائی اُن کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون نبی کریم کو بتا رہا ہے کہ آپ دنیا کو بالائے طاق رکھئے کہ دنیا کے اسباب فانی ہیں اور آپ تو آخرت کے درجات پر نظر رکھئے اور غرباء اور یتیموں پر رحم فرماتے ہوئے اپنے رب کے احکام لوگوں کو سناتے رہیئے۔

۲۴- سُوْرَۃُ الَّیْلِ

اِس سورت میں انسانوں کے اعمال کا اختلاف بیان کیا جارہا ہے انسان خوش قسمتی اور بدبختی میں مختلف ہیں کسی کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق ہے کوئی گمراہی میں پریشان پڑا پھرتا ہے۔ کوئی اپنی جان کو ہمیشہ کے لئے عذاب اور ابدی تکلیف سے چھڑاتا ہے۔ کوئی اُس کی ہلاکت میں کوشش کرتا ہے۔ ایک خداہ کی راہ میں مال لُٹاتا اور شرک و معاصی سے بچتا ہے اور نیک کلمہ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تصدیق کرتا ہے۔ اُس کو نیک راستے پر چلنے کی توفیق آسانی سے ہو جاتی ہے اور وہ خود بخود عملِ نیک بجا لانے لگتا ہے اور اپنا روپیہ پیسہ اور جان خدا کی راہ میں لگا دیتا ہے۔

قفال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سورت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مسلمان فقراء پر مال خرچ کرنے کی تعریف میں ہے کہ اُنھوں نے حضرت بلالؓ وغیرہ کو کافروں سے خرید کر کے آزاد کر دیا تھا۔ اور اُمیہ بن خلف اور اُس کی بُخل کی کیفیت بتائی گئی ہے

سُوْرَۃُ الَّیْلِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ اِحْدٰی عِشْرُوْنَ اٰیَاتٍ
۱- وَ - قسم ہے	۱۵- سَعْیَکُمْ (سَعْیَ کُمْ) کوشش تمہاری	۲۹ - وَ - اور
۲- الَّیْلِ - رات (کی)	۱۶- لَشَتّٰی (لَ شَتّٰی) ④ البتہ مختلف ہیں	۳۰ اِسْتَغْنٰی ⑧ بے پروائی کی
۳- اِذَا - جب	۱۷- فَاَمَّا (فَ اَمَّا) - پس بہرحال	۳۱- وَکَذَّبَ - اور جھٹلایا
۴- یَغْشٰی ① ڈھانک لے	۱۸- مَنْ - جس شخص نے	۳۲ بِالْحُسْنٰی ⑨ اعلےٰ نیکی کو
۵- وَ - اور	۱۹- اَعْطٰی - دیا۔ خیرات کی۔	۳۳- فَسَنُیَسِّرُہٗ (فَ سَ نُیَسِّرُ ہٗ) پس قریب ہے کہ ہم اُس کو آسان کر دیں گے
۶- النَّھَارِ - دن (کی)	۲۰- وَ - اور	۳۴- لِلْعُسْرٰی ⑩ تکلیف کیلئے۔ واسطے سختی کی
۷- اِذَا - جب	۲۱- اتَّقٰی ⑤ - ڈرا (اللہ سے)	۳۸- وَمَا - اور نہیں
۸- تَجَلّٰی ② روشن ہو جائے	۲۲- وَصَدَّقَ - اور سچّا جانا	۳۶- یُغْنِیْ - کام آئے گا
۹- وَمَا - اور اُس کی جس نے	۲۳- بِالْحُسْنٰی ⑥ اچھی بات کو	۳۷- عَنْہُ - اُس کے
۱۰- خَلَقَ - پیدا کیا	۲۴ فَسَنُیَسِّرُہٗ (فَ سَ نُیَسِّرُ ہٗ) پس قریب ہے کہ ہم آسان کرینگے اس کو	۳۸- مَالُہٗ - اُس کا مال۔
۱۱- الذَّکَرَ - نر (کو)	۲۵ لِلْیُسْرٰی (لِ الْ یُسْرٰی) ⑦ راہ آسانی کیلئے	۳۹- اِذَا - جب
۱۲ - وَ - اور	۲۶- وَاَمَّا - پس بہرحال	۴۰- تَرَدّٰی ⑪ گڑھے میں گرنے لگے برباد ہونے لگے
۱۳ الْاُنْثٰی ③ مادہ (کو)	۲۷ مَنْ - جس کسی نے	۴۱- اِنَّ - بے شک
۱۴- اِنَّ - بے شک	۲۸- بَخِلَ - کنجوسی کی	۴۲- عَلَیْنَا (عَلٰی نَا) ہم پر

۴۳- لَلْهُدٰى (ل الهدى) البتہ راستہ بتلا دینا ہے	۵۵- الَّذِیْ جس نے	۶۷ عِنْدَهٗ - اس کے ذمہ۔ اس کے پاس
۴۴- وَاِنَّ - اور بے شک	۵۶ کَذَّبَ جھٹلایا	۶۸- مِنْ نِّعْمَةٍ - نعمت سے
۴۵- لَنَا - ہماری قبضہ میں ہے	۵۷ وَتَوَلّٰى ⑯ اور منہ پھیر لیا	۶۹ تُجْزٰٓى ⑲ اس کا بدلہ اتارتا ہو
۴۶ لَلْاٰخِرَةَ (ل الاخرة) البتہ آخرت	۵۸- وَ - اور	۷۰- اِلَّا - مگر
۴۷- وَالْاُوْلٰى ⑬ اور دنیا	۵۹ سَیُجَنَّبُهَا (س یجنب ها) ابھی ایک طرف رکھا جائیگا اس سے	۷۱- ابْتِغَآءَ چاہنا
۴۸ فَاَنْذَرْتُكُمْ (ف انذرتکم) پس میں ڈرا چکا تم کو	۶۰- الْاَتْقَى ⑰ بڑا ڈرنے والا	۷۲- وَجْهِ - منہ (رضامندی)
۴۹- نَارًا - آگ (سے)	۶۱- الَّذِیْ جو	۷۳- رَبِّهٖ - اپنے رب
۵۰- تَلَظّٰى ⑭ بھڑکتی ہے	۶۲- یُؤْتِیْ دیتا ہے وہ	۷۴ الْاَعْلٰى ⑳ برتر (کی)
۵۱- لَا نہیں	۶۳- مَالَهٗ اپنا مال	۷۵- وَلَسَوْفَ - اور البتہ قریب ہے کہ
۵۲ یَصْلٰىهَآ (یصلی ها) داخل ہوگا اس میں	۶۴- یَتَزَكّٰى ⑱ وہ پاک ہو جائے	۷۶ یَرْضٰى ㉑ وہ خوش ہو جائے گا
۵۳- اِلَّا مگر	۶۵- وَمَا اور نہیں (تھا)	
۵۴- الْاَشْقَى ⑮ وہ بڑا بدبخت	۶۶- لِاَحَدٍ کسی کا	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ | اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اعمال کا اختلاف اور ان کی جزاء

(۱) قسم کھا کر بتایا جا رہا ہے کہ انسان اپنی طبیعت کے رجحان کے مطابق مختلف طریقے اختیار کرتا ہے

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰى ① وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ② وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ③ اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى ④

(۱) قسم ہے رات کی جب کہ وہ چھا جائے (دنیا پر جب رات کا اندھیرا پھیل جائے) (۲) اور دن کی جب کہ وہ روشن ہو جائے (سورج کے نکل آنے کی وجہ سے رات کی اندھیری غائب ہے اور سب میں چاندنا ہو گیا) (۳) اور اس کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا (۴) بیشک تمہاری کوششیں مختلف ہیں

(۲) اللہ میاں سچے پرہیزگاروں کے لئے آسانیاں پیدا کر دیتے ہیں،

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ⑤ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ⑥ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰى ⑦

(۵) سو جس نے دیا اور اللہ سے ڈرا (۶) اور اس نے اچھی بات کو سچا سمجھا (۷) تو ہم آسانی سے اس کو آرام و چین کے لئے (سامان) دیدیں گے (یعنی وہ خود بخود آسانی سے عمل خیر کرنے لگے گا)

(۳) اللہ میاں بے پروا بخیل کو مصیبتوں کا شکار بنا دیتے ہیں اور جن دولت اکارت جاتی ہے

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝۸ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝۹ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝۱۰ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ۝۱۱

(۸) اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی (۹) اور نیک بات کو جھٹلایا (۱۰) تو ہم اسے آسانی سے تکلیف (کی چیز کے لئے سامان) دیدیں گے (۱۱) اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا جب وہ برباد ہو گا۔ (بخیل خیال کرتا ہے کہ وقت پر مال کام دیگا مگر مرنے پر وہ کچھ کام نہ دیگا)

(۴) اللہ میاں دنیا اور آخرت کے مالک ہیں وہ نجات و کامیابی کا راستہ سب کو بتاتے ہیں

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝۱۲ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝۱۳

(۱۲) واقعی ہماری ذمہ راستہ کا بتلا دینا ہے (۱۳) اور ہمارے قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا۔

(۵) اللہ میاں کے راستہ بتانے پر سرکشی کرنے والے جہنم میں اس کا مزہ چکھیں گے

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝۱۴ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۝۱۵ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۶

(۱۴) پس میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا (۱۵) نہ داخل ہوگا اس میں مگر بڑا بدبخت (۱۶) جس نے (خدا کے حکم کو) جھٹلایا۔ اور اس سے منہ پھیر لیا۔

۶ صالح اعمال اور اللہ میاں کی دی ہوئی دولت کا اس کے راستے میں خرچ کرنا باعث نجات ہوگا

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝۱۷ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝۱۸ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۝۱۹ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝۲۰ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝۲۱

(۱۷) اور اس سے ایسا آدمی دور رکھا جائیگا جو بڑا پرہیزگار ہے (۱۸) جو اپنا مال اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہو جائے (۱۹) اور نہیں ہے کسی کا اس پر احسان جس کا وہ بدلہ اتارتا ہے (۲۰) سوائے اپنے عالی شان رب کی خوشنودی کے (۲۱) اور بے شک یہ شخص عنقریب خوش ہو جائے گا۔

ع ۲۱ / ۲۱

نوٹ۔ ا۔ رات کا گھپ اندھیرا انسان کے برے عملوں کا پورا نمونہ ہے جس طرح رات کا اندھیرا روشنی کو چھپا کر انسان کو ٹٹول ٹٹول کر چلواتا ہے۔ اسی طرح گناہوں کی تاریکی دل کی روشنی اور روح کے نور کو چھپا دیتی ہے۔ بھلے عمل گناہوں کی تاریکی کو اسی طرح کھو دیتے ہیں جس طرح آفتاب کی روشنی اندھیری کو غائب کر دیتی ہے۔

۲۔ انسان اپنے ارادے اور مرضی سے رنگ رنگ کے عمل کرتا ہے۔ کوئی بھلائی کی طرف دوڑتا ہے اور کوئی بدی پر ڈٹا ہوا ہے۔ اسی طرح بعض کے لئے ثواب و مرتبے ہیں۔ اور بعض کے واسطے عذاب اور پھٹکار۔ کوئی جنت کماتا ہے۔ کوئی دوزخ کا راستہ اختیار کرتا ہے۔

۳۔ بخیل مال کو اس خیال سے جوڑ جوڑ کے رکھتا ہے کہ وقت پڑے گا تو کام دے گا۔ آئی بلا ٹل جائیگی لیکن مرتے ہی مزہ معلوم ہوگا۔ سوائے افسوس اور حسرت کے کچھ پاس نہ ہوگا۔ مال دھرا رہ جائے گا۔

۴۔ عالمِ آخرت اور دنیا اللہ کے بس میں اور اختیار میں ہے اللہ سے جو آخرت چاہتا ہے اس کا طالب ہے وہ اس کو آخرت دیدیتا ہے اور جو دنیا کے پیچھے پڑا ہوا ہے اس کو وہ دیدیتا ہے اور جو دنیا اور آخرت دونوں طلب کرتا ہے تو اللہ میاں اس کو دونوں مرحمت فرما دیتے ہیں۔ اگر سب کو نیک راستے ہی پر چلاتے تو دنیا کا انتظام ہی درہم دبرہم ہوکر رہ جاتا ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند　　میلِ آں در دلش انداختند

۲۵۔ سُوْرَۃُ الشَّمْس

اس سورت میں فجور اور تقویٰ کے الہام کا ذکر اور انسان کے نفس کی پاکی کا بیان ہو رہا ہے۔ اللہ میاں کی اطاعت و بندگی کی ترغیب ہے اور گناہ سے ڈرایا جارہا ہے اور بتایا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلنے والے کو جو چیز درکار ہوتی ہے وہ آفتابِ نبوّت کا نور ہے جس کے انوار سے انسان کا دل نورانی ہو جاتا ہے اور نجات و ہلاکت کے راستے میں تمیز و فرق کرنے لگتا ہے۔

قومِ ثمود ایک بڑی طاقت ور قوم تھی۔ یہ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر گھر بناتے تھے ان کی سنگ تراشی اور بُت پرستی اپنی نظیر آپ تھی۔ یہ قوم عاد کے جانشین تھے۔ یہ قوم کی قوم بُت پرست اور عجائب پرست تھی ان کے عادات اور اطوار نہایت ذلیل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اُنھوں نے اللہ واحد کی طرف سب کو بُلایا مگر اُنھوں نے ایک نہ سُنی پھر معجزے کی درخواست کی۔ چنانچہ صالح علیہ السلام کی دُعا قبول ہوئی۔ اسی پتھر میں سے جس کو اس قوم نے بتلایا تھا ان کی درخواست کے مطابق پتھر پھٹا اور اُس کے اندر سے ایک اونٹنی جو بڑی زبردست تھی نکلی۔ یہ اونٹنی چونکہ بطور معجزے کے پیدا ہوئی تھی اور قدرتِ الٰہی کی ایک خاص نشانی تھی اس لئے صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کو سمجھا دیا تھا کہ اس کو بُری طرح ہاتھ نہ لگانا۔ جو دن اس کے پانی پینے کا مقرر ہے اس کو پانی پینے دینا اور اس کو ستانا نہیں قدار بن سالف نے جس کو احمیر ثمود بھی کہتے ہیں اپنے رئیس ہونے کے غرور میں صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور ناقہ کے پاؤں کاٹ ڈالے اس وجہ سے ساری قوم پر عذابِ الٰہی نازل ہوا اور قوم کی قوم تباہ اور برباد ہو گئی۔ اس قوم کا دار الحکومت حجر تھا یہ زمانہ ۱۸۰۰ ق م سے ۱۶۰۰ ق م تک کا ہے۔

وھی خمس عشرۃ اٰیاتٍ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	سُوْرَۃُ الشَّمْسِ مَکِّیَّۃ
۵۔ وَالْقَمَرِ ۔ اور چاند (کی)	۳۔ وَ ۔ اور	۱۔ وَ ۔ قسم ہے
۶۔ اِذَا ۔ جب	۴۔ ضُحٰىهَا ۔ اُس کی روشنی (۱)	۲۔ الشَّمْسِ ۔ سورج (کی)

۷۔ تَلٰهَا (تَلٰی۔ هَا) اُس کے پیچھے چلے

۸۔ وَالنَّهَارِ ۔ اور دن کی

۹۔ اِذَا ۔ جب

۱۰۔ جَلّٰهَا (جَلّٰی۔ هَا) اُس کو خوب روشن کردے

۱۱۔ وَالَّیْلِ ۔ اور رات کی

۱۲۔ اِذَا ۔ جب

۱۳۔ یَغْشٰهَا (یَغْشٰی۔ هَا) وہ چھپالے اس کو

۱۴۔ وَالسَّمَآءِ ۔ اور آسمان (کی)

۱۵۔ وَمَا ۔ اور جس نے

۱۶۔ بَنٰهَا (بَنٰی۔ هَا) اُس کو بنایا، بنیاد رکھی

۱۷۔ وَالْاَرْضِ ۔ اور زمین

۱۸۔ وَمَا ۔ اور جس نے

۱۹۔ طَحٰهَا (طَحٰی۔ هَا) اُس کو بچھایا، پھیلایا

۲۰۔ وَنَفْسٍ ۔ اور جان کی

۲۱۔ وَّمَا ۔ اور جس نے

۲۲۔ سَوّٰهَا (سَوّٰی۔ هَا) ٹھیک کیا اُس کو

۲۳۔ فَاَلْهَمَهَا (اَلْهَمَ۔ هَا) پھر جی میں ڈالا اُس کے

۲۴۔ فُجُوْرَهَا ۔ اُس کی بدکاری

۲۵۔ وَ ۔ اور

۲۶۔ تَقْوٰهَا (تَقْوٰی۔ هَا) اُس کی پرہیزگاری

۲۷۔ قَدْ ۔ تحقیق، یقیناً

۲۸۔ اَفْلَحَ ۔ مُراد کو پہونچا، کامیاب ہوگیا

۲۹۔ مَنْ ۔ جس نے

۳۰۔ زَکّٰهَا (زَکّٰی۔ هَا) اُس کو پاک کرلیا

۳۱۔ وَقَدْ ۔ اور یقیناً

۳۲۔ خَابَ ۔ نامُراد ہوا

۳۳۔ مَنْ ۔ جس نے

۳۴۔ دَسّٰهَا (دَسّٰی۔ هَا) اُس کو خاک میں ملایا

۳۵۔ کَذَّبَتْ ۔ جھٹلایا

۳۶۔ ثَمُوْدُ ۔ قوم ثمود (نے)

۳۷۔ بِطَغْوٰهَا (بِ۔ طَغْوٰی۔ هَا) اپنی شرارت کے سبب

۳۸۔ اِذَا ۔ جب

۳۹۔ انْبَعَثَ ۔ اُٹھ کھڑا ہوا

۴۰۔ اَشْقٰهَا (اَشْقٰی۔ هَا) سب سے بڑا بدبخت اُس (قوم) کا

۴۱۔ فَقَالَ (فَ۔ قَالَ) پھر کہا

۴۲۔ لَهُمْ (لَ۔ هُمْ) ان لوگوں سے

۴۳۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ اللہ کے رسول (نے)

۴۴۔ نَاقَةَ اللّٰهِ ۔ اللہ کی اونٹنی

۴۵۔ وَ ۔ اور

۴۶۔ سُقْیٰهَا (سُقْیٰ۔ هَا) اُس کے پانی پینے کی باری

۴۷۔ فَکَذَّبُوْهُ (فَ۔ کَذَّبُوْا۔ هُ) اُنھوں نے جھٹلایا اس (پیغمبر) کو

۴۸۔ فَعَقَرُوْهَا (فَ۔ عَقَرُوْا۔ هَا) پھر پاؤں کاٹے

۴۹۔ فَدَمْدَمَ (فَ۔ دَمْدَمَ) پس ہلاکی ڈالی

۵۰۔ عَلَیْهِمْ ۔ اُن پر

۵۱۔ رَبُّهُمْ ۔ ان کے رب نے

۵۲۔ بِذَنْۢبِهِمْ (بِ۔ ذَنْبِهِمْ) اُن کے گناہ کے سبب

۵۳۔ فَسَوّٰهَا (فَ۔ سَوّٰی۔ هَا) پھر برابر کر دیا اسکو پھر اس بلا کو عام کردیا

۵۴۔ وَلَا ۔ اور نہیں

۵۵۔ یَخَافُ ۔ ڈرا

۵۶۔ عُقْبٰهَا (عُقْبٰی۔ هَا) اُس کے آخری نتیجہ سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قوم ثمود کے قصے سے کافروں کو ڈرانا اور اس کے ساتھ ہی سعادت و بدبختی کا اظہار

ا۔ قسموں کے بعد بیان ہے کہ اللہ میاں نے انسان کو قوتیں دیکر بھلائی برائی سمجھا دی

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ① وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ② (۱) قسم ہے سورج کی اور اُس کی روشنی کی (۲) اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے

وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿٥﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿٦﴾ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿٨﴾

(۳) اور دن کی جب کہ وہ اس (جہان) کو خوب روشن کر دے (۴) اور رات کی جب کہ وہ اس کو چھپالے (۵) اور آسمان کی اور اُس کی جس نے اس کو بنایا (۶) اور زمین کی اور اُس کی جس نے اس کو بچھایا (۷) اور جان کی اور اُس کی جس نے اس کو ٹھیک بنایا (۸) پھر بدکرداری اور پرہیزگاری اس کے جی میں ڈالی

(۲) پرہیزگار کامیاب ہوتے ہیں اور بدکار تباہ ہوتے ہیں

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ﴿١٠﴾

(۹) یقیناً وہ مُراد کو پہونچا جس نے اس نفس کو پاک کر لیا (یعنی جس نے نفس کی علم و عمل سے اصلاح کر لی) (۱۰) اور یقیناً وہ نامُراد رہا جس نے اسے (خاک میں) دبا دیا وہ نامراد رہا جس نے خود بُرے عمل کر کے نفس کو تباہ و برباد کر لیا

۳ قوم ثمود سرکشی اور نفس پرستی کی وجہ سے تباہ ہوئی

لہذا

جو قوم نفس پرستی کرے گی اور دین کو جھٹلائے گی وہ برباد ہوگی

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾

(۱۱) قوم ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (صالح علیہ السلام کو) جھٹلایا (۱۲) جب کہ اس قوم میں (یعنی قیدار بن سالف) جو سب سے زیادہ بدبخت تھا اُٹھ کھڑا ہوا (۱۳) تو اُن لوگوں سے اللہ کے پیغمبر (صالح علیہ السلام) نے فرمایا کہ اللہ کی اونٹنی سے اور اُس کے پانی پینے سے خبردار رہنا (۱۴) پس اُنہوں نے (صالح) کو جھٹلایا پھر اُسی اونٹنی کو (کونچیں کاٹ کر) مار ڈالا تو اُن کے رب نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے اُن پر ہلاکت نازل کر کے اُن کو برابر کر دیا۔ (۱۵) اور (خدا کو) اس ہلاکت کے اخیر میں کسی خرابی کا اندیشہ نہیں ہوا۔

۱ع ۵ ۲۵

نوٹ۔ ا۔ دن کی روشنی۔ رات کا اندھیرا۔ ستاروں کا اپنے اپنے محور پر باقاعدگی کے ساتھ گھومنا۔ چاند کا گھٹنا بڑھنا غرض کہ اس عالم کا حیرت انگیز نظام سب سورج کی مرکزی کشش پر موقوف ہے۔ جس طرح اس عالم میں سورج کے بغیر حیات دنیا میں چارہ نہیں۔ اسی طرح روحانی ترقی اور فلاح کا دارومدار آفتابِ نبوت پر ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات ہے۔ انسان اگر نبوت کے آفتاب سے اخلاقِ حسنہ کا نور حاصل کرنے سے محروم ہو جاتا ہے تو پھر اُس کی تباہی و بربادی میں قوم ثمود کی طرح کوئی شک نہیں ہے۔ جس نے اپنی روح کو آلائش سے پاک کر لیا جیسے جندع بن عمر رئیس قوم اور اُس کے ساتھی اونٹنی کا معجزہ دیکھ کر ایمان لے آئے تھے اُس نے فلاح پائی۔ آسمانی رفعت پر جا پہونچا۔ اور جس نے اپنی روح کو قوم ثمود کے بدکاروں کی طرح تباہ کیا اُس پر گمراہی کا گھپ اندھیرا چھا گیا۔ اور وہ جہنم کی پستی میں

جا گرا۔

۲۔ قومِ ثمود نے (جو کہ شام اور حجاز کے درمیان میں ۵۰۰ ق م تا ۱۶۰۰ ق م میں آباد تھی) دیکھو اپنے نفس کو اس بُری طرح دُنیا کی آلائش میں آلودہ کر رکھا تھا کہ نورِ نبوّت سے ذرا بھی فائدہ نہ اُٹھا سکے۔ بلکہ اپنی بُت پرستی۔ انتہائی بدکاری اور شہوانی قوّت کا شکار ہونے کی وجہ سے فیضانِ نبوّت سے محروم رہے اور تباہ بربادہو گئے۔

۳۔ جو قوم خدا کے اور نبوّت کے فیضان سے محروم رہے گی اور منکر ہو جائے گی اُس کا یہی نتیجہ ہو گا۔

۲۶۔ سُوْرَۃُ البلد

اس سورت میں بتایا جا رہا ہے کہ انسان کو اپنی قوّت زر و مال کی بہتات اور نام کی بڑائی پر ناز نہ کرنا چاہیئے۔ ابتدائے پیدائش سے آخر عمر تک کے زمانہ کو پیشِ نظر رکھے۔ کیونکہ سخت سخت راستے، دشوار گزار گھاٹیاں سامنے ہیں جن کی برداشت اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ظاہری دھن دولت اور مرتبے پر فخر نہ کرے کیونکہ یہ سب خواب وخیال ہے۔ زر و مال اگر آخرت کی مصائب میں کام آیا تو بے شک نعمت وجاہ ہے نہیں تو فانی دنیا کی ہر چیز دھوکا اور سُراب ہے۔

قریش میں ایک زوردار اور قوی ہیکل پہلوان کلدہ بن اسید نام کا تھا۔ جب اس کو اسلام کی دعوت دی گئی تو وہ اپنی انتہائی طاقت کی بنا پر ایمان نہ لایا اور سخت کلامی سے پیش آیا اور بولا کہ " تم مجھ کو ایسے قید خانے سے ڈراتے ہو جس کے کُل انیس ۱۹ پیادے ہیں اُن کو تو میں ایک بائیں ہاتھ سے کافی ہو سکتا ہوں۔ کون ہے جو میرا مقابلہ کر سکے گا۔ مجھ کو ایک باغ کا لالچ دیتے ہو۔ میں نے شادیوں میں، مہمان داریوں میں اتنا مال و دولت خرچ کیا ہے کہ اگر شمار کیا جائے تو تمہارا باغ وغیرہ اُس کے سامنے بے حقیقت ہے۔"

یہاں پر بتایا جا رہا ہے کہ دنیاوی اسباب پر غرور کر کے اللہ میاں سے سرکشی کرنا اپنے سر پر مصیبت مول لینا ہے۔ اور یہ شہر اگر ابراہیم علیہ السلام کا بنا کردہ نہ ہوتا اور اللہ کے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی جگہ نہ ہوتا تو یہ سب برباد کر دیا جاتا۔ اس سورت میں اُن نخوت پسندوں اور عارضی دولت اور قوت پر گھمنڈ کرنے والوں پر توبیخ اور سرزنش کی جا رہی ہے جو اپنی جسمانی قوت پر اتراتے اور شیخی بگھارا کرتے ہیں۔ انسان طرح طرح کی سختی اور مشقت کے لئے پیدا ہوا ہے۔ پیدا ہونے کے وقت سے مرتے دم تک قسم قسم کی مصیبتوں کا شکار رہتا ہے۔ تمام مخلوق سے زیادہ کمزور یہی ہے اور سب سے زیادہ جفاکش بھی

یہی ہے۔ مگر خارجی اثرات سے مؤثر ہو کر اپنی خواہشات کی بنا پر ذلیل ہو جاتا ہے۔ دین کو اور دنیا کو دونوں کو تباہ کر لیتا ہے۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَاتٍ
۱- لَا - (یہاں لفظ لا قسم کے اول آنے کی وجہ سے زائد ہے)	۲۱- يَّقْدِرَ قدرت پائے گا	۴۱- النَّجْدَيْنِ (۱۰) دو راستے
۲- اُقْسِمُ - میں قسم کھاتا ہوں	۲۲- عَلَيْهِ اُس پر	۴۲- فَلَا (فَ - لَا) سو نہیں
۳- بِهٰذَا (بِ - هٰذَا) ساتھ اس	۲۳- اَحَدٌ (۵) کوئی	۴۳- اقْتَحَمَ - نکلا - گھس پڑا
۴- الْبَلَدِ (۱) شہر (مکہ کی)	۲۴- يَقُوْلُ - کہتا ہے	۴۴- الْعَقَبَةَ (۱۱) دشوار گزار گھاٹیوں میں
۵- وَاَنْتَ - اور آپ (کو)	۲۵- اَهْلَكْتُ - میں نے برباد کر دیا	۴۵- وَمَا - اور کیا
۶- حِلٌّ - حلال ہونے والی ہے	۲۶ مَالًا - دھن دولت (کو)	۴۶- اَدْرٰىكَ - آپ کو معلوم ہے
۷- بِهٰذَا (بِ هٰذَا) ساتھ اس کے - اس میں	۲۷- لُّبَدًا (۶) - ڈھیروں	۴۷- مَا - کیا ہے؟
۸- الْبَلَدِ (۲) شہر	۲۸- اَ - کیا۔	۴۸- الْعَقَبَةُ (۱۲) گھاٹی
۹- وَوَالِدٍ - اور جننے والا (باپ)	۲۹- يَحْسَبُ - وہ گمان کرتا ہے	۴۹- فَكُّ - چھڑا دینا
۱۰- وَمَا - اور جو	۳۰- اَنْ - یہ کہ	۵۰- رَقَبَةٍ (۱۳) (کسی) گردن (کا)
۱۱- وَلَدَ (۳) اُس نے جنا	۳۱- لَّمْ - نہیں	۵۱- اَوْ - یا
۱۲- لَقَدْ (لَ قَدْ) بے شک	۳۲- يَرَهٗ (يَرَ - هٗ) اُس کو دیکھا	۵۲- اِطْعَامٌ - کھانا کھلانا۔
۱۳- خَلَقْنَا (خَلَقْ - نَا) ہم نے پیدا کیا	۳۳- اَحَدٌ (۷) - کسی نے	۵۳- فِیْ يَوْمٍ - کسی دن میں
۱۴- الْاِنْسَانَ - آدمی (کو)	۳۴- اَلَمْ - کیا نہیں	۵۴- ذِیْ - والے
۱۵- فِیْ - میں درمیان	۳۵- نَجْعَلْ - ہم نے بنائیں	۵۵- مَسْغَبَةٍ (۱۴) بھوک - فاقہ
۱۶- كَبَدٍ (۴) رنج و مشقت	۳۶- لَّهٗ - اُس کی لئے	۵۶- يَّتِيْمًا - بے باپ کا بچہ
۱۷- اَ - کیا۔	۳۷- عَيْنَيْنِ (۸) (عَيْن) دو آنکھیں	۵۷- ذَا - والے
۱۸- يَحْسَبُ - وہ گمان کرتا ہے	۳۸- وَلِسَانًا - اور زبان	۵۸- مَقْرَبَةٍ (۱۵) رشتہ دار (کو)
۱۹- اَنْ - یہ کہ	۳۹- وَّشَفَتَيْنِ (۹) (شَفَتْ) دو ہونٹ	۵۹- اَوْ - یا
۲۰- لَّنْ - ہرگز (نہیں)	۴۰- وَهَدَيْنٰهُ (وَ هَدَيْ - نَا - هُ) اور ہم نے اُس کو بتلا دیئے۔	۶۰- مِسْكِيْنًا - فقیر - محتاج۔

۶۱ ذَا مَتْرَبَةٍ ⑯ خاک نشین (ایسا محتاج جو زمین کو اوڑھنا بچھونا بنا لے)
۶۲ ثُمَّ - پھر
۶۳ كَانَ - ہوا
۶۴ مِنَ الَّذِيْنَ - اُن لوگوں میں سے
۶۵ اٰمَنُوْا - ایمان لائے
۶۶ وَ - اور
۶۷ تَوَاصَوْا - اُنھوں نے ایک دوسرے کو نصیحت کی
۶۸ بِالصَّبْرِ بِ - الصَّبْرِ صبر کی
۶۹ وَتَوَاصَوْا اور اُنھوں نے ایک دوسرے کو نصیحت کی
۷۰ بِالْمَرْحَمَةِ بِ - الْمَرْحَمَةِ رحم کرنے کی ⑰
۷۱ اُولٰٓئِكَ - یہی لوگ
۷۲ اَصْحٰبُ (اَصْحَابُ) والے
۷۳ الْمَيْمَنَةِ ⑱ داہنی طرف
۷۴ وَالَّذِيْنَ - اور جن لوگوں نے
۷۵ كَفَرُوْا - انکار کیا
۷۶ بِاٰيٰتِنَا بِ - اٰيٰتِ - نَا ہماری آیتوں کا
۷۷ هُمْ - وہ
۷۸ اَصْحٰبُ - والے
۷۹ الْمَشْئَمَةِ ⑲ بائیں طرف
۸۰ عَلَيْهِمْ - ان پر (ہے)
۸۱ نَارٌ - آگ
۸۲ مُّؤْصَدَةٌ ⑳ جس کو بند کر دیا جائیگا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

آخرت کی رغبت دِلانا اور شر سے ڈرانا

(۱) دنیا کی محبت انسان کو پیدا ہونے سے مرنے تک مصیبتوں کا شکار بنائے رکھتی ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ① وَاَنْتَ حِلٌّ ۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ② وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ③ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ④

(۱) میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوں (۲) اور آپ کو اس شہر میں (لڑائی) حلال ہونے والی ہے (۳) اور قسم ہے جنانے والے (باپ) کی اور جو اس نے جنا (اولاد کی) (۴) بے شک ہم نے انسان کو بڑی محنت میں پیدا کیا۔ انسان طرح طرح کی سختی اور مشقت کے لئے پیدا ہوا ہے۔

(۲) دنیا کی کامیابی انسان کی آنکھیں بند کرتی اور اس کو مغرور کر دیتی ہے

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ⑤ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ⑥ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ⑦

(۵) کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس ہر گز نہ چلے گا (۶) کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال مٹا دیا۔

(۷) کیا وہ یہ خیال کرتا ہے اس کو کسی نے نہیں دیکھا۔

۳ اللہ میاں کے وہ انعامات جن پر زندگی کا مدار ہے بتاتے ہیں تاکہ ہمکو خوب ..... (آگے)

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ⑧ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ⑨ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ⑩

(۸) کیا ہم نے اُس کو دو آنکھیں نہیں دیں (۹) اور زبان اور دو ہونٹ (۱۰) ہم نے اُس کو دونوں بھلائی اور برائی کے راستے بتلا دیئے۔

۴۔ مال کو نفس اور شیطانی خیالات کے خلاف مستحقوں پر صرف کرنا چاہیئے

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾

(۱۱) سو وہ شخص گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا (یہ شخص نفس کی مخالفت کر کے شیطانی وسوسوں کے خلاف نیک اعمال میں کوشش نہیں کرتا) (۱۲) اور آپ کو معلوم ہے کہ گھاٹی کیا ہے (۱۳) وہ کسی گردن کو چھڑا دینا (۱۴) یا کھانا کھلانا بھوک کے دن میں (۱۵) کسی یتیم باپ کے رشتے دار بچے کو (۱۶) یا کسی خاک نشین محتاج کو۔

(۵) فلاح کے مستحق صرف ایمان والے ہیں جو مصیبتوں میں ثابت قدم رہتے ہیں

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾

(۱۷) پھر ہو وہ اُن لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی نصیحت کرتے رہے (۱۸) یہی لوگ ہیں داہنے والے (نیک بخت اور اہل جنت) ہیں

(۶) کافر کم بخت ہیں اور آخرت میں ان کے لیے دوزخ ہی دوزخ ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

(۱۹) اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہوئے وہ لوگ بائیں والے (بدبخت اور جہنم والے) ہیں (۲۰) ان پر آگ ہو گی جس کو بند کر دیا جائے گا

ع ۲۰ / ۲۶

نوٹ۔۱۔ قریش نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک نئے مذہب یعنی اسلام کی دعوت کرتے دیکھا تو اُن کے غیظ و غضب کی کوئی حد نہ رہی۔ وہ وہ سختیاں کیں جن کے ذکر سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اسلام لانا خود کو مصائب کا شکار بنانا تھا۔ جو لوگ اسلام لاتے تھے اُن کو ان کے قبیلے والے ستانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تھے۔ غلام جو اسلام سے مشرف ہو جاتے اُن کو دردناک سزائیں دی جاتی تھیں۔ حدود کعبہ میں جنگ و جدال روز اول سے ہی منع چلا آتا تھا اس لئے کعبہ میں حدود میں لڑکر خود کو مصائب سے نجات دینا ممکن نظر نہ آتا تھا۔ اللہ میاں اس پاک اور عظمت والے شہر مکہ باپ اور بیٹی کی جس پر انسان کی نسل کا بقاء اور قومی قوت کا مدار ہے قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ ہم اپنے رسول کو ہمارے نام کے بلند کرنے اور کفر کو اس شہر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹانے کو اس مقدس شہر کے حدود کے اندر ہی جنگ کی اجازت دیدیں گے تاکہ امن قائم ہو جائے۔ انسان طرح طرح کی سختیاں اور مشقتیں برداشت کرنے کے لئے ہی پیدا ہوا ہے۔ انسان پیدائش کے وقت سے مرتے دم تک مصائب اُٹھا اُٹھا کر ہی اعلیٰ درجوں تک پہونچتا ہے۔ آخر میں ظالم مغلوب و ناکام ہوتا ہے اور حق کامیاب ہوتا ہے۔

۲۔ کافروں کی کوتہ نظری اور فہم کے قصور کو بیان کر رہے ہیں کہ دنیا کی ساری دھن دولت آنی جانی چیز ہے۔

نہ تو کسی کے پاس رہی اور نہ رہے۔ پھر ایسی چیز پر ناز کرنا عقل کی کمزوری ہے۔ خاص کر ایسی ہستی کا جو پیدا ہونے مرنے تک طرح طرح کی مشقتوں اور قسم قسم کی تکلیفوں میں گھرا رہتا ہو اس کا یہ گھمنڈ کرنا اس پر کوئی قدرت نہیں رکھتا۔ کوئی اس کے بھلے بُرے کاموں کو نہیں دیکھتا ہے اور نہ کوئی پوچھ گچھ کر سکتا ہے۔ اور نہ یہ سوال سکتا کہ مال کہاں سے کمایا ہے اور کدھر اڑایا ہے۔ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے۔

۳۔ اللہ میاں کافر کا حال بیان فرما کر اپنے انعاموں کا ذکر فرما رہے ہیں کہ آنکھیں۔ ہونٹ اور زبان کو دیکھو کہ جس سے اس کی زندگی زندگی ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ بھلائی اور برائی کے راستے بتلا دئے تاکہ جنت اور جہنم میں امتیاز کر سکے۔

۴۔ انسان شادیوں میں نام و نمود کے مواقع پر خوب خوب روپیہ خرچ کرتا ہے۔ بے دردی کے ساتھ روپیہ لٹاتا ہے۔ یہ بے کار روپیہ کا ضائع کرنا ہے اور دولت کی بے قدری کرنا ہے۔ اس پیسے کو نیک کاموں میں لگانا تھا۔ یہی وہ گھاٹی ہے جس پر سے گزرتے ہوئے انسان کا دم نکلتا ہے۔ کیونکہ اس میں نہ نام ہے نہ نمود اور نہ شہرت۔ کٹھن گھاٹی سے پار کرنا تو (۱) کسی کی گردن قرض ظلم وستم اور غلامی سے چھڑانا ہے اور (۲) بھوکے یتیم رشتہ دار کو اور لاچار مسکینوں کو ان کی بھوک پیاس میں کھانا کھلانا ہے۔

۵۔ پسندیدہ اخلاق وہ ہیں جن سے دین و دنیا کے کام بن جائیں اور انسان فلاح کے اونچے سے اونچے درجہ پر جا پہونچے۔ ایسے اخلاق کے لوگ خدا کے بندوں پر رحم اور مہربانی کرنے کی آپس میں نصیحت کیا کرتے ہیں۔ یہ صفات کافر میں نہیں ہوتے ہیں اس لئے وہ آخرت کی ذلت کا مستحق ہے۔

۲۷۔ سُورَۃُ الفجر

ملحد۔ دہریئے اور بے دین اکثر اس خام خیالی میں پھنسے ہوئے تھے کہ اللہ میاں بندوں کی نیکی اور بدی سے بے نیاز ہیں۔ دنیا کے پیدا ہو چکنے کے بعد اس کا فنا ہونا اور پھر ایک نئے عالم کا پیدا ہونا۔ حشر و نشر سوال و جواب کے بعد سزا کا ملنا خلاف عقل ہے۔ دنیا میں جزاء و سزا سے کون سی چیز روکتی ہے۔ اور اگر اللہ میاں انسانوں کے بھلے اور برے کاموں پر نظر رکھتے ہیں اور جزاء سزا پر قادر بھی ہیں تو پھر دنیا ہی میں اور اسی زندگی میں کیوں بدلہ نہیں دیتے تاکہ جلدی سے فیصلہ ہو جائے اور کوئی جھگڑا ہی باقی نہ رہے۔ انبیاء علیہم السلام اور واعظوں کی نصیحتیں سب من گھڑت ڈھکوسلے ہیں اور بے اصل باتیں۔

اس خیال کے جواب میں بتایا جا رہا ہے کہ اللہ میاں کی حکمت اسی بات کو چاہتی ہے کہ انسان کے عملوں کا

بدلہ قیامت کے ہی دن دیا جائے کیونکہ انسان کی کل عمر آخرت کے سامان جمع کرنے کے لئے مقرر ہے کہ وہ آخر عمر تک جو کچھ کرنا ہے کر لے اور یہ نہ کہے کہ میں عمر کے کسی اگلے حصہ میں توبہ واستغفار کر کے اپنے قصوروں کی کمی کو پورا کر لیتا۔ سزا میں جلدی کی گئی۔

اللہ میاں یہاں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس عالم کے علاوہ ایک اور عالم ہے۔ جہاں تمام کاموں کا مناسب بدلہ ملے گا۔ منکرین و ملحدین کا ابدی عذاب میں گرفتار ہونا لازمی اور ضروری بات ہے وہ اپنے غلط استدلال کی بنا پر بچ نہیں سکتے۔ یہی نہیں بلکہ کبھی دنیا میں بھی انسانوں کے کرتوتوں کی سزا دیدیتے ہیں اور نیکیوں کو ان کے بھلے کاموں کا بدلہ۔ اس لئے پہلی تین زبردست قوموں کے تین مشہور واقعات یاد دلاتے ہیں۔ جن کی سرکشی کی بنا پر خدا نے دنیا ہی میں ان کو سزا دی تھی۔

خدا حکیم ہے اس کی بالغ حکمت اسی کو چاہتی ہے کہ انسانوں کے نیک و بد کاموں کے لئے قیامت کا دن ہو۔

سُورَۃُ الْفَجْرِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَھِیَ ثَلٰثُوْنَ اٰیَاتٍ
۱۔ وَ ۔ قسم ہے	۱۴۔ حِجْرٍ ⑤ عقل کے	۲۷۔ مِثْلُھَا (مِثْلُ۔ ھَا) اس کی طرح
۲۔ الْفَجْرِ ① ۔ فجر کی	۱۵۔ اَ ۔ کیا	۲۸۔ فِی الْبِلَادِ ⑧ شہروں میں
۳۔ وَلَیَالٍ ۔ اور راتوں کی	۱۶۔ لَمْ تَرَ ۔ آپ نے نہیں دیکھا	۲۹۔ وَثَمُوْدَ ۔ اور قوم ثمود (کے)
۴۔ عَشْرٍ ② ۔ دس (کی)	۱۷۔ کَیْفَ ۔ کیسا۔ کیا	۳۰۔ الَّذِیْنَ ۔ جن لوگوں نے
۵۔ وَّالشَّفْعِ ۔ اور جفت	۱۸۔ فَعَلَ ۔ (معاملہ) کیا	۳۱۔ جَابُوا ۔ تراشا
۶۔ وَالْوَتْرِ ③ ۔ اور طاق (کی)	۱۹۔ رَبُّکَ ۔ آپ کے رب نے	۳۲۔ الصَّخْرَ ۔ پتھر
۷۔ وَالَّیْلِ ۔ اور رات کی	۲۰۔ بِعَادٍ ⑥ (بِ عَادٍ) قوم عاد کے ساتھ	۳۳۔ بِالْوَادِ ⑨ (بِ۔ ال۔ وَاد) وادی قریٰ میں
۸۔ اِذَا ۔ جب	۲۱۔ اِرَمَ ۔ شہر ارم	۳۴۔ وَفِرْعَوْنَ ۔ اور فرعون
۹۔ یَسْرِ ④ ۔ وہ چلنے لگے	۲۲۔ ذَاتِ ۔ صاحب۔ والے	۳۵۔ ذِی الْاَوْتَادِ ⑩ میخوں والے کے ساتھ
۱۰۔ ھَلْ ۔ کیا	۲۳۔ الْعِمَادِ ⑦ ستونوں	۳۶۔ الَّذِیْنَ ۔ جنھوں نے
۱۱۔ فِیْ ذٰلِکَ ۔ اس میں	۲۴۔ الَّتِیْ ۔ وہ	۳۷۔ طَغَوْا ۔ سرکشی کی
۱۲۔ قَسَمٌ ۔ قسم	۲۵۔ لَمْ ۔ نہیں۔	۳۸۔ فِی الْبِلَادِ ⑪ شہروں میں
۱۳۔ لِّذِیْ (لِ۔ ذِیْ) واسطے صاحب	۲۶۔ یُخْلَقْ ۔ پیدا کیا گیا	۳۹۔ فَاَکْثَرُوْا (فَ۔ اَکْثَرُوْا) سو انھوں نے کثرت سے کیا۔

۴۰- فِیْھَا (فِیْ ھَا) اُس میں
۴۱- اَلْفَسَادَ ⑫ فساد کو
۴۲- فَصَبَّ (فَ- صَبَّ) برسایا
۴۳- عَلَیْھِمْ - اُن پر
۴۴- رَبُّکَ - آپ کے رب نے
۴۵- سَوْطَ - کوڑا
۴۶- عَذَابٍ ⑬ عذاب کا
۴۷- اِنَّ - بے شک
۴۸- رَبَّکَ - آپ کا رب
۴۹- لَبِالْمِرْصَادِ ⑭ (لَ- بِ- الْمِرْصَادِ) البتہ گھات میں ہے
۵۰- فَاَمَّا (فَ- اَمَّا) پس بہر حال-
۵۱- الْاِنْسَانُ - آدمی
۵۲- اِذَا مَا - جب کہ
۵۳- ابْتَلٰہُ (ابْتَلٰی- ہُ) اسکو آزماتا ہے
۵۴- رَبُّہٗ (رَبُّ- ہٗ) اُس کا رب
۵۵- فَاَکْرَمَہٗ (فَ- اَکْرَمَ- ہٗ) پس اُس کو عزت دیتا ہے
۵۶- وَنَعَّمَہٗ (وَ- نَعَّمَ- ہٗ) اور نعمت دیتا ہے
۵۷- فَیَقُوْلُ (فَ- یَقُوْلُ) پس کہتا ہے
۵۸- رَبِّیْٓ - میرے رب نے
۵۹- اَکْرَمَنِ ⑮ مجھ کو عزت دی
۶۰- وَاَمَّآ - اور لیکن
۶۱- اِذَا مَا - جب
۶۲- ابْتَلٰہُ - اس کو آزماتا ہے

۶۳- فَقَدَرَ (فَ- قَدَرَ) پس تنگ کرتا ہے
۶۴- عَلَیْہِ - اُس پر
۶۵- رِزْقَہٗ (رِزْقَ- ہٗ) اُس کا رزق
۶۶- فَیَقُوْلُ (فَ- یَقُوْلُ) پس کہتا ہے
۶۷- رَبِّیْٓ (رَبِّ- یْ) میرے رب نے
۶۸- اَھَانَنِ ⑯ (اَھَانَ- نِیْ) ذلت دی مجھ کو
۶۹- کَلَّا - ہرگز نہیں
۷۰- بَلْ - بلکہ
۷۱- لَّا - نہیں
۷۲- تُکْرِمُوْنَ - عزت کرتے ہو
۷۳- الْیَتِیْمَ ⑰ یتیم کی
۷۴- وَلَا - اور نہیں
۷۵- تَحٰٓضُّوْنَ - تم ترغیب دیتے ہو
۷۶- عَلٰی طَعَامِ - کھانا (دینے) پر
۷۷- الْمِسْکِیْنِ ⑱ محتاج کو
۷۸- وَتَاْکُلُوْنَ - اور تم کھاتے ہو
۷۹- التُّرَاثَ - میراث کو
۸۰- اَکْلًا - کھانا (مال)
۸۱- لَّمًّا ⑲ سمیٹ کر
۸۲- وَتُحِبُّوْنَ اور تم محبت رکھتے ہو
۸۳- الْمَالَ - مال سے
۸۴- حُبًّا - دوست رکھنا
۸۵- جَمًّا ⑳ بہت

۸۶- کَلَّآ - ہرگز نہیں
۸۷- اِذَا - جب
۸۸- دُکَّتِ - توڑی جائے گی
۸۹- الْاَرْضُ - زمین
۹۰- دَکًّا دَکًّا ㉑ ریزہ ریزہ
۹۱- وَجَآءَ - آئے گا
۹۲- رَبُّکَ - آپ کا رب
۹۳- وَالْمَلَکُ - اور فرشتے
۹۴- صَفًّا صَفًّا ㉒ صفیں صفیں
۹۵- وَجِایْٓءَ - اور لایا جائے گا
۹۶- یَوْمَئِذٍۭ - اُس دن
۹۷- بِجَھَنَّمَ (بِ- جَھَنَّمَ) جہنم کو
۹۸- یَوْمَئِذٍ - اُس دن
۹۹- یَتَذَکَّرُ - یاد کرے گا (سمجھ آئے گی)
۱۰۰- الْاِنْسَانُ - انسان
۱۰۱- وَاَنّٰی - اور اب کہاں ہے
۱۰۲- لَہُ - اُس کے واسطے
۱۰۳- الذِّکْرٰی ㉓ سمجھ آنے کا موقع
۱۰۴- یَقُوْلُ - کہے گا
۱۰۵- یٰلَیْتَنِیْ (یَا- لَیْتَ- نِیْ) - کاش کہ میں
۱۰۶- قَدَّمْتُ - آگے بھیجا
۱۰۷- لِحَیَاتِیْ (لِ- حَیَاتِ- یْ) ㉔ اپنی اس زندگی کے لئے
۱۰۸- فَیَوْمَئِذٍ - پس اس دن

۱۰۹ - لَّا - نہیں	۱۱۶ - اَحَدٌ (۲۶) - کوئی	۱۲۳ - رَاضِيَةً خوش ہونے والی
۱۱۰ - يُعَذِّبُ عذاب کرے گا	۱۱۷ - يَا اَيَّتُهَا - اے	۱۲۴ - مَّرْضِيَّةً (۲۸) راضی کی ہوئی
۱۱۱ - عَذَابَهٗ (عَذَابَ - هٗ) اُس کے عذاب (کے برابر)	۱۱۸ - النَّفْسُ - جان (روح)	۱۲۵ فَادْخُلِي (فَ - ادْخُلِي) پھر تو داخل ہو جا
۱۱۲ - اَحَدٌ (۲۵) کوئی	۱۱۹ - الْمُطْمَئِنَّةُ (۲۷) اطمینان والی	۱۲۶ - فِي عِبَادِي (۲۹) میری بندوں میں
۱۱۳ - وَلَا - اور نہیں	۱۲۰ - ارْجِعِي - تو لوٹ	۱۲۷ - وَادْخُلِي - اور تو داخل ہو جا
۱۱۴ يُوثِقُ - جکڑے گا	۱۲۱ - اِلٰى - طرف	۱۲۸ جَنَّتِي (۳۰) میری جنت میں
۱۱۵ وَثَاقَهٗ (وَثَاقَ - هٗ) اُس کے جکڑنے کے برابر	۱۲۲ رَبِّكِ - اپنے رب کی	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بعض اعمال جن پر جزا و سزا ہوگی اور کون کس کا مستحق ہوگا

(۱) ایسی چیزوں کی قسم جن پر غور کرنا انسان کو شقاوت سے نکال کر سعادت پر پہونچاتا ہے

وَالْفَجْرِ (۱) وَلَيَالٍ عَشْرٍ (۲) وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (۳) وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ (۴) هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ (۵)

(۱) قسم ہے صبح کی (۲) اور دس راتوں کی (ذی الحجہ) (۳) اور جفت و طاق کی (۴) اور رات کی جب وہ چلنے لگے (۵) کیا اس میں عقل مند کے لیے (کافی قسم) بھی ہے -

(۲) پہلی تین مشہور قومیں اور اُن کی سرکشی

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (۶) اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ (۷) الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ (۸) وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (۹) وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ (۱۰) الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ (۱۱) فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ (۱۲)

(۶) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا معاملہ کیا (۷) جو قوم ارم سی بڑی ستونوں والے (جن کے قد و قامت ستون جیسے تھے) (۸) جن کے برابر شہروں میں کوئی نہیں پیدا کیا گیا (۹) اور قوم ثمود کے ساتھ جو وادی (قریٰ) میں پتھر تراشتے تھے (۱۰) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (۱۱) جنھوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا (۱۲) اور ان میں بہت فساد مچا رکھا تھا۔

(۳) سرکشی کا انجام قہر الٰہی اور تباہی ہے

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ (۱۳)

(۱۳) پس آپ کے رب نے ان (سب) پر عذاب کا کوڑا برسایا (ان متمردوں اور سرکشوں کو ہلاک کر ڈالا تاکہ مخلوق ان کے شر سے نجات پا جائے)

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾

(۱۴) بے شک آپ کا رب گھات میں ہے (اللہ علام الغیوب ان کے حالات جانتا ہے اور جیسے ان کے اعمال ہیں ویسا ہی برتاؤ کرتا ہے)

(۴) انسان کی آزمائش کبھی تنگی سے ہوتی ہے اور کبھی فراخی سے

فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾

(۱۵) پھر انسان کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے اور اس کو عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے میری عزت بڑھا دی (۱۶) اور جب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے تو اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کیا

(۵) جاہ و مرتبہ کی محبت انسان کو حلال و حرام سے اور یتیموں اور غریبوں سے بے فکر کر دیتی ہے

كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾

(۱۷) ہرگز نہیں بلکہ تم یتیموں کی عزت نہیں کرتے (۱۸) اور دوسروں کو مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے (۱۹) اور مردے کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو (۲۰) اور دھن دولت کو دل سے چاہتے ہو۔

(۶) مال و دولت کا نہ ہونا ذلت نہیں بلکہ اصلی اور دائمی ذلت قیامت کی رسوائی ہے

كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿٢٣﴾

(۲۱) نہیں نہیں (بلکہ) جس وقت زمین کو توڑ پھوڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا (۲۲) آپ کا پروردگار (یعنی اللہ کا حکم) اور فرشتے جوق جوق آئیں گے (۲۳) اور اس دن جہنم کو سامنے لایا جائے گا۔ اس دن انسان کو سمجھ آئے گی اور اب سمجھ میں آنے کا موقع کہاں رہا۔

(۷) روزِ جزاء کی کیفیت دیکھ کر انسان کا اپنی حالت پر حسرت افسوس کرنا

يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿٢٦﴾

(۲۴) کہے گا اے کاش میں اس (دائمی) زندگی کے لئے کوئی عمل آگے بھیج دیتا (۲۵) پس اس دن تو خدا کے عذاب کی برابر کوئی عذاب دینے والا نہ نکلے گا (۲۶) اور اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نہ نکلے گا۔

(۸) نعمت میں شکر اور مصیبت میں صبر کرنے والے سعادت ابدی حاصل کر لیں گے

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾

(۲۷) اے اطمینان والی روح (۲۸) تو اپنے رب کی طرف چل تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش۔

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿۳۰﴾ | تو میری بندوں میں شامل ہوجا (۲۹) اور میری جنت میں داخل ہوجا

ع ۳۰ / ۱۴

نوٹ:- ۱- فجر کے معنی صبح کے ہیں۔ فجر بھی قیامت کا ایک نمونہ پیش کرتی ہے۔ رات میں ایک سکون اور سناٹا چھایا ہوتا ہے جو موت کے بالکل مشابہ ہے۔ صبح آفتاب کی کرن نکلی کہ پرندوں نے درختوں پر شور مچایا۔ دنیا میں کاروبار شروع ہوئے۔ ایک ہل چل مچ گئی صبح کا شور قیامت کا نمونہ ہے۔

ذی حجہ کی دس راتیں کہ حاجی لوگ چاروں طرف سے مکہ معظمہ میں حج کعبہ وطواف کے لئے جمع ہوتے ہیں کہ عشرۂ ذی حج کے علاوہ کوئی دن ایسا متبرک نہیں جس میں اللہ میاں کو صالح اعمال زائد محبوب ہوں۔ یہ سب کا جمع ہونا قیامت کے دن اللہ کے سامنے حاضر ہونے کا ایک منظر پیش کرتا ہے۔

"شفع ووتر" سے جفت اور طاق عدد مراد ہیں جس کی حساب کے لئے عالم کو ازبس ضرورت ہے۔ دنیا کی چیزیں اور اعداد یا طاق ہیں یا جفت۔ تمام حسابات کا دار انھیں اعداد پر ہے۔ اس ہیں دنیا کے فانی ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اگر طاق میں سے کچھ نکل جائے تو وہ اپنی اصلی حالت پر نہ رہے گا۔ اسی طرح سے جفت بس یہ عالم بھی اسی طرح کا ہے۔ کبھی ایک حالت پر نہیں رہتا۔ بس ضرور کسی زبردست طاقت کے ہاتھ میں ہے جو اس ہیں تغیر و تبدل کر دیتا ہے۔

رات جب ڈھلتی ہے تو رحمتِ الٰہی کا ظہور ہوتا ہے۔ پچھلی رات میں اللہ کی برکات ورحمت اُن انسانوں پر ہوتی ہیں جو اُس کی یاد سے غافل نہیں ہیں۔

یہ قسمیں ایک سمجھ دار آدمی کے لئے غور وفکر کرنے کے واسطے بہت کچھ ہیں۔ ان کی حالت پر غور کرنے سے وہ اس نتیجہ پر پہونچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ قیامت ضرور آنے والی ہے۔ اور یہ تمام دنیا کی دولت وعزت مٹنے والی اور فانی ہے اور دنیا کے مرتبے اور دولت پرست ہوکر اللہ تعالیٰ کو نہ بھول جائے۔ اللہ کی مصلحت نے قیامت اور حساب وکتاب کا ایک وقت مقرر کردیا ہے۔ اور اللہ میاں نیک بد کام سے غافل اور بے خبر نہیں۔

۲۔ جب دولت اور حکومت کا نشہ قوموں کو ایسا بدمست کر دیتا ہے کہ ان کے مظالم سرکشی، شہوت پرستی، اور شراب نوشی وغیرہ کی کوئی حد نہیں رہتی ہے۔ اخلاق بگڑ جاتے ہیں رحم نام کو نہیں رہتا اللہ کے رسولوں کی اور اللہ کے مقرر کئے ہوئے قوانین کی بے عزتی کرنے میں کسر نہیں رکھتے۔ آخرت اور اعمال کے جزاء کا خیال اُن کے دماغ سے بالکل نکل جاتا ہے تو اللہ میاں کا قہر ایسی قوموں کو دُنیا میں بھی تباہ کر دیتا ہے۔ اس قسم کی تین قوموں کی تباہی کے واقعات یاد دلاتے ہیں کہ عاد ارم ثمود اور فرعون جو اپنی بد افعالیوں

کی بنا پر تباہ ہوئے اور دنیا نے دیکھ لیا کہ خدا کے حکم سے روتابی کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

عاد ارم کا زمانہ ۲۲۰۰ ق م سے شروع ہوتا ہے۔ ان کی حکومت کا مرکز ملک یمن تھا اور حضر موت میں سواحل خلیج فارس سے حدود عراق تک اس طرف اور دوسری طرف تمام عرب و مصر تک ان کی سلطنت پھیلی تھی۔ یہ ایک عظیم الشان قوم تھی جو قدیم ترین تہذیب کی بانی تھی۔ ان کا شہر ارم ایک عجائب زمانہ تھا۔ یہ قوم بڑی بہادر اور طاقت ور تھی مگر دولت و ثروت نے ان کو بدکار، عیاش اور ظالم بنا دیا تھا۔ یہی باتیں ان کی تباہی کا سبب ہوئیں۔

ثمود عاد کے بعد شہرت اور سیاسی جانشینی ثمود کو حاصل ہوئی۔ اس قوم کا دار الحکومت حجر تھا۔ یہ شہر اس قدیم راستے پر واقع ہے جو حجاز سے شام کو جاتا ہے۔ قوم ثمود کے سیاسی حالات بالکل نہیں معلوم۔ صرف یہ معلوم ہے کہ یہ پہاڑ تراش تراش کر نہایت خوبصورت خوبصورت مکانات بناتے مجسمے تراشتے تھے۔ نہایت عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ یہ زمانہ تقریباً ۱۸۰۰ ق م سے ۱۷۰۰ ق م تک کا ہے۔

یہ پرلے درجے کے بت پرست اور بدکار تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام اسی قوم میں آئے تھے۔ مگر انھوں نے ان کی ایک بات نہ مانی۔ یہ اپنے کرتوتوں کی بدولت برباد ہو گئے۔ اس قوم کی ترقی کی انتہا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہو جاتی ہے۔

فرعون مصر کا ایک زبردست بادشاہ تقریباً ۱۳۰۰ ق م میں تھا اس کے پاس بڑا لاؤ لشکر تھا۔ کثرت سے گھوڑے۔ خیمے تھے۔ ان کی بے شمار رتھیں ساتھ چلا کرتی تھیں۔ یہ موذی ایمان داروں کو چونٹا کیا کرتا تھا اس کی سرکشی نے اس کو غرق کر دیا۔

۳۔ یہ مثالیں دے کر اللہ میاں بتا رہے ہیں کہ جب انسان کو دولت و ثروت اور عزت ملتی ہے تو وہ سرکش ہو جاتا ہے۔ اور اگر افلاس میں پھنستا ہے تو دل ہاتھ سے دینے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ میاں نے مجھے اچھے وقت کے گڑھے میں ڈالا ہے۔ لیکن ایمان دار انسان دولت مندی میں خدا کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے اور مصیبت میں صبر سے کام لیتا ہے اور دونوں کو آزمائش اور امتحان خیال کرتا ہے۔

ناشکر گزار انسان دولت کے نشے میں نہ یتیم کی پروا کرتا ہے۔ نہ غریب کو کھانا کھلاتا ہے۔ بلکہ چاہتا ہے کہ دنیا بھر کی دولت اس کے پاس ہی رہے نہ حلال دیکھتا ہے اور نہ حرام۔ بس اس کو تو دولت و عیش کی زندگی چاہیئے۔ یہاں تک کہ دولت اور حکومت کے گھمنڈ میں وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ بس یہی ایک زندگی اور آخرت کا خیال بھی اس کے دل میں نہیں آتا۔ حالانکہ وہ وقت بھی قریب ہے جب کہ فرشتے انسانوں کے اعمال

پیش کریں گے اور ہول ناک جہنم سے سابقہ پڑے گا۔ اس وقت کچھ بنائے نہ بنے گا۔ مگر اللہ کے نیک بندے اُس روز خوش و خُرم ہوں گے۔

۳۸۔ سُورۃُ الغَاشِیَۃ

اس سورت کی ابتدا میں قیامت کی ہول ناک حالت سے ڈرایا جا رہا ہے۔ قیامت کے خوفناک حالات سے انسانوں کو باخبر کرنا قرآن مجید کا سب سے بڑا کام ہے۔ یہاں پر ان لوگوں کی حالت تفصیل سے بیان کی جا رہی ہے جو کہ دنیا کی لذتوں میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ آخرت کو بالکل بھول ہی جاتے ہیں اور اُس کے ساتھ ہی ساتھ اُن خدا پرستوں اور راست بازوں کا ذکر بھی ہے جو اس امتحان گاہ دنیا میں آخرت کی ابدی زندگی کے واسطے طرح طرح کی مصیبتیں جھیلتے ہیں۔ اس کے بعد بتایا جا رہا ہے کہ قیامت کے دن کافروں کے نیک عمل جو اُنھوں نے دنیا کی نمائش و نمود کے لئے کئے تھے کارآمد ثابت نہ ہوں گے کیونکہ اُنھوں نے جو کچھ کیا تھا وہ دُنیا کے مفاد کی غرض سے کیا تھا۔ اس لئے ان سے قیامت میں کیا واسطہ اور سروکار ہو سکتا ہے۔ سچے مومنوں کی کچھ غلطیاں قیامت پر اعتقاد ہونے کی وجہ سے اور اللہ کی محبت کی بنا پر شمار میں نہ آئیں گی۔

سورۃ الغاشیۃ مکیۃ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	وھی ستّ وعشرون اٰیات
۱۔ ھَلۡ ۔ کیا	۱۲۔ جَارِیَۃٌ ۔ دیکھتا ہوا ہیں	۲۲۔ وَلَا ۔ اور نہیں
۲۔ اَتٰىکَ ۔ تمھارے پاس آئی	۱۳۔ تُسۡقٰی ۔ پلائے جائیں گے	۲۳۔ یُغۡنِیۡ ۔ دفع کرے گا
۳۔ حَدِیۡثُ ۔ بات (خبر)	۱۴۔ مِنۡ عَیۡنٍ ۔ چشمہ سے	۲۴۔ مِنۡ جُوۡعٍ ۔ بھوک سے
۴۔ الۡغَاشِیَۃِ ① ڈھانک لینے والے (عیط عام واقعہ کی)	۱۵۔ اٰنِیَۃٍ ۔ کھولتے ہوئے	۲۵۔ وُجُوۡہٌ ۔ بہت سے منہ
۵۔ وُجُوۡہٌ ۔ بہت سے منہ	۱۶۔ لَیۡسَ ۔ نہیں ہے	۲۶۔ یَّوۡمَئِذٍ ۔ اُس دن
۶۔ یَّوۡمَئِذٍ ۔ اُس روز	۱۷۔ لَہُمۡ ۔ اُن کے لئے	۲۷۔ نَّاعِمَۃٌ ۔ نعمت والے رونق دار
۷۔ خَاشِعَۃٌ ② ذلیل ہونے والے	۱۸۔ طَعَامٌ ۔ کوئی کھانا	۲۸۔ لِّسَعۡیِہَا ۔ سَعۡیِ ۔ ھَا ۔ اپنی کوشش کی بدولت
۸۔ عَامِلَۃٌ ۔ عمل کرنے والے	۱۹۔ اِلَّا ۔ مگر ۔ بجز	۳۰۔ رَاضِیَۃٌ ⑨ خوش خوش ہوں گے
۹۔ نَّاصِبَۃٌ ③ مصیبت جھیلنے والے، مشقت کرنے والے	۲۰۔ مِنۡ ضَرِیۡعٍ ⑥ کانٹوں دار جھاڑی کے	۳۱۔ فِیۡ جَنَّۃٍ ۔ بہشت میں
۱۰۔ تَصۡلٰی ۔ داخل ہوں گے	۲۱۔ لَا ۔ نہیں	۳۲۔ عَالِیَۃٍ ⑩ بلند ۔ اونچے
۱۱۔ نَارًا ۔ آگ	۲۲۔ یُسۡمِنُ ۔ فربہ کرے گا	۳۳۔ لَا ۔ نہیں

۳۴۔ تَسْمَعُ ۔ سنیں گے
۳۵۔ فِیْھَا ۔ اس میں
۳۶۔ لَاغِیَۃً (۱۱) ۔ لغو باتیں
۳۷۔ فِیْھَا ۔ اس میں
۳۸۔ عَیْنٌ ۔ چشمہ ہیں
۳۹۔ جَارِیَۃٌ (۱۲) بہتے ہوئے
۴۰۔ فِیْھَا ۔ اس میں
۴۱۔ سُرُرٌ (سریر) تخت ہیں
۴۲۔ مَّرْفُوْعَۃٌ (۱۳) اونچے اونچے
۴۳۔ وَّاَکْوَابٌ (کوب) جام۔ آبخورے
۴۴۔ مَّوْضُوْعَۃٌ (۱۴) رکھے ہوئے
۴۵۔ وَّنَمَارِقُ ۔ اور گدے ہیں
۴۶۔ مَصْفُوْفَۃٌ (۱۵) برابر لگے ہوئے
۴۷۔ وَّزَرَابِیُّ ۔ اور قالین ہیں
۴۸۔ مَبْثُوْثَۃٌ (۱۶) بچھے ہوئے
۴۹۔ اَفَلَا (اَ۔ فَ۔ لَا) کیا نہیں
۵۰۔ یَنْظُرُوْنَ ۔ وہ دیکھتے
۵۱۔ اِلَی ۔ طرف

۵۲۔ الْاِبِلِ ۔ اونٹ (کی)
۵۳۔ کَیْفَ ۔ کیونکر
۵۴۔ خُلِقَتْ (۱۷) پیدا کیا گیا
۵۵۔ وَاِلَی ۔ اور طرف
۵۶۔ السَّمَآءِ ۔ آسمان کی
۵۷۔ کَیْفَ ۔ کس طرح
۵۸۔ رُفِعَتْ (۱۸) بلند کیا گیا
۵۹۔ وَاِلَی الْجِبَالِ اور پہاڑوں کی طرف
۶۰۔ کَیْفَ ۔ کیونکر
۶۱۔ نُصِبَتْ (۱۹) کھڑے کئے گئے
۶۲۔ وَاِلَی الْاَرْضِ ۔ اور زمین کی طرف
۶۳۔ کَیْفَ ۔ کس طرح
۶۴۔ سُطِحَتْ (۲۰) بچھائی گئی۔
۶۵۔ فَذَکِّرْ (فَ۔ ذَکِّرْ) پس آپ تو سمجھا دیجیے
۶۶۔ اِنَّمَآ ۔ اس کے سوا نہیں
۶۷۔ اَنْتَ ۔ آپ ہیں
۶۸۔ مُذَکِّرٌ (۲۱) نصیحت کرنے والے
۶۹۔ لَسْتَ ۔ آپ نہیں ہیں

۷۰۔ عَلَیْھِمْ ۔ ان پر
۷۱۔ بِمُصَیْطِرٍ (۲۲) بِ۔ مُصَیْطِرٍ مسلط۔ نگران
۷۲۔ اِلَّا ۔ مگر
۷۳۔ مَنْ ۔ جس شخص نے
۷۴۔ تَوَلّٰی ۔ منہ موڑا
۷۵۔ وَکَفَرَ (۲۳) ۔ اور کفر کیا
۷۶۔ فَیُعَذِّبُہُ (فَ۔ یُعَذِّبُ۔ ہٗ) تو اس کو عذاب کرے گا
۷۷۔ اللّٰہُ ۔ اللہ
۷۸۔ الْعَذَابَ ۔ سزا۔ عذاب
۷۹۔ الْاَکْبَرَ (۲۴) ۔ بڑا
۸۰۔ اِنَّ ۔ بے شک
۸۱۔ اِلَیْنَآ (اِلٰی۔ نَا) ہماری طرف
۸۲۔ اِیَابَھُمْ (۲۵) اِیَابَ۔ ھُمْ (یا بس) ان کا لوٹ کے آنا
۸۳۔ ثُمَّ ۔ پھر
۸۴۔ اِنَّ ۔ بے شک
۸۵۔ عَلَیْنَا (عَلٰی۔ نَا) ہم پر (ہمارا ذمہ) ہے
۸۶۔ حِسَابَھُمْ (۲۶) حِسَابَ۔ ھُمْ ان سے حساب لینا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ — اللہ کے نام (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(۱) قیامت کی ہوش ربا حالت — انسان کے ہوش و عقل سب کو چھپالیگی

هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ (۱) — (۱) کیا تجھے ڈھانپ لینے والی اس چھا جانے والی چیز (یعنی قیامت) کی خبر پہنچی ہے یعنی قیامت کی جو ہوش و عقل سب کو ڈھانپ لے گی اور جس کے خوف سے سب گم ہو جائیں گے

(۲) قیامت کے دن بہت سے رو وار کفر کی وجہ سے ذلیل و خوار ہوں گے

وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَۃٌ (۲) — (۲) بہت سے منہ اس دن ذلیل و خوار ہونے والے ہوں گے

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَّيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ﴿٦﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ﴿٧﴾

(۳) مصیبت کے مارے تھکے ماندے ہوں گے (۴) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہونگے (۵) کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی پلایا جائے گا (۶) ان کے لئے سوائے ایک کانٹے دار جھاڑ کے کوئی کھانا (نصیب) نہیں ہوگا (۷) جو نہ جسم کو موٹا تازہ کریگا اور نہ بھوک ہی کو دور کرے گا (کھانے میں دو باتیں ہوتی ہیں ایک وہ جسم کو فربہ کرتا ہے ایک بھوک کو دفع کرتا ہے مگر دوزخ کی غذا سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا)

(۳) قیامت میں اللہ کے نیک بندے آرام سے اور راحت میں ہوں گے

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾

(۸) بہت سے (یعنی نیکوں کے) چہرے اس روز بارونق (ہوں گے) (۹) اپنے عملوں کی بدولت خوش ہوں گے (۱۰) بہشت بریں میں ہوں گے (۱۱) جن میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے (یعنی کامل اطمینان و راحت سے ان کے دل بھرپور ہوں گے)

۴ جنّت کی کچھ نعمتوں کا ذکر اور کیفیت

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾

(۱۲) اس میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے (۱۳) اس میں اونچے اونچے تخت ہیں (۱۴) اور آبخورے قرینے سے رکھے ہوئے ہیں (۱۵) اور برابر لگے ہوئے گدے ہیں (۱۶) اور قالین (سب طرف) بچھے ہوئے ہیں (یعنی ایک جنتی کو دنیا کی زیب و زینت، آرائش اور آرام سے کروڑوں گنا زیادہ ساز و سامان ہمیشہ کیلئے ملجائیگا)

(۵) پہاڑ، آسمان و زمین اور حیوانات کی پیدائش سے خدا کی کامل قدرت ظاہر ہوتی ہے

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾

(۱۷) تو کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا کیا گیا (۱۸) اور آسمان کو کس طرح بلند کیا گیا ہے (۱۹) اور پہاڑوں کو کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں (۲۰) اور زمین کو کس طرح بچھائی گئی ہے (یعنی انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ گرد و پیش کی چیزوں کی بناوٹ پر غور کرکے خدا کی حکمت اور قدرت کا قائل ہو کہ جس نے یہ چیزیں بنائی ہیں بس وہی جنت کا خالق بھی ہے)

(۶) منکروں کے ایمان نہ لانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج تھا اس کا ازالہ اور آپ کی تسلی کہ حق کے منکر خود بھگتان بھگتیں گے

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾

(۲۱) بس آپ تو نصیحت کرتے رہیئے۔ آپ تو بس سمجھانیوالے ہیں (۲۲) آپ تو ان پر مسلط (نگراں) نہیں ہیں (۲۳) ہاں، مگر جس نے منہ موڑا اور کفر کیا۔

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾	(۲۴) تو اللہ اس کو بڑا عذاب دے گا (۲۵) بے شک ان کو ہماری پاس (لوٹ کر) آنا ہوگا (۲۶) پھر ہمارا ہی ذمہ ہے ان سے حساب لینا۔

نوٹ ۔۱۔ سوالیہ جملہ سے انسان کو قیامت کی طرف پوری طور سے متوجہ کیا جا رہا ہے کہ قیامت یک بہ یک آجائے گی اور ہر طرف سے ڈھانک لے گی۔ ہوش و حواس گم ہو جائیں گے۔ قیامت کے منکروں کو اُس وقت پتہ چلے گا جب چاروں طرف سے عذابِ الٰہی آگھیرے گا۔ اُس وقت چند دن کی زندگی پر حق کو جھٹلانے کا مزا مل جائے گا۔

۲۔ ان لوگوں کے چہرے اُترے ہوئے ہوں گے رنگ فق ہوگا جو دینی کاموں سے دل چراتے تھے اور اپنے گھروں میں عیش کی زندگی بسر کرتے تھے۔ قیامت کا اور اللہ کا انکار کرتے تھے وہ اُس روز دوزخ کے طرح طرح کے عذاب میں پھنس جائیں گے۔

۳۔ جس طرح ایک محنتی طالبِ علم جس کو آزاد اور کھلاڑی طالب علم بے وقوف بناتے اور اُس کی محنت پر پھبتیاں کستے تھے یہ اپنی اعلیٰ کامیابی کی خبر سُن کر خوش ہوتا ہے۔ چہرے پر سُرخی دوڑ جاتی ہے۔ چہرہ گلاب کی طرح کھل جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے فرماں بردار بندے خوش ہوں گے۔ اِن کے چہروں سے خوشی کے آثار ظاہر ہوں گے اور جنّتِ عالیہ میں چین کی بنسی بجائیں گے۔ جنّتی کو اس کی نیکی کا بدلہ مل جائے گا۔

۴۔ جنّت ابدی آرام کی جگہ ہے۔ وہاں دنیا کے سے لغویات اور تکلیف کی کوئی چیز نہ ہوگی۔ آرام و آسائش کے تمام سامان مہیّا ہوں گے۔ دنیا کی زندگی ایک قید ہے اور آخرت کی زندگی نہایت پُرسکون ہوگی۔

۵۔ قیامت کے منکروں کو ذرا آنکھ کھول کے اپنی آس پاس کی چیزوں کو غور سے دیکھنا چاہیئے۔ اس سے خدا کی صنعت کا علم ہوگا اور مخلوق سے خالق کی معرفت ہو جائے گی۔ جب اونٹ، پہاڑ، زمین و آسمان کو انسان کے آرام کے لئے اس طرح پیدا کر دیتا ہے تو دوزخ و جنّت کہاں کی ایسی چیزیں ہیں۔ جو ان چیزوں کی بناوٹ پر غور کرے گا اُس کا دل بے اختیار بول اُٹھے گا کہ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے قائم کرنے پر قادر ہے دوزخ و جنّت اُس کی مخلوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اعمال کی جزاء و سزا ضرور دے گا۔

۶۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم چونکہ عالمؐ کے لئے رحمت ہیں آپ کا دل کُڑھتا تھا کہ ایک انسان خدا سے غافل ہو کر کیوں جہنّم میں جائے مگر منکر اپنی بات پر اڑے ہوئے تھے۔ حق کے قبول کرنے سے بھاگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر قسم کی کوشش فرماتے تھے کہ یہ لوگ راہِ راست پر آجائیں مگر وہ گمراہ کب سُننے والے تھے۔ اس لئے آپ کو تسلّی فرما دی گئی کہ آپ کا کام تو صرف احکام کا پہونچا دینا ہے اُس کو پہونچا دیجئے۔ آپ اُن کے افعال کے ذمّہ دار نہیں ہیں۔ قیامت میں ہم خود ان کو سمجھ لیں گے۔ اور یہ اپنی اکڑفوں کی بدولت بچ کر کہاں جائیں گے چند روز کی دنیا کی زندگی ختم کرنے کے بعد ہمارے پاس ہی تو آئیں گے۔ ہم دیکھ لیں گے۔

۲۹۔ سُوْرَۃُ الاعلیٰ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب بڑی بڑی سورتیں نازل ہونا شروع ہوئیں۔ بے شمار علوم غیبیہ حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے اُترنے لگے۔ تو بمقتضائے بشری آپ کے دل میں یہ دغدغہ ضرور خلش پیدا کرتا ہوگا کہ میں ہوں تو انسان ہی کہیں یہ دقیق الفاظ۔ غریب معانی بدون لکھے پڑھے یاد سے نکل جائیں جس کی وجہ سے رسالت کا مقدمہ ناتمام سا رہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلّی خاطر اور اطمینان کے لئے یہ سورت نازل فرمائی کہ جب خُدا خود اپنی شاگردی میں لے کر یاد کرا دے تو پھر سبق کے بھول جانے اور یاد نہ رہنے کا خوف کیسا۔ اسی وجہ سے آپ کو یہ سورت بہت محبوب تھی۔ اکثر عیدین اور جمعہ میں اس سورت کو هَلْ اَتٰىكَ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

سُوْرَۃُ الاعلیٰ مَکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وھی تسع عشرۃ اٰیات
۱۔ سَبِّحِ ۔ تسبیح (پاکی بیان) کیجئے	۱۵۔ غُثَآءً ۔ خشک	۲۹۔ وَ ۔ اور
۲۔ اسْمَ ۔ نام (کی)	۱۶۔ اَحْوٰى ⑤ ۔ سیاہ	۳۰۔ نُيَسِّرُكَ ۔ ہم سہولت دینگے آپ کو
۳۔ رَبِّكَ ۔ (رَبِّ ۔ كَ) اپنے رب	۱۷۔ سَنُقْرِئُكَ (س ۔ نُقْرِئُ ۔ كَ) ہم پڑھا دیں گے آپ کو	۳۱۔ لِلْيُسْرٰى ⑧ (لِ ۔ الْ ۔ يُسْرٰى) آسان شریعت کے لئے
۴۔ الْاَعْلَى ① ۔ بلند (کی)	۱۸۔ فَلَا (فَ ۔ لَا) ۔ پھر نہ	۳۲۔ فَذَكِّرْ (فَ ۔ ذَكِّرْ) پس نصیحت کیا کیجئے
۵۔ الَّذِيْ ۔ جس نے	۱۹۔ تَنْسٰى ⑥ ۔ آپ بھولیں گے	۳۳۔ اِنْ ۔ اگر
۶۔ خَلَقَ ۔ پیدا کیا	۲۰۔ اِلَّا ۔ مگر	۳۴۔ نَفَعَتِ ۔ مفید ہوتا ہو
۷۔ فَسَوّٰى ② پھر ٹھیک کیا	۲۱۔ مَا ۔ جو	۳۵۔ الذِّكْرٰى ⑨ ۔ سمجھانا
۸۔ وَالَّذِيْ ۔ اور جس نے	۲۲۔ شَآءَ ۔ منظور ہو	۳۶۔ سَيَذَّكَّرُ (س ۔ يَذَّكَّرُ) آپ سمجھ جاویگا
۹۔ قَدَّرَ ۔ اندازہ کیا	۲۳۔ اللّٰهُ ۔ اللہ (کو)	۳۷۔ مَنْ ۔ جو
۱۰۔ فَهَدٰى ③ (فَ ۔ هَدٰى) پھر راہ بتلائی	۲۴۔ اِنَّهٗ ۔ بے شک	۳۸۔ يَخْشٰى ⑩ ڈرتا ہے ۔
۱۱۔ وَالَّذِيْ ۔ اور جس نے	۲۵۔ يَعْلَمُ ۔ وہ جانتا ہے	۳۹۔ وَيَتَجَنَّبُهَا (وَ ۔ يَتَجَنَّبُ ۔ هَا) اور پہلو تہی کرے گا اس سے
۱۲۔ اَخْرَجَ ۔ نکالا	۲۶۔ الْجَهْرَ ۔ ظاہر (کو)	۴۰۔ الْاَشْقَى ⑪ بدنصیب
۱۳۔ الْمَرْعٰى ④ چارہ	۲۷۔ وَمَا ۔ جو کچھ کہ	۴۱۔ الَّذِيْ ۔ جو
۱۴۔ فَجَعَلَهٗ (فَ ۔ جَعَلَ ۔ هٗ) پھر اس کو کر دیا	۲۸۔ يَخْفٰى ⑦ چھپی ہے	۴۲۔ يَصْلَى ۔ داخل ہوگا ۔

۴۳۔ النَّارَ۔ آگ	۵۳۔ تَزَکّٰی ۔ پاک ہوا	۶۳۔ خَیْرٌ۔ بہتر (ہے)
۴۴۔ الْکُبْرٰی۔ بہت بڑی میں	۵۴۔ وَذَکَرَ ۔ اور یاد کیا	۶۴۔ وَّاَبْقٰی اور بہت باقی رہنے والی ہے
۴۵۔ ثُمَّ۔ پھر	۵۵۔ اسْمَ ۔ نام	۶۵۔ اِنَّ ۔ بے شک
۴۶۔ لَا یَمُوْتُ ۔ نہیں مرے گا	۵۶۔ رَبِّہٖ (رَبِّ ۔ ہٖ) اپنے رب کا	۶۶۔ ھٰذَا ۔ یہ (مضمون)
۴۷۔ فِیْھَا ۔ اس میں	۵۷۔ فَصَلّٰی (فَ ۔ صَلّٰی) پھر نماز پڑھی	۶۷۔ لَفِیْ (لَ۔ فِیْ) بیچ ۔ درمیان
۴۸۔ وَلَا ۔ اور نہ	۵۸۔ بَلْ ۔ بلکہ	۶۸۔ الصُّحُفِ۔ کتابیں
۴۹۔ یَحْیٰی وہ جئے گا۔	۵۹۔ تُؤْثِرُوْنَ۔ مقدم رکھتے ہو	۶۹۔ الْاُوْلٰی پہلے
۵۰۔ قَدْ ۔ بے شک	۶۰۔ الْحَیٰوۃَ ۔ زندگی (کو)	۷۰۔ صُحُفِ ۔ کتابیں۔
۵۱۔ اَفْلَحَ ۔ مراد کو پہونچا	۶۱۔ الدُّنْیَا دنیاں	۷۱۔ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ۔
۵۲۔ مَنْ ۔ جو	۶۲۔ وَالْاٰخِرَۃُ اور آخرت	

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

(اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)

دُنیا مٹنے والی آخرت باقی رہنے والی ہے اس لئے اپنے نفس کی اور دوسروں کی اصلاح کا حکم ہے

(۱) اس کے نام کی تسبیح کا حکم ہے جو ہر شیٔ حرکت والی چیز میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے گھاس تک کو وہی اگاتا اور پھر سیاہ کر دیتا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی ۝۱ الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۝۲ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَھَدٰی ۝۳ وَالَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝۴ فَجَعَلَہٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۝۵

آپ (اے پیغمبر) اپنے عالی شان رب کے نام کی تسبیح کیجئے۔ (۲) جس نے (ہر شے کو) پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا (۳) اور جس نے اندازہ کیا پھر راستہ بتایا (۴) اور جس نے چارہ نکالا (۵) پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا۔

۲) گو آپ امی ہیں مگر ہم انشاء اللہ ایسی قوت یادداشت دیں گے کہ وہ نبوت کی کھلی ہوئی دلیل ہوگی

سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰۤی ۝۶

(۶) ہم ابھی آپ کو قرآن پڑھا دیں گے پھر آپ نہیں بھولیں گے۔ (آپ ڈریں نہیں، آپ ہرگز وحی کو نہ بھولیں گے۔)

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝۷

(۷) مگر جو خدا چاہے۔ وہ ہر ظاہر اور چھپی ہوئی (بات) کو جانتا ہے۔

۳۔ سمجھانا اور نصیحت کرنا نیک لوگوں کو مفید ہوتا ہے

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝۸ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝۹

(۸) اور ہم اس آسان شریعت کے لئے آپ کو سہولت دیں گے (۹) تو آپ نصیحت کرتے رہئے اگر نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو

۴۔ سعادت مند کو قرآن کی تعلیم نفع دیتی ہے

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝۱۰

(۱۰) جو شخص ڈرتا ہے وہی نصیحت مانتا ہے

۵۔ بدبخت قرآن کی تعلیم سے نفع نہیں اُٹھاتا

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝۱۱

(۱۱) اور اس سے وہ پہلو تہی کرتا ہے جو بڑا بدبخت ہے۔

۶۔ منکر دوزخ کا سخت عذاب سہیں گے

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝۱۲ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝۱۳

(۱۲) جو بہت بڑی آگ میں داخل ہوگا (۱۳) پھر نہ اس میں مر ہی جائے گا اور نہ جئے گا۔

۷۔ پرہیزگار اور خالص اللہ کی عبادت کرنے والے فلاح پائیں گے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝۱۴ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝۱۵

(۱۴) مراد کو پہونچا جو پاک ہو گیا۔ (۱۵) اور اپنے پروردگار کا نام لیتا رہا۔ اور نماز پڑھتا رہا۔

۸۔ دُنیادار اپنی غلطی سے آخرت پر دُنیا کو ترجیح دیتا ہے

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۱۶ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝۱۷

(۱۶) بلکہ تم دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو (۱۷) حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور پائدار ہے۔

۹ قرآن میں وہی باتیں ہیں جو پہلی کتابوں میں بیان کی گئی ہیں

اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝۱۹

(۱۸) یقیناً یہ (مضمون) اگلے صحیفوں میں بھی ہے (۱۹) (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

نوٹ۔ ارشاد ہو رہا ہے کہ اے پیغمبر اور آپ کی کُل اُمت بزرگ و برتر خدا کی تسبیح کرتی رہا کرے۔ اس کے قرب کا یہی ذریعہ ہے۔ انسان تسبیح کرے گا تو اس کا اثر اس کی ذات پر بھی پڑے گا۔ وہ جسمانی آلائش سے پاک و صاف ہو کر اس قابل ہو جائے گا کہ وہ عالم بالا میں جا ملے۔ کیونکہ تسبیح کے انوار کے عکس تسبیح کرنے والے پر پڑتے ہیں اور اس کی

روح میں بھی نورانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر جب اس طرح اس کی ذات وصفات کی پاکی بیان کرنے سے علم اور انوار اپنا جلوہ ڈالیں گے تو مخلوق کے پیدا کرنے کے بھید اچھی طرح سمجھ میں آنے لگیں گے۔

اللہ نے مخلوق کو پیدا کرکے بیکار اور بے ڈول نہیں چھوڑ دیا بلکہ جس عضو۔ قوت اور صورت کی ضرورت تھی وہی عطا کی۔ انسان، حیوان۔ نباتات۔ جمادات اور کل اجرام فلکی کو ایسے اسلوب پر بنایا ہے کہ ذرا سا بھی فرق آئے تو اُن کی حسن وخوبی اور افعال سب خاک میں مل جائیں۔ ہر ایک میں مناسب موزوں افعال و حرکات کی قدرت رکھی۔ معاش کے اسباب فراہم کرنیکے لئے علوم دنیاوی کی ہدایت فرمائی اور اس کے ساتھ ساتھ آخرت کے علوم کی بھی ہدایت کی اور انبیاء علیہم السلام کو ہدایت کے لئے بھیجا۔ زمین سے ہری ہری لہلہاتی ہوئی اور دل لبھانی والی گھانس (نباتات) اُگائی اور پھر اُس کو سیاہ مٹی اور کوڑا کر دی۔

۲۔ آپ تو اپنے اللہ کی تسبیح کیجیے اور اس فکر میں نہ پڑئیے کہ آپ اُمی ہونے کی وجہ سے بھول جائیں گے۔ آپ تو اطمینان سے وحی کو سُن لیا کیجئے پھر آگے آپ کے حافظہ میں محفوظ رکھنا ہمارا کام ہے۔ اور جو احکام ہم کو منسوخ کرنا ہوگا تو ہم بھولا بھی دیں گے۔ مگر یہ کام ہمارا ہے۔ آپ اس کو نہ بھولیں گے۔ چنانچہ نہ صرف آپ کو کلام الٰہی یاد تھا بلکہ آپ کے فیض کی برکت سے ہزارہا صحابی حافظ تھے اور آج تک لاکھوں حافظ ہوتے چلے آرہے ہیں اور چلے جائیں گے۔

۳۔ اللہ کی تسبیح کے انوار سے روح نورانی ہو جاتی ہے تو بہیمی قوتیں مرجاتی ہیں۔ روح نیک کاموں کا تقاضا کرتی ہے اور نیک کاموں کا کرنا انسان کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش خبری سنائی جارہی ہے کہ تسبیح کی برکت سے معرفت۔ عبادت۔ سیاست۔ صبر اور حُسن اخلاق وغیرہ کے لئے آپ کا دل منبع فیض بن جائے گا اور مشکل سے مشکل کام آسان ہو جائے گا۔ پھر آپ اپنے علم و قرآن سے جس کے لئے نصیحت کو مفید دیکھیں اُسے سمجھا دیں ورنہ ابلاغ تو سب کے لئے ہے۔

۴۔ جنہوں نے ہٹ دھرمی اور ڈھٹائی کر کے اپنے اعمال اور اعتقاد خراب کر لئے ہیں اُن کو البتہ سمجھانا کچھ مفید نہ ہوگا۔ یہ شقاوت آگ بن جائے گی اور دوزخ کی غیر فانی آگ میں پڑے جلایا کریں گے۔ بخلاف اُن کے جنہوں نے جسم اور روح دونوں کو پاک کر لیا وہ آخرت میں فلاح پائیں گے کیونکہ اللہ کے نام کے ذکر سے روح پر ایک ایسی نورانیت چھا جاتی ہے کہ کسی اور کام سے پیدا نہیں ہوتی کہ نماز روزہ وغیرہ اس کے لئے آسان ہو جاتے ہیں۔ کفر اور معصیت سے تاریکی چھا جاتی ہے اس لئے ایسے شخص کے لئے گناہ آسان اور نیکیاں دوبھر ہو جاتی ہیں۔

۵۔ کفر اور گناہ کی تاریکی دل پر چھا جاتی ہے تو دنیا کی چند روزہ زندگی اور اس کی فانی لذتیں اُس کو ایسی پیاری اور بھلی معلوم ہوتی ہیں کہ وہ آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتا ہے۔ حالانکہ دنیا کی زندگی اور اُس کے لُطف چند دن کے ہیں اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔

۳- کلام مجید نے یہ کوئی نئی بات نہیں بتائی ہے بلکہ پُرانے پُرانے صحیفوں میں جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئے تھے سب میں یہی بات بتائی گئی تھی۔

۳۰- سُوْرَۃُ الطَّارِق

ابو طالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا آپ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے دودھ اور روٹی آپ کے سامنے لاکر رکھی۔ دونوں صاحب کھانے لگے۔ اتنے میں ایک تارا آسمان سے ٹوٹ کر زمین کے اتنے قریب آیا کہ اُس کی روشنی گھر میں پھیل گئی۔ ابوطالب کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔ وہ گھبرا گئے اور کھانے سے ہاتھ کھینچ کر کھڑے ہوگئے۔ آپ سے پوچھا کہ یہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ وہ ستارا ہے جسے فرشتے آسمان کی حفاظت کے لئے شیطانوں پر پھینکتے ہیں۔ اللہ ربّ العزّۃ کی قدرت کی علامتوں میں سے یہ بھی ایک علامت ہے۔ ابوطالب حیرت سے خاموش بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ سورۃ آپ کے سامنے تلاوت کی۔

سُوْرَۃُ الطَّارِقِ مَکِّیَّۃٌ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — وَھِیَ سَبْعُ اٰیٰتٍ

۱- وَ- قسم ہے۔
۲- السَّمَآءِ- آسمان
۳- وَ- اور
۴- الطَّارِقِ (۱) رات کو آنے والا
۵- وَمَآ- اور کیا۔
۶- اَدْرٰىكَ- آپ نے جانا۔
۷- مَا- کیا (ہے)
۸- الطَّارِقُ (۲) رات کو آنیوالا
۹- النَّجْمُ- ستارہ۔
۱۰- الثَّاقِبُ (۳) چمکتا ہوا۔
۱۱- اِنْ- نہیں- اگر- یہ کہ۔
۱۲- كُلُّ- ہر ایک- کوئی۔
۱۳- نَفْسٍ- جان۔
۱۴- لَمَّا- مگر (نہ ہو)
۱۵- عَلَيْهَا (عَلٰى- هَا) اُس پر
۱۶- حَافِظٌ (۴) نگہبان۔
۱۷- فَلْيَنْظُرِ (فَ- لْ- يَنْظُرِ) پس چاہیئے دیکھے۔
۱۸- الْاِنْسَانُ- انسان۔
۱۹- مِمَّ- (مِنْ- مَّا) کس چیز سے
۲۰- خُلِقَ (۵) پیدا کیا گیا ہے
۲۱- خُلِقَ- پیدا ہوا ہے
۲۲- مِنْ مَّآءٍ- پانی سے
۲۳- دَافِقٍ (۶) اُچھلنے والا۔
۲۴- يَّخْرُجُ- نکلتا ہے
۲۵- مِنْ بَيْنِ- درمیان سے
۲۶- الصُّلْبِ- پیٹھ۔
۲۷- وَالتَّرَآئِبِ (۷) اور سینہ۔
۲۸- اِنَّهٗ (اِنَّ- هٗ) بے شک وہ اللہ
۲۹- عَلٰى- اوپر- پہ
۳۰- رَجْعِهٖ (رَجْع- هٖ) پھر لانا اُس کا
۳۱- لَقَادِرٌ (۸) (لَ- قَادِرٌ) البتہ قدرت رکھتا ہے۔
۳۲- يَوْمَ- اُس دن۔
۳۳- تُبْلَى- کھولے جائیں گے۔
۳۴- السَّرَآئِرُ (۹) بھید (جمع)
۳۵- فَمَا- (فَ- مَا) پس (نہ ہوگی)
۳۶- لَهٗ (لَ- هٗ) اُس کو
۳۷- مِنْ قُوَّةٍ- کچھ قوت۔
۳۸- وَّلَا- اور نہ (ہوگا)
۳۹- نَاصِرٍ (۱۰) مددگار
۴۰- وَالسَّمَآءِ- قسم ہے آسمان کی۔
۴۱- ذَاتِ الرَّجْعِ (ذَاتِ- الرَّجْعِ) (۱۱) بارش والی
۴۲- وَالْاَرْضِ- اور زمین

۴۳- ذَاتِ الصَّدْعِ (۱۲) پھٹ جانے والی	۴۹- بِالْهَزْلِ دب- الْهَزْلِ (۱۴) بیہودہ بات	۵۴- كَيْدًا (۱۶) قسم قسم کی تدبیریں
۴۴- اِنَّهٗ (اِنَّ- ہٗ) بے شک وہ قرآن	۵۰- اِنَّهُمْ (اِنَّ- هُمْ) بے شک وہ لوگ	۵۵ فَمَهِّلِ (فَ- مَهِّلِ) پھر مہلت دیجیے
۴۵- لَقَوْلٌ (لَ- قَوْلٌ) البتہ کلام (ہی)	۵۱ يَكِيْدُوْنَ- تدبیر کرتے ہیں	۵۶- الْكٰفِرِيْنَ- کافروں کو۔
۴۶- فَصْلٌ (۱۳) فیصلہ کرنے والا	۵۲- كَيْدًا (۱۵) تدبیر (طرح طرح کی)	۵۷- اَمْهِلْهُمْ (اَمْهِلْ هُمْ) ڈھیل دیجیے ان کو
۴۷- وَمَا- اور نہیں (ہے)	۵۳- وَاَكِيْدُ- اور میں تدبیر کرتا ہوں	۵۸- رُوَيْدًا (۱۷) تھوڑی سی۔
۴۸- هُوَ- وہ-		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اعمال کا محفوظ رہنا۔ قیامت کا وقوع اور قرآن کا حق ہونا۔

۱- اجرام فلکی کا بقا اللہ کی حفاظت پر ہے اور انسان کے ہر کام کی جانچ ہو رہی ہے

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ (۱) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ (۲) النَّجْمُ الثَّاقِبُ (۳) اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ (۴)

(۱) قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنیوالے کی (اس چیز کی جو رات کو نمودار ہو) (۲) اور آپ کو کچھ معلوم ہے وہ رات کو آنیوالی کیا چیز ہے (۳) وہ روشن ستارہ ہے (۴) کوئی جی (آدمی) نہیں جس پر کوئی نگراں (یا درکھنے والا) مقرر نہ ہو۔

۲- انسان کی پیدائش کی حقیقت

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ (۵) خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ (۶) يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ (۷)

(۵) اب انسان کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے (۶) وہ ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے (۷) جو پیٹھ اور سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے۔

۳- جس خدا نے انسان کو پہلی بار پیدا کیا وہی دوبارہ پیدا کر سکتا ہے

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ (۸)

(۸) بے شک وہ (خدا) پھیرنے (دوبارہ زندہ کرنے) پر قادر ہے۔

۴- قیامت کے دن سب راز کھل جائیں گے۔ پھر اس دن کوئی مددگار نہ ہوگا

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ (۹) فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ (۱۰)

(۹) جس دن بھید (دلی نیت و عقیدہ) کھل جائیں گے (۱۰) تب انسان کو نہ تو خود قوت ہوگی اور نہ (اس کا) حامی ہوگا۔

۵- قرآن سچی اور زبردست چیز ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ (۱۱) وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ (۱۲) اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (۱۳)

(۱۱) قسم ہے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے (۱۲) اور پھٹ جانے والی زمین کی (۱۳) بے شک وہ (قرآن) فیصلہ کرنے والا کلام ہے۔

وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾

(۱۴) اور وہ لغو چیز نہیں ہے۔

۶۔ قرآن کے منکروں کا اپنی غلط تدبیروں پر ناز

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾

(۱۵) بے شک یہ لوگ طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں (۱۶) اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں

۷۔ چند دن کی مہلت ہے پھر سب کیا دھرا سامنے آجائے گا

فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

(۱۷) تو آپ بھی (اے پیارے نبیؐ) کافروں کو یوں ہی تھوڑی دن رہنے دیجئے

نوٹ۔ ۱۔ آسمان اور بڑے بڑے روشن ستارے اللہ کی حفاظت کے محتاج ہیں تو آدمی تو بناوٹ کے اعتبار سے نہایت کمزور ہے بغیر حفاظت خداوندی کے مصیبتوں میں اور کشمکش میں کس طرح باقی رہ سکتا ہے۔ ہر متنفس پر ایسا چوکیدار مقرر ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کے ہر بھلے بُرے کام کا شمار رکھتا ہے۔ اس لئے ایسے کام میں جو تمام مہمات سے زیادہ اہم ہو دل توڑ کوشش کرنا ضروری ہے۔ اور شرعاً اور عقلاً سب سے زیادہ ضروری اپنی ابتداء یعنی صورت پیدائش اور انتہاء یعنی آخرت کا معلوم کرنا ہے

۲۔ انسان جب اپنی ابتدائی بناوٹ پر غور کرے گا تو اُس کو اپنی کمزوری کا پتہ چل جائے گا اور وہ اعتراف کرے گا جو انسان کو ایسی ذلیل چیز سے ایسا حسین اور تندرست انسان بنا سکتا ہے وہ اس پر بھی بدرجہ اولیٰ قادر ہے کہ مرنے کے بعد پھر اُٹھا کر کھڑا کر دے۔

۳۔ اس دنیا میں روح کے احکام مخفی رہتے ہیں۔ اور جسم کے احکام ظاہر ہو جاتے ہیں۔ گناہ چھُپ کر کیا جائے یا ظاہر ظہور اس کا کوئی اثر جسم پر ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح بُرے اخلاق جیسے کنجوسی۔ حسد۔ کینہ۔ اور دھن دولت کی محبت جو پردہ میں ہوتی ہے بدن سے کوئی بات ظاہر نہیں ہوتی۔ اور بالکل اسی طرح ایمان۔ اللہ کی محبت اور دوسرے پیارے پیارے اخلاق کا بھی جسم سے کچھ پتہ نہیں چلتا۔ لیکن انسان کو اس پر اترانا اور ناز نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کے راز کوئی نہیں جانتا ہے بلکہ قیامت کے دن وہ سب راز کھُل جائیں گے۔ پھر کچھ بنائے نہ بنے گی۔

۴۔ قرآن مجید کی ہر بات قول فیصل ہے جس سے حق و باطل جُدا اور ممتاز ہو جاتا ہے۔ جب قرآن شریف کے ہدایت افزا مضامین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جادو بیانی نے دلوں کو بے چین کر دیا اور کفر کی عمارتیں گرنے لگیں تو مخالفوں نے اعتراض کرنے شروع کئے اور قیامت کے آنے میں شبہ پیدا کرنے لگے تو اُس کے جواب میں ارشاد ہو رہا ہے کہ قرآن لغو چیز نہیں ہے بلکہ مقدس کلام ہے اور جو بات بھی بتاتا ہے وہ حق ہوتی ہے۔ اللہ میاں کلام مجید کے حق ہونے پر آسمان سے برسنے والی بارش کی اور زمین کے پھٹنے کی قسم کھاتے ہیں کہ جو پانی ابخرات بن کر اوپر رکھے ہوئے اور بارشوں کی شکل میں برستا ہے اور پھر اُس کو اسی صورت میں لے آتا ہے۔ زمین کو بار بار پھاڑ کر تمام نباتات پیدا کرتا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ انسان کے اجزائے پریشان کو جمع کر کے پھر پیدا کر دے گا اور جب یہ بات قرآن

جیسی زبردست کتاب میں موجود ہے تو پھر اس میں شک وشبہ کرنا عقل کی کمزوری ہے پھر فرماتے ہیں کہ آپ جلدی نہ کیجئے کچھ دنوں کی بات ہے۔ قیامت حق ہے پھر ہم اُن کو ایسا پکڑیں گے کہ کوئی پناہ میسّر نہ آسکے گی۔

۳۱ سُوْرَۃُ البُرُوج

جب نبوت کا آفتاب جلوہ گر ہوا اور صدیوں کا اندھیرا گھٹنا شروع ہوا تو مکّہ کے کافر مسلمانوں کو صرف اس وجہ سے کہ وہ اللہ کی وحدانیت کے قائل اور رسولِ خدا کی نبوت کے معترف تھے۔ طرح طرح کی ایذائیں اور تکلیفیں دیتے تھے مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر شکایتیں کرتے تھے آپ فرماتے "تم گھبراؤ نہیں وہ وقت آرہا ہے کہ اللہ تعالےٰ تم کو ان بدکاروں سے بدلہ لینے کی طاقت دے گا۔ تم اُن سے پورا پورا بدلہ لے سکو گے" کافروں نے یہ سن کر مذاق اُڑانا اور طعنے دینے شروع کئے کہ "یہ ذلیل و مُفلس کیا حقیقت رکھتے ہیں جو ہم سے بدلہ لے سکیں۔ اللہ تعالےٰ نے تو خود ہی ہم کو عزّت دی ہے اگر ہماری عزّت اور اُن کی ذِلّت منظور نہ ہوتی تو ہم کو اُن پر کیوں غالب کرتا" اس سورۃ میں اُن کی اس بکواس کا جواب دیا جارہا ہے کہ دنیا کی چند روزہ عزّت پر مغرور نہ ہو۔ مسلمانوں کی غربت کی حالت پر پھبتیاں نہ کسو۔ تمہاری عزّت و نخوت سب خاک میں ملا ہی چاہتی ہے جن کو تم ذلیل سمجھ رہے ہو یہی صاحبِ عزّت ہوں گے۔

سُوْرَۃُ البُرُوج مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ اِثْنَتَا وَعِشْرُوْنَ اٰیَۃً
۱۔ وَالسَّمَآءِ قسم ہے آسمان	۱۳۔ عَلَیْھَا (عَلٰی۔ ھَا) اُس پر (اُس کے آس پاس)	۲۳۔ اِلَّآ۔ مگر
۲۔ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ① برجوں والے (کی)	۱۴۔ قُعُوْدٌ ⑥ بیٹھے تھے۔	۲۴۔ اَنْ۔ یہ کہ
۳۔ وَالْیَوْمِ۔ اور دن	۱۵۔ وَّھُمْ۔ اور وہ	۲۵۔ یُّؤْمِنُوْا۔ وہ ایمان لائے۔
۴۔ الْمَوْعُوْدِ ② وعدہ کئے ہوئے (قیامت) کی	۱۶۔ عَلٰی مَا۔ اُس چیز پر (جو کچھ)	۲۶۔ بِاللّٰہِ (بِ۔ اللّٰہِ) ساتھ اللہ
۵۔ وَشَاھِدٍ اور حاضر ہونے والے کی	۱۷۔ یَفْعَلُوْنَ۔ وہ کرتے تھے۔	۲۷۔ الْعَزِیْزِ۔ عزّت والا۔ زبردست
۶۔ وَّمَشْھُوْدٍ ③ اور حاضر کئے ہوئے (عرفہ) کی	۱۸۔ بِالْمُؤْمِنِیْنَ (بِ۔ الْمُؤْمِنِیْنَ) مومنوں کے ساتھ	۲۸۔ الْحَمِیْدِ ⑧ لائق تعریف کے)
۷۔ قُتِلَ۔ مارے گئے۔ غارت ہوئے	۱۹۔ شُھُوْدٌ ⑦ حاضر تھے (دیکھ رہے تھے)	۲۹۔ الَّذِیْ۔ وہ (اللہ)
۸۔ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ④ خندق والے	۲۰۔ وَمَا۔ اور نہیں	۳۰۔ لَہٗ۔ اُس کی ہے۔
۹۔ النَّارِ۔ آگ	۲۱۔ نَقَمُوْا۔ عیب لگایا۔	۳۱۔ مُلْکُ۔ سلطنت
۱۰۔ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ⑤ ایندھن والی	۲۲۔ مِنْھُمْ (مِنْ۔ ھُمْ) اُن میں۔	۳۲۔ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ آسمانوں کی اور زمین کی
۱۱۔ اِذْ۔ جب		۳۳۔ وَاللّٰہُ۔ اور خدا۔
۱۲۔ ھُمْ۔ وہ لوگ۔		۳۴۔ عَلٰی۔ اوپر

۳۵- كُلِّ - ہر
۳۶- شَيۡءٍ - چیز
۳۷- شَهِيۡدٌ (۹) واقف (حاضر ہونیوالا ہے)
۳۸- اِنَّ الَّذِيۡنَ - بے شک جن لوگوں نے
۳۹- فَتَنُوۡا - فتنہ میں ڈالا
۴۰- الۡمُؤۡمِنِيۡنَ - ایمان والے مردوں کو
۴۱- وَالۡمُؤۡمِنٰتِ - اور ایمان دار عورتوں کو
۴۲- ثُمَّ - پھر
۴۳- لَمۡ - نہیں
۴۴- يَتُوۡبُوۡا - توبہ کی
۴۵- فَلَهُمۡ (فَ- لَهُمۡ) پس اُن کے لئے
۴۶- عَذَابُ جَهَنَّمَ دوزخ کا عذاب ہے
۴۷- وَلَهُمۡ - اُن کے لئے
۴۸- عَذَابُ - عذاب (ہے)
۴۹- الۡحَرِيۡقِ (۱۰) جلنے کا
۵۰- اِنَّ الَّذِيۡنَ - بے شک جو لوگ
۵۱- اٰمَنُوۡا - ایمان لائے
۵۲- وَعَمِلُوا - اور کام کئے
۵۳- الصّٰلِحٰتِ - اچھے نیک
۵۴- لَهُمۡ (لَ- هُمۡ) اُن کے لئے (ہے)
۵۵- جَنّٰتٌ - جنت

۵۶- تَجۡرِيۡ - بہتی ہیں
۵۷- مِنۡ تَحۡتِهَا (تَحۡتِ- هَا) اُن کے نیچے سے
۵۸- الۡاَنۡهٰرُ (۱۱) نہریں
۵۹- ذٰلِكَ - یہ (ہے)
۶۰- الۡفَوۡزُ - کامیابی - مُراد پانا
۶۱- الۡكَبِيۡرُ (۱۲) بڑی
۶۲- اِنَّ - بے شک
۶۳- بَطۡشَ - پکڑ - دارو گیر
۶۴- رَبِّكَ - آپ کے رب کی
۶۵- لَشَدِيۡدٌ (۱۳) (لَ- شَدِيۡدٌ) بہت سخت
۶۶- اِنَّهٗ - بے شک وہ
۶۷- هُوَ - وہی (ہے)
۶۸- يُبۡدِئُ - پہلی بار پیدا کرتا ہے
۶۹- وَيُعِيۡدُ - وہ دوبارہ پیدا کرے گا
۷۰- وَهُوَ - اور وہ
۷۱- الۡغَفُوۡرُ - بخشنے والا
۷۲- الۡوَدُوۡدُ (۱۴) محبت کرنے والا ہے
۷۳- ذُو الۡعَرۡشِ - عرش والا (مالک)
۷۴- الۡمَجِيۡدُ (۱۵) عظمت والا ہے
۷۵- فَعَّالٌ - کر گزرنے والا ہے
۷۶- لِمَا (لِ- مَا) جس کو

۷۷- يُرِيۡدُ (۱۶) وہ ارادہ کرے
۷۸- هَلۡ - کیا
۷۹- اَتٰىكَ (اَتٰى- كَ) آپ کے پاس آیا (پہونچا)
۸۰- حَدِيۡثُ - قصہ - بات
۸۱- الۡجُنُوۡدِ (۱۷) لشکر کا
۸۲- فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَ (۱۸) فرعون و ثمود کے
۸۳- بَلِ - بلکہ
۸۴- الَّذِيۡنَ - جنہوں نے
۸۵- كَفَرُوۡا - کفر کیا
۸۶- فِيۡ تَكۡذِيۡبٍ (۱۹) جھٹلانے میں
۸۷- وَاللّٰهُ - اور خدا
۸۸- مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ (مِنۡ- وَرَاءِ- هِمۡ) اُن کو اِدھر اُدھر سے
۸۹- مُّحِيۡطٌ (۲۰) گھیرے ہوئے ہے
۹۰- بَلۡ - بلکہ
۹۱- هُوَ - وہ
۹۲- قُرۡاٰنٌ - قرآن
۹۳- مَّجِيۡدٌ (۲۱) بزرگ - بڑی شان والا
۹۴- فِيۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ (۲۲) لوح محفوظ میں (ہے)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ — اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

مومنوں کو تسلی اور مخالفوں کو عذاب کی وعید

۱- مومنوں کی تسلی کے لئے قسم کھا کر کہا جا رہا ہے کہ مخالفوں کی عزت و نخوت سب خاک میں ملنے والی ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ (۱) وَالۡيَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ (۲) — (۱) قسم ہے برجوں والے آسمان کی (۲) اور وعدہ کئے ہوئے دن (یعنی قیامت) کی

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾

(۳) اور حاضر ہونیوالے (یعنی جمعہ کی دن کی) اور اس کی جسمیں حاضری ہوتی ہے (یعنی عرفہ کا دن)

۲۔ جوابِ قسم میں ارشاد ہوتا ہے کہ مومنوں پر ظلم کرنے اور جلانے والے غارت ہوگئے

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿۷﴾

(۴) مارے گئے (غارت ہوگئے) خندقوں والے (۵) ایندھن کی آگ والے (۶) جب کہ وہ ان پر (ان کے آس پاس) بیٹھے تھے (۷) جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے۔

۳۔ بے رحم کافروں کی نظر میں اللہ پر ایمان لانا زبردست جرم ہے

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۹﴾

(۸) اور اُن (کافروں) نے اُن (مسلمانوں) میں کوئی عیب نہیں پایا تھا بجز اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست حمد کے لائق ہے (۹) ایسا کہ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی۔ اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

۴۔ فتنہ پردازی کا بدلہ جہنم اور نیک عملوں کی جزا جنت ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾

(۱۰) بے شک وہ جنہوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو تکلیف دی۔ پھر توبہ نہ کی تو اُن کے لئے جہنم ہے اور اُن کے لئے جلنے کا عذاب ہے (۱۱) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کئے اُن کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ بڑی کامیابی ہے۔

۵۔ اللہ کی پکڑ دائمی عذاب میں مبتلا کر دیتی ہے

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾

(۱۲) بے شک آپ کے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

۶۔ خدا کی پاکیزہ صفتیں

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾

(۱۳) وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا (۱۴) اور وہ بڑا بخشنے والا بڑی محبت کرنے والا ہے (۱۵) عرش کا مالک بڑی شان والا ہے (۱۶) وہ جو چاہے کر ڈالتا ہے۔

۷۔ دنیا کی ممتاز اور معزز قومیں سرکشی اور ظلم کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں جیسے قوم فرعون اور ثمود۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾

(۱۷) کیا آپ تک (اُن) لشکروں کا قصہ پہونچا ہے (۱۸) (یعنی) فرعون کا اور ثمود کا (۱۹) بلکہ یہ کافر جھٹلانے لگے ہیں (۲۰) اللہ ان کو اِدھر اُدھر سے گھیرے ہوئے ہے۔

۸۔ قرآن کے احکام اٹل ہیں اور وہ دخل و تصرف سے محفوظ ہے

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ | (۲۱) بلکہ یہ قرآن شریف بڑی شان والا ہے (۲۲) جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے

نوٹ:۔ اہلِ ایمان کی تسلّی کے لئے اللہ میاں چار چیزوں کی قسم کھا کر اطمینان دِلا رہے ہیں کہ یہ لوگ جو کہ اہلِ ایمان پر ظلم ڈھا رہے ہیں ضرور جلد سے جلد تباہ و برباد ہوں گے۔ ان کی عزت و نخوت سب ملیا میٹ ہونے والی ہے

(ا) آفتاب کی گردش سے آسمان پر ایک دائرہ بنتا ہے اس کا نام دَائِرَةُ الْبُرُوْجِ ہے جو بارہ حصّوں میں تقسیم ہے۔ ہر حصّے کا نام بُرج ہے۔ آفتاب جب گردش کرتا ہوا ایک دائرہ سے دوسرے دائرہ کی طرف پہونچتا ہے تو مختلف کیفیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ کبھی بہار کا موسم ہے تو کبھی خزاں آجاتی ہے۔ کبھی جاڑہ خبر لینے لگتا ہے تو کبھی گرمی انسان کو گرما دیتی ہے۔ جب سورج جو سب میں بڑا ستارہ ہے ایک حالت پر نہیں رہ سکتا تو پھر کمزور مگر ظالم و مغرور انسان کا بھی ذلیل ہوجانا اور مٹ جانا لازمی بات ہے۔ گھبرانا نہیں چاہیئے۔

(ب) یوم موعود یعنی وعدہ کئے ہوئے دن سے قیامت کا دن مُراد ہے۔ جس میں تمام انبیاء علیہم السلام کی معرفت سزا و جزاء کا وعدہ کیا گیا ہے۔

(ج) شَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ۔ شاہد کے معنی لُغت میں سامنے آنے والے۔ گواہی دینے والے کے ہیں مگر یہاں شاہد سے مطلب جمعہ کا دن ہے جو شہر میں اور ہر مسجد میں جمعہ کے دن آتا ہے۔ ہفتہ کے تمام دنوں میں بزرگ جمعہ ہے۔ مَشْهُوْدٌ عرفہ کا دن ہے کہ دنیا کے ہر ایک حصّہ سے جوق جوق حاجی ہر سال وہاں آکر جمع ہوجاتے ہیں کہ انوار و برکات سے فیضان حاصل کریں۔

جمعہ کے دن کیسی چہل پہل ہوتی ہے۔ پھر سب لوگ منتشر ہوجاتے ہیں وہ رونق نہیں رہتی۔ ہر ہفتہ یہی منظر نظر کے سامنے آتا ہے۔ اسی طرح ہر سال لاکھوں حاجی ایک خاص میدان میں انوار و برکات کے حاصل کرنے کے لئے اکٹھے ہوجاتے ہیں پھر وہی میدان خالی کا خالی نظر آتا ہے۔ جب دنیا کا یہ نظام ہے کہ ہر چیز میں تغیر ہے تو پھر ظالم کب ایک حالت پر رہ سکتے ہیں۔ یہ بھی تباہ و برباد ہوکر رہیں گے۔

۲۔ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ میں اُن ظلموں کو بیان کیا جارہا ہے جو اللہ واحد پر ایمان لانے کی وجہ سے سرکش اور مردود انسانوں نے ایماندار وں پر ڈھائے ہیں۔ یہ ظالم خدا پرستوں کو جلانے کے لئے سو سو سو فٹ لمبی تیس۳۰ پینتیس۳۵ فٹ چوڑی اور گہری گہری خندقیں کھود کر اس میں خوب آگ دہکاتے اور پھر اللہ پاک کے اور مخلص بندوں کو اس میں جھونک دیتے اور خود خندقوں کے آس پاس بیٹھ کر تماشا دیکھا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود کے حکم سے آگ کی کھائی میں ڈالا گیا۔ زمانہ وُسطےٰ میں بہت سے عیسائی یورپ میں کھمبوں سے باندھ کر آگ میں جلائے گئے۔ یمن کے آخری بادشاہ ذونواس نے بحران میں کھائیاں کھدوا کر آگ جم

بھر دی تھیں۔ اُس میں ایمان داروں کو ڈالا۔ ابطاموس رومی نے شام میں ایسا ہی کیا اور فارس میں بخت نصر نے
۳۔ وہ ایمان دار جو اس طرح سے دُکھ دے دے کر جلائے گئے ان کا کوئی قصور کوئی جُرم نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ اللہ واحد کی پرستش کیا کرتے تھے۔ اللہ کی واحد ذات پر ایمان لائے تھے اس کی معرفت و توحید میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرتے تھے۔ اسی طرح قریش کے مشرک بھی مسلمانوں پر ظلم کرنے میں کچھ کمی نہیں کرتے ہیں۔ جس طرح خندق والے تباہ ہوئے یہ بھی برباد ہونگے۔ کیونکہ انہیں تو صرف اسی بات کی مخالفت و عداوت ہے کہ جھوٹے معبودوں کو چھوڑ کر ایک اللہ کی عبادت کیوں کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آج مسلمان اس حقیقت کو جان بوجھ کر بھولے جا رہے ہیں۔

۴۔ اصحاب الاخدود کی تباہی اُن کے مظالم کی بنا پر بتا کر ارشاد ہوتا ہے کہ وہ جنہوں نے ایماندار دل کو فتنہ میں ڈالا۔ مار پیٹ کی۔ دُکھ دیئے۔ ان کے گمراہی اور کھیل کود کے سامان جمع کئے۔ ناچ گانے میں لگایا۔ ان کی بھی بچت نہیں جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔ دنیا میں بھی جلا دینے کا عذاب ہے۔ یعنی اقبال جاتا رہتا ہے۔ دشمن غالب آجاتے ہیں۔ ملک و دولت پر دشمن غالب آجاتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ اللہ کی کامل رحمت دیکھو کہ اگر باوجود ان باتوں کے ان سے باز آجائیں توبہ کرلیں تو پھر سب معاف ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو جنتوں میں نہایت آرام سے رہیں گے۔

۵۔ اللہ کی پکڑ بڑی کڑی ہے۔ اللہ کی گرفت سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ جس آدمی کو اور جس قوم کو اللہ میاں پکڑتے ہیں تو پہلے اُس کی عقل مار دیتے ہیں۔ اقبال لے لیتے ہیں۔ شہوت پرست۔ ظلم پیشہ ہو جاتا ہے۔ کاہلی بدمزاجی غرور اور ہر قسم کی بداخلاقی گھر کر لیتی ہے۔ بس اب کیا تھا۔ تباہی آلیتی ہے۔ کوئی نہ کوئی زبردست انسان مسلط ہو جاتا ہے۔ آسمانی بلا بھیج کر غارت کر دیتے ہیں۔ گو کہ اللہ کو تو اپنی مخلوق سے بہت محبت ہے۔ بڑا رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور وہی مالک ہے۔ جو کچھ مصیبت آتی ہے وہ اسی کے کرتوتوں کے پھل آتی ہے

۶۔ فرعون (دوم) مصر کی زبردست سلطنت کا بڑا ظالم بادشاہ تھا۔ سلطنت کا انتظام نہایت اعلےٰ تھا۔ مادی ذریعے ترقی کے پورے پورے موجود تھے۔ اسی طرح ثمود کی قوم تھی۔ پہاڑ کاٹ کاٹ کر زبردست زبردست مکان بنائے تھے۔ عیش و آرام کے تمام سامان موجود تھے۔ ترقی کے تمام وسائل مہیا تھے۔ مگر جب حق کی مخالفت کی۔ خدا کے پیغمبروں کو جھٹلایا تو نام و نشان بھی نہ رہا۔

جو لوگ ان واقعات کو جانتے ہوئے بھی اللہ کے احکام سے سرتابی کرتے ہیں۔ قرآن کے حکموں کو جھٹلاتے ہیں تو وہ سمجھ لیں کہ بس اللہ ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ وہ یہ تماشا آئے دن اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے ہیں ان کی بھی یہی درگت ہونا ہے۔

۷۔ قرآن شریعت کے واقعات من گھڑت نہیں بلکہ اللہ کا قدیم کلام ہے جو ان قصوں کے پیش آنے سے پہلے ہی

سے لوحِ محفوظ میں محفوظ ہے۔ جو شیاطین جن اور انسان کے دخل و تصرف سے محفوظ ہے۔ نہ اس میں کوئی کمی کر سکتا ہے اور نہ کچھ بڑھا گھٹا سکتا ہے۔ قرآن لوحِ محفوظ میں ہے۔ جس قدر اور جس وقت اللہ کو منظور ہوا اپنی نبی برحق پر اُتارا۔

۳۲۔ سُورَۃُ الاِنشِقَاق

قیامت کے دن اللہ کے حکم سے آسمان جیسی بڑی چیز پھٹ کر نیست و نابود ہو جائے گی اس سے انسان کے خیالِ خام کی تردید کی جا رہی ہے اور یہ ایک زبردست دلیل اور سخت الزام ہے۔ جب آسمان جیسی چیز اللہ تعالٰی کے حکم کے سامنے چوں نہ کر سکے گی اور اپنے پروردگار کا حکم بجا لانے کے لئے تیار ہے حالانکہ اُس کو نہ تو ثواب کی امید ہے اور نہ عذاب کا خوف۔ پھر انسان تو اپنی بناوٹ کے اعتبار سے سب سے کمزور اور تمام مخلوق سے پست حالت میں ہے۔ پھر یہ کس قدر حیرت کی بات ہے کہ وہ اپنی پیدائشی اور تخلیقی کمزوریوں کو نظر انداز کر دیتا ہے اور حکمِ الٰہی بجا نہیں لاتا۔ جب اس کو اپنے کاموں کا اجر بھی ملے گا اور کوئی حکم بھی ایسا نہیں دیا گیا جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔ آسمان جیسی چیز تو محکوم اور انسان جیسی کمزور شئے نافرمان اور سرکش۔ یہ انسان کی انتہائی بے نصیبی اور محرومی کی دلیل ہے۔

سُورَةُ الاِنشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
۱۔ اِذَا۔ جب کہ	۱۵۔ لِرَبِّهَا۔ اپنے رب کا۔	۲۸۔ كِتٰبَهٗ (كِتٰبَ۔ هٗ) اُس کا اعمال نامہ
۲۔ السَّمَآءُ۔ آسمان	۱۶۔ وَحُقَّتْ ⑤ اور اس کو واجب ہے	۲۹۔ بِيَمِيْنِهٖ (بِ۔ يَمِيْنِ۔ هٖ) ⑦ اُس کے سیدھے ہاتھ میں
۳۔ انْشَقَّتْ ① پھٹ جائے۔	۱۷۔ يٰاَيُّهَا (يَا۔ اَيُّهَا) اے	۳۰۔ فَسَوْفَ (فَ۔ سَوْفَ) پس عنقریب
۴۔ وَاَذِنَتْ۔ اور کان لگا کر سنے (حکم)	۱۸۔ الْاِنْسَانُ۔ اے آدمی	۳۱۔ يُحَاسَبُ۔ حساب کیا جائے گا۔
۵۔ لِرَبِّهَا (لِ۔ رَبِّ۔ هَا) اپنے رب کا	۱۹۔ اِنَّكَ (اِنَّ۔ كَ) بے شک تو	۳۲۔ حِسَابًا۔ حساب۔
۶۔ وَحُقَّتْ ② اور وہ اسی لائق ہے	۲۰۔ كَادِحٌ۔ محنت کرنے والا ہے۔	۳۳۔ يَّسِيْرًا ⑧ آسان
۷۔ وَاِذَا۔ اور جب۔	۲۱۔ اِلٰى۔ طرف۔	۳۴۔ وَّيَنْقَلِبُ۔ اور وہ لوٹے گا
۸۔ الْاَرْضُ۔ زمین۔	۲۲۔ رَبِّكَ۔ اپنے رب کے	۳۵۔ اِلٰٓى۔ طرف۔
۹۔ مُدَّتْ ③ کھینچ کر بڑھائی جائے	۲۳۔ كَدْحًا۔ محنت کرنا۔	۳۶۔ اَهْلِهٖ (اَهْلِ۔ هٖ) اپنے اہل (کے)
۱۰۔ وَاَلْقَتْ۔ اور باہر اُگل دے	۲۴۔ فَمُلٰقِيْهِ ⑥ (فَ۔ مُلٰقِيْ۔ هِ) پس ملنے والا اُس سے	۳۷۔ مَسْرُوْرًا ⑨ خوش۔ خوش۔
۱۱۔ مَا۔ جو کچھ۔	۲۵۔ فَاَمَّا (فَ۔ اَمَّا) پھر بہر حال۔	۳۸۔ وَ اَمَّا۔ اور لیکن
۱۲۔ فِيْهَا (فِيْ۔ هَا) اُس میں ہے۔	۲۶۔ مَنْ۔ جو شخص	۳۹۔ مَنْ۔ وہ شخص کہ۔
۱۳۔ وَتَخَلَّتْ ④ اور خالی ہو جائے	۲۷۔ اُوْتِيَ۔ دیا گیا۔	۴۰۔ اُوْتِيَ۔ دیا گیا۔
۱۴۔ وَاَذِنَتْ۔ اور حکم سنے		

۴۱۔ کِتٰبَہٗ (کِتٰبَ۔ہٗ) اُس کا اعمال نامہ
۴۲۔ وَرَآءَ۔ پیچھے (سے) ⑩
۴۳۔ ظَھْرِہٖ (ظَھْرِ۔ہٖ) اُس کی پیٹھ (کے)
۴۴۔ فَسَوْفَ (فَ۔سَوْفَ) پس قریب ہے
۴۵۔ یَدْعُوْا۔ پکارے گا (وہ)
۴۶۔ ثُبُوْرًا ⑪ ہلاکی (کو)
۴۷۔ وَّیَصْلٰی۔ اور داخل ہوگا۔
۴۸۔ سَعِیْرًا ⑫ بھڑکتی ہوئی آگ (میں)
۴۹۔ اِنَّہٗ۔ بے شک وہ۔
۵۰۔ کَانَ۔ تھا۔
۵۱۔ فِیْٓ اَھْلِہٖ (فِیْ۔ اَھْلِ۔ہٖ) اپنے متعلقین میں۔
۵۲۔ مَسْرُوْرًا ⑬ خوش خوش۔
۵۳۔ اِنَّہٗ۔ بے شک اُس نے۔
۵۴۔ ظَنَّ۔ گمان کیا۔
۵۵۔ اَنْ۔ یہ کہ۔
۵۶۔ لَّنْ۔ ہرگز نہیں
۵۷۔ یَّحُوْرَ ⑭ لوٹے گا۔
۵۸۔ بَلٰٓی۔ کیوں نہیں۔ سرگز نہیں
۵۹۔ اِنَّ رَبَّہٗ۔ بے شک اُس کا رب
۶۰۔ کَانَ۔ تھا۔
۶۱۔ بِہٖ۔ اس کو
۶۲۔ بَصِیْرًا ⑮ دیکھنے والا۔
۶۳۔ فَلَآ (فَ۔لَآ) پس تو
۶۴۔ اُقْسِمُ۔ میں قسم کھاتا ہوں۔
۶۵۔ بِالشَّفَقِ (بِ۔الشَّفَقِ) ⑯ شام کی سرخی (کی)
۶۶۔ وَالَّیْلِ۔ اور رات (کی)
۶۷۔ وَمَا۔ اور جن کو۔
۶۸۔ وَسَقَ ⑰ سمیٹ لیا۔
۶۹۔ وَالْقَمَرِ۔ اور چاند کی۔
۷۰۔ اِذَا۔ جب کہ
۷۱۔ اتَّسَقَ ⑱ پورا ہوگیا۔
۷۲۔ لَتَرْکَبُنَّ۔ تم کو ضرور چڑھنا ہوگا۔
۷۳۔ طَبَقًا۔ ایک حالت (پر)
۷۴۔ عَنْ طَبَقٍ ⑲ ایک حالت سے
۷۵۔ فَمَا (فَ۔مَا) پس کیا ہوا۔
۷۶۔ لَھُمْ (لَ۔ھُمْ) ان کو
۷۷۔ لَا۔ نہیں۔
۷۸۔ یُؤْمِنُوْنَ ⑳ ایمان لاتے وہ
۷۹۔ وَاِذَا۔ اور جب کہ۔
۸۰۔ قُرِئَ۔ پڑھا جاتا ہے۔
۸۱۔ عَلَیْھِمُ۔ اُن پر۔
۸۲۔ الْقُرْاٰنُ۔ قرآن
۸۳۔ لَا۔ نہیں۔
۸۴۔ یَسْجُدُوْنَ ㉑ سجدہ کرتے وہ
۸۵۔ بَلِ۔ بلکہ۔
۸۶۔ الَّذِیْنَ۔ وہ لوگ جو کہ
۸۷۔ کَفَرُوْا۔ کافر ہوگئے۔
۸۸۔ یُکَذِّبُوْنَ ㉒ جھٹلاتے ہیں
۸۹۔ وَاللّٰہُ۔ اور اللہ۔
۹۰۔ اَعْلَمُ۔ خوب جاننے والا ہے۔
۹۱۔ بِمَا۔ جو کچھ۔
۹۲۔ یُوْعُوْنَ ㉓ وہ جمع کرتے ہیں
۹۳۔ فَبَشِّرْ (فَ۔بَشِّرْ) پس خبر دیجئے۔
۹۴۔ ھُمْ۔ اُن کو۔
۹۵۔ بِعَذَابٍ (بِ۔عَذَابٍ) عذاب کی
۹۶۔ اَلِیْمٍ ㉔ دردناک
۹۷۔ اِلَّا۔ مگر۔
۹۸۔ الَّذِیْنَ۔ جو لوگ کہ
۹۹۔ اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے۔
۱۰۰۔ وَعَمِلُوا۔ اور کام کئے۔
۱۰۱۔ الصّٰلِحٰتِ۔ اچھے اچھے۔
۱۰۲۔ لَھُمْ (لَ۔ھُمْ) اُن کے لئے۔
۱۰۳۔ اَجْرٌ۔ اجر۔ بدلا۔ ثواب
۱۰۴۔ غَیْرُ۔ نہیں۔
۱۰۵۔ مَمْنُوْنٍ ㉕ ختم ہونے والا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اللہ کے نام (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۔ اس عالم کا درہم و برہم ہونا اللہ کے علم میں مقرر ہو چکا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ① وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ ② (۱) جب آسمان پھٹ جائیگا (۲) اور اپنے رب کا حکم سُن لے گا اور وہ اسی لائق ہے۔

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾

(۳) اور جب زمین کھینچ کر پھیلائی جائے گی (۴) جو کچھ (چیزیں) اُس کے اندر ہیں باہر اُگل دیگی اور خالی ہو جائیگی (۵) اور اپنے رب کا حکم سن لیگی اور یہی سزاوار ہے

۲۔ دوسرے عالم کا قائم ہونا اور نیک و بد عمل کی جزاء و سزا

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿۸﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾

(۶) اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہونچنے تک کام میں کوشش کر رہا ہے پھر اُس سے جا ملے گا (۷) تو جس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا (۸) سو اس سے آسان حساب لیا جائیگا (۹) اور وہ اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش پھر آئیگا (۱۰) اور جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کی پیچھے سے دیا جائیگا (۱۱) سو وہ موت کو پکاریگا (۱۲) بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا (۱۳) یہ اپنے متعلقین میں خوش خوش رہا کرتا تھا۔

۳۔ اعمال کا حساب دینا وہمی بات نہیں بلکہ یقینی ہے

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰىٓ ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

(۱۴) اس نے گمان کر رکھا تھا اس کو (خدا کی طرف) لوٹنا نہیں ہے (۱۵) کیوں نہ ہوتا۔ اس کا رب اس کو خوب دیکھ رہا تھا۔

۴۔ قسم کے ساتھ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان بتدریج منزلیں طے کرتا ہے

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾

(۱۶) سو میں شفق (شام کی سُرخی) کی قسم کھاتا ہوں (۱۷) اور رات کی اور اُن چیزوں کی جن کو رات سمیٹ لیتی ہے (۱۸) اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے (۱۹) تم کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہونچنا ہے

۵۔ حقیقی ہادی صرف قرآن ہے مگر غلط کار انسان اس کے سامنے سر نہیں جھکاتا بلکہ جھٹلاتا ہے

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾

(۲۰) سو ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ایمان نہیں لاتے (۲۱) جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے (یعنی خدا کی طرف نہیں جھکتے) (۲۲) بلکہ کافر اسے جھٹلاتے ہیں۔

۶۔ اللہ زبانی اسلام کا دعویٰ کرنیوالوں کو اور دل میں دنیا کی محبت رکھنے والوں کو خوب جانتا ہے

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾

(۲۳) اور خدا خوب جانتا ہے جو کچھ یہ جمع کر رہے ہیں (۲۴) سو آپ انکو ایک دردناک عذاب کی خبر دیجئے

۷۔ ایمانداروں کو ابدی خوشی کا مژدہ

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

(۲۵) لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے

لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾	اُن کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ۔

نوٹ۔ ۱۔ انسان کا یہ خیال غلط ہے کہ دنیا اسی حالت پر رہے گی بلکہ اللہ کے علم میں اس کے ٹوٹ پھوٹ جانے کا ایک وقت معین ہے۔ قیامت آنی ہے۔ صور پھونکا جائے گا۔ آسمان پھٹ جائے گا۔ آسمان اور تمام اجرام نیست و نابود ہو جائیں گے زمین جو اس وقت گول ہے چپٹی ہو کر پھیل جائے گی کیا مجال کہ حکم الٰہی سے سرتابی کریں۔ قدرت کے کارخانہ کی تمام چھپی چھپائی چیزیں سامنے آجائیں گی۔ خزانے اور جواہرات اور مُردے اور ان کے علاوہ جو کچھ بھی اس کے اندر ودیعت رکھا ہے سب اوپر آپڑے گا۔

۲۔ انسان جو دنیا میں سرگرمی کے ساتھ عمل کرتا رہا۔ نیک آدمی نیکیاں اور بد آدمی بدیاں ان کو اپنی کوششوں کا پھل ضرور ملے گا۔ یہ ان کا کیا دھرا بے کار نہ جائے گا۔ ایک روز ضرور سامنے آکر رہے گا۔ جس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں آئے گا۔ اُس کا حساب نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ ہوگا۔ اس کے چھوٹے موٹے گناہ سب معاف فرمادیئے جائیں گے۔ خوش خوش اپنے بیوی بچوں کی جو اس کا پہلے سے جنت میں انتظار کر رہے ہوں گے جا ملے گا۔ لاانتہا سُرور کی کیفیت ہوگی کہ اپنے حقیقی گھر آپہونچا۔ مگر وہ جن کو آخرت کا بالکل کھٹکا نہ تھا۔ ڈٹ ڈٹ کے جو چاہتے تھے کرتے تھے ملزم کی طرح ہاتھ پیٹھ کی طرف کسے ہوں گے۔ اعمال نامہ پیچھے سے ہاتھ میں دیدیا جائے گا تو اب پریشان ہوگا کہ موت آجائے تو اس مصیبت سے چھٹکارا ہو لیکن وہاں موت کہاں؟ یہ اس کی سزا ہوگی کہ رات دن اپنے گھر میں شہوات میں شراب میں ناچ میں راگ رنگ میں مگن رہا کبھی آنکھ اُٹھا کر بھی اللہ کی عبادت کی طرف نہ دیکھا۔

۳۔ دنیائے ناپائدار کو ہمیشہ کے آرام و راحت کا گھر سمجھ کر یہ خیال باندھ لیا تھا کہ اعمال کا حساب ایک وہمی بات اور خیالی چیز ہے لیکن ان کا یہ گمان اس دن مزا بتائے گا۔ کیونکہ اللہ میاں بندوں کے تمام کے تمام حالات اور اعمال کو کہ وہ پیدا ہونے کے وقت سے لے کر مرنے تک کرتے ہیں دیکھ رہے ہیں پھر ان کو چھوڑنے کے کیا معنی؟

۴۔ اللہ میاں تین چیزوں یعنی (۱) شفق کی (۲) رات کی کہ تمام چیزیں اپنے ٹھکانوں پر آجاتی ہیں (۳) چودھویں رات کے پورے چاند کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ انسان ایک حال پر نہیں رہتا بلکہ اُس کی حالت بدلتی رہتی ہے۔ پیدا ہوتا ہے نشو و نما پاتا ہے۔ جوان ہوتا ہے۔ بوڑھا ہو کر مر جاتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے اس عالم سے کوچ کر کے عالم برزخ میں پہونچے گا۔ پھر یہاں سے دوسرے عالم میں۔ رفتہ رفتہ دوزخ یا جنت میں جا پہونچے گا۔ وہاں سے اب منتقلی اور تبدیلی نہ ہوگی۔

۵۔ انسان کو جب کہیں دوسری جگہ جانا ہے تو ذرا غور و فکر سے کام لینا چاہیئے کہ قرآن کیا بتا رہا ہے۔ بلکہ گستاخ قرآن مجید کی ہدایت افزا مضامین سُن کر اُس کے سامنے سر جھکانے کے بجائے اُلٹا اُس کو جھٹلاتے ہیں۔

۶۔ گو بعض انسان کوئی بات خلاف نہیں کہتے بلکہ زبان سے اسلام کے بڑے لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں مگر دل میں کچھ بھی نہیں ہے اس لیئے ان کو دردناک سزا کی اطلاع دیدیجئے۔ کیونکہ دنیا دار جزا انھیں ہے اسی لیئے یہاں

یہاں سزا نہ ملے گی مگر آنکھ بند ہوتے ہی پتہ چل جائے گا۔

۷۔ نیک عمل کرنیوالے مسلمانوں کو اللہ میاں چونکہ رحیم وکریم ہیں اپنے فضل وکرم سے ایسا بدلہ دیں گے جو دائمی ہوگا۔ کبھی ختم نہ ہوگا۔ اے خدائے دوجہاں ہمارا خاتمہ بالخیر فرما۔ آمین

۸۳۔ سُوْرَۃُ التَّطْفِیْف

یہ سورۃ مکی ہے مگر حسن وعکرمہ کہتے ہیں کہ یہ سب سے پہلی وحی ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں کے لوگ ناپ تول میں بڑی گڑبڑ کرتے تھے۔ جب اپنے آپ کوئی چیز لیتے تو بھرپور لیتے۔ جب دوسروں کو دیتے تو کم دیتے اُن کے حقوق میں کمی کرتے۔ نہ پورا تولتے اور نہ ناپتے۔ اس لئے اللہ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔ مگر سُبحان اللہ اس سورۃ کو پڑھ کر سُنانے کا اہل مدینہ پر ایسا اثر ہوا کہ مدینہ کے لوگوں میں سے یہ عادت ہمیشہ کے لئے جاتی رہی۔ ان سے زیادہ اس معاملہ میں کوئی احتیاط کرنے والا نہیں۔

سُوْرَۃُ التَّطْفِیْفِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وھی ست وثلثون اٰیۃ
۱۔ وَیْلٌ۔ بڑی خرابی ہے۔	۱۴۔ اُولٰٓئِکَ۔ وہ (لوگ)	۲۵۔ وَمَآ۔ اور کچھ۔
۲۔ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ① (لِ۔ الْمُطَفِّفِیْنَ) (ناپ تول میں) کمی کرنے والے کے واسطے	۱۵۔ اَنَّھُمْ (اَنَّ۔ ھُمْ) بے شک وہ لوگ	۲۶۔ اَدْرٰىکَ (اَدْرٰی۔ کَ) خبر ہے آپ کو
۳۔ الَّذِیْنَ۔ وہ لوگ جو کہ	۱۶۔ مَّبْعُوْثُوْنَ ④ اُٹھائے جائیں گے	۲۷۔ مَا سِجِّیْنٌ۔ مَا۔ سِجِّیْنٌ۔ کیا ہے سجین ⑧
۴۔ اِذَا اکْتَالُوْا۔ جب کہ ناپ تول کریں	۱۷۔ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ⑤ (لِ۔ یَوْمٍ۔ عَظِیْمٍ) ایک بڑے دن کے لئے۔	۲۸۔ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ⑨ ایک دفتر ہے لکھا ہوا
۵۔ عَلَی النَّاسِ۔ لوگوں سے	۱۸۔ یَّوْمَ۔ جس (دن)	۲۹۔ وَیْلٌ۔ یَّوْمَئِذٍ (بڑی خرابی ہے) اُس دن
۶۔ یَسْتَوْفُوْنَ ② پورا بھرلیں	۱۹۔ یَقُوْمُ النَّاسُ۔ آدمی کھڑے ہونگے	۳۰۔ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ⑩ لِ۔ الْمُکَذِّبِیْنَ جھٹلانے والوں کے لئے۔
۷۔ وَاِذَا۔ اور جب	۲۰۔ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ⑥ (لِ۔ رَبِّ۔ الْعٰلَمِیْنَ) ساری عالموں کے رب کے واسطے (سامنے)	۳۱۔ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ۔ وہ لوگ جھٹلاتے ہیں۔
۸۔ کَالُوْھُمْ۔ ناپ کردیں	۲۱۔ کَلَّآ۔ ہرگز نہیں۔	۳۲۔ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ⑪ (بِ۔ یَوْمِ۔ الدِّیْنِ) جزاء کے دن کو
۹۔ اَوْ۔ یا	۲۲۔ اِنَّ۔ بے شک۔	۳۳۔ وَمَا یُکَذِّبُ۔ اور نہیں جھٹلاتا ہے
۱۰۔ وَّزَنُوْھُمْ۔ ان کو تول کردیں	۲۳۔ کِتٰبَ الْفُجَّارِ (کِتٰبَ۔ الْفُجَّارِ) بدکاروں کا اعمال نامہ	۳۴۔ بِہٖ (بِ۔ ہٖ) اس کو
۱۱۔ یُخْسِرُوْنَ ③ گھٹا کردیں۔	۲۴۔ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ⑦ (لَ۔ فِیْ۔ سِجِّیْنٍ) البتہ سجین میں (ہے)	۳۵۔ اِلَّا۔ مگر
۱۲۔ اَلَا۔ کیا نہیں۔		
۱۳۔ یَظُنُّ۔ یقین کرتے۔ گمان کرتے۔		

۳۶۔ کُلُّ مُعْتَدٍ۔ ہر۔ حد سے نکلنے والا
۳۷۔ اَثِیْمٍ (۱۲) گنہ گار۔
۳۸۔ اِذَا تُتْلٰی۔ جبکہ۔ پڑھی جاتی ہیں
۳۹۔ عَلَیْہِ۔ اُس پر
۴۰۔ اٰیٰتُنَا (اٰیٰتُ۔ نَا) ہماری آیتیں
۴۱۔ قَالَ۔ کہا۔ کہتا ہے۔
۴۲۔ اَسَاطِیْرُ۔ پرانے افسانے بے سند باتیں
۴۳۔ الْاَوَّلِیْنَ (۱۳) پہلے لوگ۔
۴۴۔ کَلَّا بَلْ۔ ہرگز نہیں بلکہ
۴۵۔ رَانَ۔ زنگ بیٹھ گیا ہے۔
۴۶۔ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ (عَلٰی۔ قُلُوْبِ۔ ھِمْ) ان کے دلوں پر
۴۷۔ مَا۔ اس چیز کا کہ
۴۸۔ کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (۱۴) کماتے تھے۔
۴۹۔ کَلَّا اِنَّھُمْ۔ (کَلَّا۔ اِنَّ۔ ھُمْ) ہرگز نہیں یقیناً وہ
۵۰۔ عَنْ رَّبِّھِمْ (عَنْ۔ رَبِّ۔ ھِمْ) اپنے رب سے
۵۱۔ یَوْمَئِذٍ۔ اُس دن۔
۵۲۔ لَمَحْجُوْبُوْنَ (۱۵) (لَ مَحْجُوْبُوْنَ) البتہ پردے میں روکے جائیں گے
۵۳۔ ثُمَّ اِنَّھُمْ (ثُمَّ۔ اِنَّ۔ ھُمْ) پھر بے شک وہ
۵۴۔ لَصَالُوا (لَ۔ صَالُوا) البتہ داخل ہونے والے ہیں
۵۵۔ الْجَحِیْمِ (۱۶) دوزخ (میں)

۵۶۔ ثُمَّ۔ پھر۔
۵۷۔ یُقَالُ۔ کہا جائے گا۔
۵۸۔ ھٰذَا الَّذِیْ۔ یہی ہے وہ
۵۹۔ کُنْتُمْ۔ تم تھے۔
۶۰۔ بِہٖ۔ اس کو
۶۱۔ تُکَذِّبُوْنَ (۱۷) جھٹلایا کرتے۔
۶۲۔ کَلَّا اِنَّ۔ ہرگز نہیں بے شک
۶۳۔ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ (کِتٰبَ۔ الْاَبْرَارِ) نیکوں کا اعمال نامہ
۶۴۔ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ۔ (لَ۔ فِیْ۔ عِلِّیِّیْنَ) (۱۸) البتہ علّیین میں (ہے)
۶۵۔ وَمَا۔ اور کچھ
۶۶۔ اَدْرٰکَ (اَدْرٰی۔ کَ) آپ کو معلوم
۶۷۔ مَا عِلِّیُّوْنَ (۱۹) کیا ہی علّیین
۶۸۔ کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ (۲۰) (کِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ) دفتر ہے لکھا ہوا۔
۶۹۔ یَّشْھَدُہُ (یَشْھَدُ۔ ہُ) اسکو دیکھتے ہیں
۷۰۔ الْمُقَرَّبُوْنَ (۲۱) مقرب (فرشتے)
۷۱۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ۔ بے شک نیک لوگ
۷۲۔ لَفِیْ نَعِیْمٍ (۲۲) (لَ۔ فِیْ۔ نَعِیْمٍ) البتہ (ہوں گے) آرام و آسائش میں
۷۳۔ عَلَی الْاَرَآئِکِ (عَلَی۔ الْاَرَآئِکِ) مسہریوں پر
۷۴۔ یَنْظُرُوْنَ (۲۳) دیکھتے ہوں گے
۷۵۔ تَعْرِفُ۔ تو پہچانے گا۔

۷۶۔ فِیْ وُجُوْھِھِمْ (فِیْ۔ وُجُوْہِ۔ ھِمْ) ان کے چہروں میں۔
۷۷۔ نَضْرَۃَ۔ تازگی۔
۷۸۔ النَّعِیْمِ (۲۴) نعمت (کی جنتوں کی آسائش)
۷۹۔ یُسْقَوْنَ۔ پلائے جائیں گے
۸۰۔ مِنْ رَّحِیْقٍ۔ خالص شراب سے
۸۱۔ مَّخْتُوْمٍ (۲۵) سربمہر
۸۲۔ خِتٰمُہٗ۔ (خِتٰمُ۔ ہٗ) مہر لگانے کا مصالحہ (ہوگا)
۸۳۔ مِسْکٌ۔ مشک۔
۸۴۔ وَفِیْ ذٰلِکَ۔ (وَ۔ فِیْ۔ ذٰلِکَ) اور اس میں
۸۵۔ فَلْیَتَنَافَسِ (فَ۔ لْ۔ یَتَنَافَسِ) پس چاہیئے رغبت کریں
۸۶۔ الْمُتَنَافِسُوْنَ (۲۶) رغبت کرنیوالے
۸۷۔ وَمِزَاجُہٗ (وَ۔ مِزَاجُ۔ ہٗ) اور ملاوٹ۔ اس کی۔
۸۸۔ مِنْ تَسْنِیْمٍ (۲۷) تسنیم سے (ہے)
۸۹۔ عَیْنًا۔ ایک چشمہ (ہے)
۹۰۔ یَّشْرَبُ۔ پئیں گے۔
۹۱۔ بِھَا (بِ۔ ھَا) اُس سے
۹۲۔ الْمُقَرَّبُوْنَ (۲۸) مقرب بندے
۹۳۔ اِنَّ الَّذِیْنَ۔ بے شک
۹۴۔ اَجْرَمُوْا۔ جرم کیا جنہوں نے
۹۵۔ کَانُوْا۔ وہ تھے۔

۹۶- مِنَ الَّذِيْنَ (ان لوگوں سے) کہ
۹۷- اٰمَنُوْا - وہ ایمان لائے۔
۹۸- يَضْحَكُوْنَ (٢٩) ہنسا کرتے تھے۔
۹۹- وَاِذَا - اور جب کہ۔
۱۰۰- مَرُّوْا بِهِمْ (مَرُّوْا - بِ - هِمْ) گزرتے ہیں ان کے پاس سے
۱۰۱- يَتَغَامَزُوْنَ (٣٠) آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے
۱۰۲- وَاِذَا - اور جب کہ
۱۰۳- انْقَلَبُوْا - لوٹ کر جاتے ہیں
۱۰۴- اِلٰٓى اَهْلِهِمُ (اِلٰى - اَهْلِ - هِمْ) اپنے گھر والوں کی طرف
۱۰۵- انْقَلَبُوْا - لوٹتے ہیں۔
۱۰۶- فَكِهِيْنَ (٣١) دل لگی کرنے والے
۱۰۷- وَاِذَا - اور جب کہ
۱۰۸- رَاَوْهُمْ (رَاَوْ - هُمْ) ان کو دیکھتے ہیں
۱۰۹- قَالُوْٓا - وہ کہتے ہیں
۱۱۰- اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ - یقیناً یہ لوگ۔
۱۱۱- لَضَآلُّوْنَ (٣٢) (لَ - ضَآلُّوْنَ) بے شک بھٹک رہے ہیں۔
۱۱۲- وَمَآ - اور نہیں۔
۱۱۳- اُرْسِلُوْا - بھیجے گئے۔
۱۱۴- عَلَيْهِمْ - ان پر۔
۱۱۵- حٰفِظِيْنَ (٣٣) نگرانی کرنیوالے
۱۱۶- فَالْيَوْمَ (فَ - الْيَوْمَ) پس آج
۱۱۷- الَّذِيْنَ - وہ جو کہ
۱۱۸- اٰمَنُوْا - ایمان لائے۔
۱۱۹- مِنَ الْكُفَّارِ - کافروں سے
۱۲۰- يَضْحَكُوْنَ (٣٤) ہنسی کریں گے۔
۱۲۱- عَلَى الْاَرَآئِكِ - مسہریوں پر سے
۱۲۲- يَنْظُرُوْنَ (٣٥) دیکھتے ہوں گے
۱۲۳- هَلْ - کیا (واقعی)
۱۲۴- ثُوِّبَ - بدلہ دیئے گئے۔
۱۲۵- الْكُفَّارُ - کافروں نے
۱۲۶- مَا - اس کا جو کہ
۱۲۷- كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (٣٦) وہ کرتے تھے

. . . .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱- ناپ تول میں دھوکا دینے والوں کی دنیا اور آخرت دونوں میں خرابی ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ① الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ② وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ③

(۱) (بڑی) خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی (۲) جو لوگوں سے ناپ کر (خود) لیں تو پورا لیں (۳) اور جب ان (دوسروں) کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔

۲- انسان غلط خیال میں مبتلا ہے۔ اس کو ضرور اللہ میاں کے سامنے حاضر ہو کر جواب دینا ہوگا

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ④ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ⑤ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⑥

(۴) کیا ان لوگوں کو یقین نہیں کہ وہ زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے (۵) ایک بڑے (سخت) دن میں (۶) جس دن (تمام) آدمی رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے

۳- بدکار بے فکر نہ رہیں ان کے کل کاموں کا دفتر سجین میں موجود ہے

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ⑦ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ⑧ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ⑨

(۷) ہرگز نہیں۔ بدکار لوگوں کا اعمال نامہ سجین میں ہے (۸) اور کچھ معلوم ہے کہ سجین (میں رکھا ہوا نامۂ عمل) کیا چیز ہے (۹) وہ ایک دفتر ہے لکھا ہوا

۴- روز جزا میں منکروں کی بری گت بنے گی۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ⑩

(۱۰) اس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔

الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾

(۱۱) جو جزاء کے دن کو جھٹلاتے ہیں (۱۲) اور اس کو نہیں جھٹلاتا ہے مگر جو حد سے گزر جانے والا مجرم ہو۔

۵۔ جن کا دل مُردہ ہو جاتا ہے وہ اللہ کے کلام کو قصّہ کہانی سمجھتے ہیں

إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾

(۱۳) جب اُس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں۔ کہتا ہے یہ اگلے لوگوں کے بے سند افسانے ہیں (۱۴) ہرگز (ایسا) نہیں۔ بلکہ اُن کے دلوں پر اُن کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے۔

۶۔ منکر اللہ کے دیدار سے محروم ہوں گے تب پتہ چلے گا کہ جہنم اصلی چیز ہے

كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾

(۱۵) ہرگز (ایسا) نہیں یہ لوگ اُس روز اپنے رب سے آڑ میں رکھے جائیں گے (۱۶) پھر وہ دوزخ میں داخل ہوں گے (۱۷) پھر کہا جائے گا۔ یہی ہے وہ جس کو تم جھٹلاتے تھے۔

۷۔ نیکوں کی کارگزاری کا دفتر علّیّین میں ہوگا جس کو فرشتے بھی دیکھتے ہونگے

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ﴿٢٠﴾ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢١﴾

(۱۸) (ایسا) ہرگز نہیں بے شک نیک لوگوں کا اعمال نامہ علّیّین میں ہے (۱۹) اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ علّیّین (میں رکھا ہوا اعمال نامہ) کیا (چیز) ہے (۲۰) ایک دفتر ہے لکھا ہوا (۲۱) جس کو مقرّب فرشتے دیکھتے ہیں۔

۸۔ نیکوں پر اللہ کے انعام کی خوب خوب بارش رہے گی

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾

(۲۲) بے شک نیک لوگ بڑے آرام میں ہونگے (۲۳) مسہریوں پر (بیٹھے) دیکھتے ہوں گے (۲۴) (اے مخاطب) تو اُن کے چہروں میں آسائش (یعنی خوشی کی لہر دوڑتے ہوئے) پہچانے گا (۲۵) اُن کو پلائی جائیگی خالص سربمہر شراب (۲۶) جس پر مشک کی مہر ہوگی حرص کرنیوالوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہیئے (۲۷) اور اس میں تسنیم کے پانی کی ملاوٹ ہوگی (۲۸) وہ ایک چشمہ ہے جس سے (خدا کے) مقرب (بندے) پئیں گے

۹۔ قیامت وغیرہ کے مُنکر ایمان والوں کا آرام دیکھ کر پچھتائیں گے

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَى أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾

(۲۹) جو لوگ مجرم تھے وہ ایمان والوں کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے۔
(۳۰) اور جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو آپس میں آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے
(۳۱) اور جب اپنے گھروں کو لوٹ کر جاتے تھے تو دل لگیاں کرتے تھے
(۳۲) اور جب ان (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے یہ غلطی پر ہیں یقیناً۔

۱۰- بد دین مسلمانوں کے نگران کار نہیں

وَمَآ أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حٰفِظِينَ ﴿٣٣﴾

(۳۳) حالانکہ یہ کافر ان (مسلمانوں) پر نگرانی کرنیوالے بنا کر نہیں بھیجے گئے

۱۱- اہل ایمان کافروں کی بری گت دیکھ کر ہنس رہے ہونگے

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٣٥﴾

(۳۴) سو آج ایمان والے کافروں پر ہنستے ہونگے

(۳۵) مسہریوں سے بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے۔

۱۲- جیسا کرنا ویسا بھرنا

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

(۳۶) واقعی کافروں کو اُن کے کئے کا کیا خوب بدلہ ملا

نوٹ ۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہاں لوگ ناپ تول میں بڑی خیانت کرتے تھے۔ اپنا لینا ہوتا تو زیادہ ناپ تول لیتے اور دینا ہوتا تو کم دیتے۔ یہاں بتایا جا رہا ہے جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں اوروں کے حق مارتے ہیں اُن کے واسطے سخت خرابی اور دردناک عذاب ہے۔ اس حکم میں ہر قسم کی حقوق تلفی شامل ہے۔

۲- اہل عالم کی اصلاح کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ لوگ ایسے احمق اور بے شعور ہیں کہ دنیا کی چند روزہ عیش و آرام کے لئے خدا کے اور اس کی مخلوق کے حقوق تلف کرتے ہیں لیکن ایک دن ضرور ایسا آنا ہے کہ اس کی بدولت سخت دشواری ہو جائے گی۔ پھر بنائے کچھ نہ بنے گی۔ تمام اوّلین و آخرین کے سامنے ذلت و رسوائی اُٹھانی پڑے گی۔ تمام مخلوق اللہ کے سامنے کھڑی ہو گی۔ جب تک حکم نہ ملے گا۔ کھڑی ہی رہے گی۔ وہاں پر کچھ بنائے نہ بنے گی۔

۳- سِجِّين (سجن) قید خانہ اور تنگ و تاریک اور دکھ بھری جگہ جہاں درد و غم اور تکالیف کے سوا کچھ نہیں ہے بدکاروں اور منکروں کے تمام اعمال نامے ٹھیک ٹھاک کئے ہوئے اس دفتر میں موجود ہوں گے اس روز سب پتہ چل جائے گا کہ وہ کیسی زبردست غلطی میں مبتلا تھے۔

۴- انسان جب دنیا کے آرام میں پڑ کر حد سے بڑھ جاتا ہے تو پھر قیامت کا انکار کر جاتا ہے۔ قیامت کا انکار درحقیقت اللہ کے وجود سے انکار ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ مرے اور قصہ تمام ہوا۔ قیامت کا انکار وہی کرتا ہے جو پہلے درجے کا بدکار ہوتا ہے۔ فسق و فجور میں انتہائی درجہ پر پہونچ چکا ہوتا ہے اور اپنی حماقت سے کہتا ہے جزائے موہوم کے خوف سے اپنے مزے کون چھوڑے۔

۵- انسان میں دو قوتیں ہیں۔ ایک قوتِ **نظری** دوسری قوتِ **عملی**۔ پہلی قوت کا کمال یہ ہے کہ اس کو معرفتِ حق ہو۔ دوسری قوت کا یہ کمال ہے کہ انسان عمل کرنے کے لئے سیدھا اور حق راستہ تلاش کر کے اللہ کی معرفت حاصل کرلے۔ انہیں دونوں قوتوں کی اصلاح پر نجات کا دارومدار ہے۔ لیکن جب ان قوتوں کی اصلاح نہیں ہوتی تو حقیقت سے بے خبر

رہتا ہے۔ علم الٰہی کا وہ تعلق جو مخلوق سے ہے اور اس کی عام قدرت کو جو مخلوق کو محیط ہے نا ممکن خیال کرنے لگتا ہے۔ چونکہ اس میں انتہائی جہالت ہوتی ہے اس لئے اُس کی ظلمت کی وجہ سے اللہ کے کلام اور انسان کے کلام میں تمیز نہیں کر سکتا جب اُس کے سامنے اللہ کے کلام کے ہدایت افزا مضامین پڑھے جاتے ہیں تو اپنی بے عقلی اور جہل کی وجہ سے بگڑتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ پرانی من گھڑت تک بندیاں ہیں۔ یہ افسانے سب بنائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اس کا دل تو پہلے ہی سے مر چکا ہے۔ اُس میں حق بات کے سمجھنے کی استعداد بالکل نہیں رہتی۔

۶۔ دنیا میں کفر، فسق و فجور کی زنگ کی بدولت فہم حق اور کلام الٰہی کے سمجھنے سے محروم رہے اسی طرح آخرت میں پروردگار کے دیدار سے محروم رہیں گے۔ دنیا میں آیاتِ الٰہی کے انوار سے خود کو نورانی نہیں کیا۔ اس لئے قیامت کے دن اللہ کے نور کے دیکھنے سے محروم رہیں گے۔ مثلاً ایک شخص کی آنکھیں ہیں مگر وہاں گھُپ اندھیرا ہے تو کچھ بھی نظر نہ آئے گا اور اگر روشنی پاس ہو تو نظر آجائے گا۔ اسی طرح یہ شخص تو کفر اور انکار کے اندھیرے میں رہا پاس نور معرفت ہے نہیں تو وہ کیا اللہ میاں کو دیکھ سکے گا۔

ہر کہ امروز نہ بیند اثر قدرت دوست　　　　غالب آنست کہ فرداش نہ بیند دیدار

۷۔ عِلّیّین (عُلوی عالم) بالا کا ایک فرحت بخش مکان ہے جہاں ایمانداروں کی روحیں رہتی ہیں اور وہاں کا دفتر۔

۸۔ چونکہ ابرار کے دل میں اللہ کی محبت نے پورا پورا گھر کر لیا تھا۔ اللہ کی محبت کی شراب میں چور تھے اس لئے وہ انکو جنت میں طرح طرح کی نعمتیں اور آرام دیں گے۔

۹۔ دہریہ اور منکر کہتے ہیں کہ دنیا کے مزوں کو آرام و عیش کو خیالی ڈھکوسلوں پر چھوڑنا حماقت ہے اور یہ جب ان کا نیک لوگوں کی مجلس میں گزر ہو جاتا ہے تو آپس میں اشارہ کرتے ہیں کہ اِن مسلمانوں نے خود کو کس مصیبت میں ڈالا ہے۔ بے وقوف ہیں۔ موجودہ آرام کو چھوڑنا گمراہی کی بات ہے۔

۱۰۔ یہ جو مسلمانوں پر پھبتیاں کستے ہیں اور بہکا ہوا کہتے ہیں تو یہ ان کے نگراں تو نہیں ہیں خواہ مخواہ کے مصلح بن کے آگئے۔ اپنے نفس کی پہلے اصلاح کر لیں پھر دوسروں کی طرف متوجہ ہوں۔

۱۱۔ قیامت کے دن اہل ایمان پر جب اہل دنیا کی حقیقت سامنے آجائے گی تو وہ ان کی حالت کو دیکھ کر ہنسیں گے کہ وہ دنیا کی نخوت و غرور کدھر گیا۔

۱۲۔ کافر جیسا دنیا میں کرتے تھے اُن کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کیا گیا۔ دنیا میں جیسے کام کرتے تھے اُس کی پوری پوری سزا دی گئی۔ دنیا میں دین داروں پر ہنستے تھے۔ آج اُن پر ہنسا جا رہا ہے۔

۳۴۔ سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار

اس سورۃ میں ایسے چار انقلابوں کا ذکر ہے جن پر عالم کے بقاء و فناء کا مدار ہے عالم کا خراب اور ملیامیٹ ہونا

اِنھیں پر موقوف ہے (۱)۔ آسمان کا پھٹ جانا جس کی بناپر رشتہ جو کہ سماوی نفوس وعقول کا اجرام اور اجسام سے ہے ٹوٹ جائے گا اور اُن عقول اور نفوس کا جو انسانی نفوس سے تعلق ہے وہ ظاہر ہو جائے گا (۲) آسمان کے ستاروں کا بے نور ہو کر گر پڑنا۔ اس وقت وہ تعلق جو نورانی روحوں کا اُن ستاروں سے تھا اب انسان کے بدن کے ساتھ ہو جائیگا مگر وہ تعلق اس انداز کے متناسب ہوگا جو ہر ایک انسانی روح کو دنیا میں حاصل تھا (۳) دریا دھواں بن جائیں گے اور اُن کا پانی ابخرات بن کر کچھ تو زمین میں خشک اور جذب ہو جائے گا اور کچھ آگ ہو کر بھڑک اُٹھے گا۔ (۴) زمین پر زلزلے آئیں گے اور جنبش پر جنبش ہوگی۔ اِن انقلابوں کے بعد یہ عالم نیست ونابود ہو جائے گا اور آخرت کے عالم کی بنیا قائم ہو جائے گی۔

سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَارِ مَکِّیَّۃٌ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ — وَھِیَ تِسْعَ عَشْرَ اٰیَۃً

۱۔ اِذَا السَّمَآءُ۔ جب کہ آسمان
۲۔ انْفَطَرَتْ ① پھٹ جائے۔
۳۔ وَاِذَا الْکَوَاکِبُ۔ اور جب کہ ستارے
۴۔ انْتَثَرَتْ ② جھڑ جائیں۔
۵۔ وَاِذَا الْبِحَارُ۔ اور جب کہ دریا۔
۶۔ فُجِّرَتْ ③ بہائے جائیں۔
۷۔ وَاِذَا الْقُبُوْرُ۔ اور جب کہ قبریں
۸۔ بُعْثِرَتْ ④ اُکھاڑی جائیں
۹۔ عَلِمَتْ۔ جان لے گا۔
۱۰۔ نَفْسٌ۔ ہر نفس۔
۱۱۔ مَا۔ جو عمل
۱۲۔ قَدَّمَتْ۔ پہلے کیا بھیجا۔
۱۳۔ وَاَخَّرَتْ ⑤ اور پیچھے چھوڑا
۱۴۔ یٰاَیُّھَا۔ اے۔
۱۵۔ الْاِنْسَانُ۔ انسان
۱۶۔ مَا غَرَّکَ (مَا۔ غَرَّ۔ کَ) کس چیز نے بھول میں ڈالا تجھ کو۔
۱۷۔ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ ⑥ (بِ۔ رَبِّ۔ کَ) تیرے کرم کرنے والے رب کے ساتھ
۱۸۔ الَّذِیْ۔ جس نے
۱۹۔ خَلَقَکَ (خَلَقَ۔ کَ) تجھ کو پیدا کیا
۲۰۔ فَسَوّٰکَ (فَ۔ سَوّٰی۔ کَ) پھر تجھ کو درست کیا۔
۲۱۔ فَعَدَلَکَ ⑦ (فَ۔ عَدَلَ۔ کَ) پھر اعتدال پر بنایا تجھ کو
۲۲۔ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَۃٍ۔ جس صورت میں
۲۳۔ مَّا شَآءَ۔ کہ چاہا
۲۴۔ رَکَّبَکَ ⑧ (رَکَّبَ۔ کَ) تجھ کو ترتیب دیا
۲۵۔ کَلَّا بَلْ۔ ہرگز نہیں بلکہ
۲۶۔ تُکَذِّبُوْنَ۔ تم جھٹلاتے ہو۔
۲۷۔ بِالدِّیْنِ ⑨ (بِ۔ الدِّیْنِ) جزا کو
۲۸۔ وَاِنَّ۔ اور بے شک
۲۹۔ عَلَیْکُمْ (عَلٰی۔ کُمْ) تم پر۔
۳۰۔ لَحٰفِظِیْنَ ⑩ (لَ۔ حٰفِظِیْنَ) البتہ نگہبان (ہیں)
۳۱۔ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ ⑪ بزرگ لکھنے والے
۳۲۔ یَعْلَمُوْنَ۔ وہ جانتے ہیں۔
۳۳۔ مَا۔ جو
۳۴۔ تَفْعَلُوْنَ ⑫ تم کرتے ہو
۳۵۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ۔ بے شک نیک لوگ
۳۶۔ لَفِیْ نَعِیْمٍ ⑬ (لَ۔ فِیْ۔ نَعِیْمٍ) البتہ آرام میں ہوں گے
۳۷۔ وَاِنَّ۔ اور بے شک
۳۸۔ الْفُجَّارَ۔ بدکار آدمی۔
۳۹۔ لَفِیْ جَحِیْمٍ ⑭ (لَ۔ فِیْ۔ جَحِیْمٍ) البتہ دوزخ میں ہوں گے۔
۴۰۔ یَّصْلَوْنَھَا (یَصْلَوْنَ۔ ھَا) داخل ہوں گے اُس میں
۴۱۔ یَوْمَ الدِّیْنِ ⑮ جزا کے دن
۴۲۔ وَمَا ھُمْ۔ اور نہیں (ہوں گے) وہ
۴۳۔ عَنْھَا (عَنْ۔ ھَا) اُس سے
۴۴۔ بِغَآئِبِیْنَ ⑯ (بِ۔ غَآئِبِیْنَ) غائب ہونے والے

۴۵- وَمَآ - اور کچھ۔	۴۹- یَوْمَ - جس دن	۵۳- شَيْـًٔا کچھ (نفع دینے میں)
۴۶- اَدْرٰىكَ (اَدْرٰی - كَ) آپ کو خبر ہے	۵۰- لَا تَمْلِكُ - نہیں مالک ہوگا۔	۵۴- وَالْاَمْرُ - اور حکومت
۴۷- مَا - کیا ہے۔	۵۱- نَفْسٌ - کوئی شخص	۵۵- يَوْمَئِذٍ - اُس دن
۴۸- يَوْمُ الدِّيْنِ ⑰ جزا کا دن۔	۵۲- لِّنَفْسٍ - کسی شخص کا۔	۵۶- لِّلّٰهِ ⑱ لِ - اللّٰهِ، اللہ ہی کیلئے ہوگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں)، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بعثِ جزاء اور غفلت پر ملامت

۱- نظامِ کائنات درہم و برہم ہو جائے گا اور انسان کا کیا دھرا سامنے آجائیگا

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ① وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ② وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ③ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ④ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ⑤

(۱) جب آسمان پھٹ جائیگا (۲) اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے۔ (۳) اور جب دریا بہہ پڑیں گے (۴) اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی (۵) ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا۔

۲- انسان کی اکڑفوں بے کار ہے جب کہ اس کا ایک ایک عمل لکھا جا رہا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ⑥ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ⑦ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ⑧ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ⑨ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ⑩ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ⑪ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ⑫

(۶) اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے کرم کرنے والے رب کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے (۷) جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے (تیرے اعضاء کو) درست کیا پھر تجھے اعتدال پر بنایا (۸) جس صورت میں چاہا ترکیب دیا (۹) ہرگز نہیں بلکہ تم جزاء اور سزا کو جھٹلاتے ہو (۱۰) حالانکہ تم پر یاد رکھنے والے مقرر ہیں (۱۱) معزز لکھنے والے (۱۲) وہ جانتے ہیں جو کچھ (افعال) تم کرتے ہو۔

۳- نیکوں اور بدوں کو اُن کے اعمال کے اعتبار سے بدلہ ملے گا

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ⑬ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ⑭ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ⑮ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ⑯

(۱۳) بے شک نیک لوگ (بہشت میں) آسائش میں ہوں گے (۱۴) اور یقیناً بدکار لوگ بے شک دوزخ میں ہوں گے (۱۵) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے (۱۶) وہ اس سے باہر نہ ہوں گے

۴- روزِ جزا میں سب کچھ اللہ میاں کے ہی ہاتھ میں ہوگا

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ⑰ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ⑱ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ⑲

(۱۷) اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ جزا کا دن کیا ہے (۱۸) پھر آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ جزا کا دن کیا ہے (۱۹) وہ ایسا دن ہے جس میں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کیلئے کچھ بس نہ چلے گا اور حکومت اُس روز اللہ ہی کی ہوگی۔

نوٹ - ۱ - یہ اجرام فلکی جن کے متعلق خیال ہے کہ کبھی فنا نہ ہوں گے۔ نظام کائنات یوں ہی چلتا رہے گا اس کے متعلق ارشاد ہو رہا ہے اہل عالم کا خیال غلط ہے بلکہ دوسری صورت پر) ٹوٹ پھوٹ جائے گا۔ ستاروں کا تعلق ختم ہو جائے گا وہ جھڑ پڑیں گے۔ یہ اجرام فلکی برباد ہو جائیں گے تو یہ دنیا کا نظام کہاں باقی رہ سکے گا۔ دریا اپنی جگہ چھوڑ دیں گے جب ایسا بڑا زلزلہ آئے گا تو زمین شق ہو جائے گی۔ اور جو چیزیں زمین کے اندر دفن ہیں باہر آپڑیں گی۔ تب سب پیدا ہونے سے مرنے تک جو کچھ بھلا بُرا کیا ہو گا سامنے آجائے گا۔ عملِ نیک کا ٹھکانا جنت ہے اور بد کا دوزخ۔

۲۔ اللہ میاں نے انسان کو ایک عجیب غریب صورت میں پیدا کیا ہے۔ اعضاء کا تناسب عقل گویائی۔ ہر چیز ایک موزونیت کے ساتھ ہے جب اللہ میاں اس خوبصورتی کے ساتھ انسان کو بنانے پر قادر ہیں تو اس کا اقرار کئے بغیر چارہ کار نہیں کہ وہ ان کو پھر زندہ کر کے جزاء و سزا دینے پر بھی قادر ہیں مگر انسان بالکل مطمئن اور بے خوف ہو گیا ہے۔ حالانکہ اُس کا ایک ایک کام لکھا جا رہا ہے اور قیامت کے دن سب کیا دھرا سامنے آجائے گا۔ کیونکہ سب پر محافظ کراماً کاتبین مقرر ہیں۔

۳۔ قیامت کے روز نیک بندے آرام و آسائش میں ہوں گے اور بد جہنم کی تکلیف میں پھنسے ہوئے ہوں گے اس لئے دنیا کی زندگی پر مغرور نہ ہونا چاہیئے۔ اور ہر دم کو دم واپسیں خیال کر کے اللہ کی عبادت میں لگا رہنا چاہیئے کیونکہ کافروں کو نہ خدا کا دیدار ہو سکے گا۔ اور نہ جہنم سے نجات ہو گی۔

۴۔ قیامت کا دن کوئی معمولی دن نہ ہو گا بلکہ وہ ایسا سخت دن ہو گا کہ دنیا کی مصیبتیں اُس کے مقابلہ میں ہیچ ہوں گی۔ انسان کی عقل اس کے ادراک سے قاصر ہے۔ وہاں کوئی کسی کے کام نہ آسکے گا۔ اس روز اللہ ہی کو اختیار ہو گا۔ بجز اللہ کے اور کسی کی حکومت نہ ہو گی۔ اب تم عاقل ہونے کے مدعی ہو تو اُس دن کی آج ہی سے فکر کر لو اور غفلت چھوڑ دو۔

۳۵۔ سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر

جو شخص دُنیا ہی میں قیامت کے دن کی کیفیت انھیں آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہے وہ اس سورہ میں غور و تامل کرے اس کے مضامین کو سرسری طور سے نہیں بلکہ گہری نظر سے دیکھے۔

اس سورۃ میں قیامت کے ابتدائی حالات کو اللہ تعالیٰ نے نہایت تفصیل کے ساتھ بیان فرما کر اُن چیزوں کو بتلایا ہے جو قیامت واقع ہونے سے پہلے وقوع میں آئیں گی۔

وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ
۵۔ وَإِذَا الْجِبَالُ۔ اور جب پہاڑ ۶۔ سُيِّرَتْ ۝ چلائے گئے۔	۳۔ وَإِذَا النُّجُوْمُ۔ اور جب ستارے ۴۔ انْكَدَرَتْ ۝ ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑے	۱۔ إِذَا الشَّمْسُ۔ جب سورج ۲۔ كُوِّرَتْ ۝ لپیٹا جائے۔

۷۔ وَاِذَا۔ اور جب
۸۔ الْعِشَارُ۔ دس مہینے کی گابھن اونٹیاں
۹۔ عُطِّلَتْ ④ چھٹی پھریں
۱۰۔ وَاِذَا الْوُحُوْشُ۔ اور جب وحشی جانور
۱۱۔ حُشِرَتْ ⑤ اکٹھے کئے گئے۔
۱۲۔ وَاِذَا الْبِحَارُ۔ اور جب دریا۔
۱۳۔ سُجِّرَتْ ⑥ بھڑکائے گئے۔
۱۴۔ وَاِذَا النُّفُوْسُ۔ اور جب جانیں
۱۵۔ زُوِّجَتْ ⑦ جوڑا کئے جائیں
۱۶۔ وَاِذَا۔ اور جب۔
۱۷۔ الْمَوْءٗدَةُ۔ زندہ گاڑی ہوئی لڑکی
۱۸۔ سُئِلَتْ ⑧ پوچھی گئی۔
۱۹۔ بِاَیِّ۔ بسبب کون سے
۲۰۔ ذَنْبٍ۔ گناہ کے۔
۲۱۔ قُتِلَتْ ⑨ قتل کی گئی۔
۲۲۔ وَاِذَا الصُّحُفُ۔ اور جب اعمال نامے
۲۳۔ نُشِرَتْ ⑩ پھیلائے جائیں
۲۴۔ وَاِذَا السَّمَآءُ۔ اور جب آسمان
۲۵۔ کُشِطَتْ ⑪ اپنی جگہ سے اکھیڑا جائے
۲۶۔ وَاِذَا الْجَحِيْمُ۔ اور جب کہ دوزخ
۲۷۔ سُعِّرَتْ ⑫ دہکائی جائے۔
۲۸۔ وَاِذَا الْجَنَّةُ۔ اور جب جنت۔
۲۹۔ اُزْلِفَتْ ⑬ پاس لائی جائے۔
۳۰۔ عَلِمَتْ۔ جان لے۔
۳۱۔ نَفْسٌ۔ ہر شخص۔

۳۲۔ مَّآ۔ جو کچھ۔
۳۳۔ اَحْضَرَتْ ⑭ لے کر آیا۔
۳۴۔ فَلَآ (فَ۔لَا) پس البتہ۔
۳۵۔ اُقْسِمُ۔ میں قسم کھاتا ہوں۔
۳۶۔ بِالْخُنَّسِ ⑮ پیچھے ہٹنے والے کی
۳۷۔ الْجَوَارِ۔ چلنے والے۔
۳۸۔ الْکُنَّسِ ⑯ جا چھپنے والے
۳۹۔ وَالَّيْلِ۔ اور رات۔
۴۰۔ اِذَا عَسْعَسَ ⑰ جب جانے لگے۔
۴۱۔ وَالصُّبْحِ۔ اور صبح۔
۴۲۔ اِذَا تَنَفَّسَ ⑱ جب سانس لے
۴۳۔ اِنَّهٗ۔ بے شک یہ (قرآن)
۴۴۔ لَقَوْلُ (لَ۔ قَوْلُ) البتہ کلام ہے
۴۵۔ رَسُوْلٍ کَرِيْمٍ ⑲ معزز پیغامبر
۴۶۔ ذِيْ قُوَّةٍ (جو) قوت والا ہے
۴۷۔ عِنْدَ۔ نزدیک۔
۴۸۔ ذِي الْعَرْشِ۔ مالک عرش کے
۴۹۔ مَكِيْنٍ ⑳ جگہ پانیوالا ہے (ذی مرتبہ ہے)
۵۰۔ مُّطَاعٍ۔ جس کی اطاعت کی جائے
۵۱۔ ثَمَّ اَمِيْنٍ ㉑ اُس جگہ امانت دار
۵۲۔ وَمَا۔ اور نہیں ہے۔
۵۳۔ صَاحِبُكُمْ۔ تمہارا ساتھی۔
۵۴۔ بِمَجْنُوْنٍ ㉒ دیوانہ۔
۵۵۔ وَلَقَدْ (وَ۔ لَ۔ قَدْ) اور البتہ تحقیق
۵۶۔ رَاٰهُ (رَاٰ۔ هُ) اُس نے اس کو دیکھا

۵۷۔ بِالْاُفُقِ (بِ۔ الْاُفُقِ) آسمان کے کنارے پر۔
۵۸۔ الْمُبِيْنِ ㉓ کھلا۔
۵۹۔ وَمَا هُوَ۔ اور نہیں ہے وہ
۶۰۔ عَلَى الْغَيْبِ۔ چھپی ہوئی باتوں پر
۶۱۔ بِضَنِيْنٍ ㉔ بخیل۔
۶۲۔ وَمَا۔ اور نہیں ہے (قرآن)
۶۳۔ بِقَوْلِ (بِ۔ قَوْلِ) کہی ہوئی بات
۶۴۔ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ㉕ شیطان مردود کی
۶۵۔ فَاَيْنَ (فَ۔ اَيْنَ) پس کدھر
۶۶۔ تَذْهَبُوْنَ ㉖ تم چلے جا رہے ہو
۶۷۔ اِنْ هُوَ۔ یہ تو نہیں وہ
۶۸۔ اِلَّا ذِكْرٌ۔ مگر نصیحت عام
۶۹۔ لِّلْعٰلَمِيْنَ ㉗ (لِ۔ الْعٰلَمِيْنَ) دنیا جہان والوں کے لئے
۷۰۔ لِمَنْ (لِ۔ مَنْ) اُس شخص کے لئے
۷۱۔ شَآءَ۔ چاہے۔
۷۲۔ مِنْكُمْ (مِنْ۔ كُمْ) تم میں سے
۷۳۔ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ㉘ یہ کہ سیدھا راستہ چلے
۷۴۔ وَمَا۔ اور نہیں
۷۵۔ تَشَآءُوْنَ۔ چاہتے ہو تم
۷۶۔ اِلَّآ۔ مگر
۷۷۔ اَنْ يَّشَآءَ۔ یہ کہ چاہے۔
۷۸۔ اللّٰهُ۔ اللہ۔
۷۹۔ رَبُّ۔ پالنے والا۔
۸۰۔ الْعٰلَمِيْنَ ㉙ تمام عالموں کا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

(اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱- قیامت میں پہلے صور پر سورج تارے اور زمین کی تنظیم خراب ہوجائیگی

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾

(۱) جب سورج بے نور ہوجائے گا (۲) اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے (۳) اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے (۴) اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی (۵) اور جب وحشی جانور جمع ہوجائیں گے (۶) اور جب دریا بھڑکائے جائیں گے۔

۲- قیامت میں دوسرے صور پر انسان پھر زندہ ہونگے۔ اُن کو دختر کشی اور کُل باتوں کا تب پتہ چلیگا

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾

(۷) اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جائیں گے (۸) اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائیگا (۹) کہ کس گناہ پر مار ڈالی گئی تھی (۱۰) اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے (۱۱) اور جب آسمان کھل جائے گا۔ (۱۲) اور جب دوزخ دہکائی جائے گی (۱۳) اور جب جنت نزدیک کردی جائیگی (۱۴) تب ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا (اعمال) لیکر آیا ہے

۳- قرآن مجید اللہ بزرگ کا کلام ہے جس کو ایک بزرگ فرشتہ لے کر آیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجنون نہیں بلکہ صاحب حکمت و فراست ہیں

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾

(۱۵) پس میں قسم کھاتا ہوں اُن ستاروں کی جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں (۱۶) جو سیدھے چلتے رہتے ہیں یا چھپتے ہیں (۱۷) اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگی (۱۸) اور قسم ہے صبح کی جب وہ سانس لینے لگے (۱۹) بے شک یہ (قرآن) کلام ہے ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا (۲۰) جو قوت والا ہے مالک عرش کے نزدیک مرتبہ والا ہے (۲۱) وہاں اس کا کہنا مانا جاتا ہے امانت دار ہے (۲۲) اور تمہارے ساتھی (محمد صلی اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجنون نہیں ہیں (۲۳) اور بے شک انھوں نے اس (فرشتہ) کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا ہے (۲۴) وہ (پیغمبر) مخفی باتوں پر بخل کرنے والے نہیں (۲۵) اور یہ (قرآن) (کسی) شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے (۲۶) پھر تم (لوگ) کدھر چلے جارہے ہو۔

۴- کلام الٰہی پر غور کرنے والا انسان سیدھے راستے پر پڑجاتا ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ

(۲۷) یہ تو دنیا جہان والوں کے لئے بڑی نصیحت ہے (۲۸) ایسے شخص کیلئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے (۲۹) تم کچھ نہیں چاہ سکتے

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۹	مگر وہی جو خدائے ربُّ العلمین چاہے۔

نوٹ ۱۔ اس عالم کے مٹ جانے کی بارہ نشانیاں بتائی گئی ہیں۔ چھ تو پہلے صور کے بعد ہوں گی اور چھ دوسرے صور کے بعد۔ اس کے بعد دنیا کا نام و نشان باقی نہ رہے گا (۱) سورج جو نظام شمسی کا مرکز ہے بے نور ہو کر نیست و نابود ہو جائے گا (۲) تمام ستارے بے نور اور دھندلے ہو کر گر پڑیں گے۔ تو پھر کرہ زمین کہاں باقی رہ سکتا ہے (۳) پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑے پھریں گے۔ (۴) گابھن اونٹنیاں ماری ماری پھریں گی یعنی مال و دولت خود و بال جان ہو گا۔ کوئی نہ پوچھے گا یہ کیا ہے (۵) جنگلی جانور جنگل اور پہاڑ چھوڑ کر آبادی میں پناہ لینے کے لئے آجمع ہوں گے کہ مصیبت میں آپس کی عداوت اور نفرت نہیں رہا کرتی ہے (۶) دریا گرم کئے جائیں گے جن کا پانی انتہائی گرمی کی وجہ سے گیس بن کر بھڑک اٹھے گا۔ اور دنیا کو درہم و برہم کر دے گا۔

۲۔ جب پہلے صور کو معلوم زمانہ گزر جائے گا تو پھر اللہ میاں کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام دوسرا صور پھونکیں گے پھر دوسری دفعہ ہر ایک چیز نئے سرے سے زندہ ہو جائے گی۔ یہ وجود ہمیشہ باقی رہے گا (۱) روحیں ان کے جسموں سے پھر جوڑی جائیں گی۔ (۲) ظالموں سے ان کے ظلم کے متعلق باز پرس ہو گی۔ جو جاہل و مغرور اپنی لڑکیوں کو قتل کرتے تھے ان سے پوچھا جائے گا کہ معصوم کو کس وجہ سے قتل کیا گیا (۳) اعمال نامے کھولے جائیں گے حساب شروع ہو جائے گا۔ یہ اعمال نامے معمولی کاغذ پر معمولی رسم الخط میں نہ ہوں گے بلکہ اعمال کی صورتوں کا انکشاف اور انجلا ہو جائے گا (۴) آسمان کا پردہ اٹھ جائے گا۔ اور ملائکہ جو حشر کی عدالت کے کارندے ہوں گے وہ نازل ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور جہنم بھڑکایا جائے گا (۵) جنت جو اس وقت نظروں سے اوجھل ہے اس روز نظروں کے سامنے ہو گی (۶) ہر انسان کو پتہ چل جائے گا کہ وہ دنیا سے کیسے اعمال لے کر آیا ہے بھلے یا برے۔

۳۔ اللہ رب العزت ان پانچ ستاروں زحل، مشتری۔ مریخ۔ زہرہ۔ اور عطارد کی جو کہ ایک عجیب چال سے چلتے ہیں یعنی اول مغرب سے مشرق کی طرف جاتے ہیں پھر رک جاتے ہیں پھر الٹے چلنے لگتے ہیں قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی من گھڑت اور بناوٹ نہیں ہے بلکہ بغیر کسی کمی و بیشی کے اللہ کا بھیجا ہوا ہے۔ یہ کلام مجید جھوٹ اور افترا ہو ہی نہیں سکتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تو صرف قرآن مجید کی تبلیغ کر رہے ہیں جو اللہ پاک کے پاس سے حضرت جبریل علیہ السلام کی معرفت نازل ہوا ہے جن کے حافظہ میں کوئی کمی نہیں جو کچھ سنتے ہیں یاد رکھتے ہیں۔ صاحب عرش کے نزدیک ان کا بڑا مرتبہ ہے۔ تمام فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام کے ارشاد کو حکم الٰہی جان کر دل و جان سے تعمیل کرتے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام وحی کے پہونچانے میں نہایت امین ہیں اور آسمانوں میں حکم الٰہی کا پہونچانا انہیں کا کام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چالیس سال سے تمہارے ساتھ ہیں کبھی ان کو جھوٹ بولتے افترا باندھتے نہ سنا ہو گا۔ جو شخص کبھی جھوٹ نہ بولے اُس شخص کی بات کو معتبر خیال نہ کرنا عقل کے خلاف ہے۔ ہاں دیوانے کا ذکر نہیں

وہ جو چاہے بک دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجنون نہیں ہیں۔ بلکہ چالیس سال کی مدت میں ان کی عقل کا کمال اور دانائی کا پورا پورا تجربہ کر چکے ہو کہ دنیا کے تمام عاقلوں سے بالاتر ہیں پھر وہ کیسے مجنون ہو سکتے ہیں بلکہ تم خود ہی مجنون اور ناسمجھ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو اصلی صورت میں آسمان کے کنارے پر دیکھا ہے اب وہ جس لباس میں آتے ہیں وہ فوراً پہچان لیتے ہیں۔ یہ قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں۔ کیونکہ شیطان انسان کا دشمن ہے۔ اُس کا کام گمراہ کرنا اور توحید سے روکنا ہے اور قرآن مجید ہدایت و توحید اور عالم آخرت کا ثبوت دیتا ہے اس لئے تم اِدھر اُدھر نہ بھٹکو۔ قرآن کو ہدایتِ کامل سمجھو اور اس کی ہر بات پر عمل کرو تاکہ آخرت میں پُرلطف زندگی میسّر ہو۔

۴۔ یہ مقدس کلام تمام انسانوں اور جنوں کے لئے اور ملائکہ کے لئے سراسر نصیحت و حکمت ہے اور تقربِ الٰہی کا کامل وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ یہ ایسا پیارا قانون ہے کہ انسان کی زندگی کو پُرامن بنا کر دین و دنیا کے راستے کھول دیتا ہے۔

۳۶۔ سُوْرَۃُ عَبَسَ

قریش کے سردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ ان کو اسلام کی خوبیاں اور بُت پرستی کی بُرائیاں وضاحت کے ساتھ بتا رہے تھے کہ عبداللہ بن شریح جن کو ام مکتوم کہتے تھے آئے تو آپ کو ان کی آمد کچھ ٹھیک نہ معلوم ہوئی۔ یہ نابینا ہیں گڑبڑ مچائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آتے ہی عرض کرنے لگے مجھے فلاں سورت تعلیم فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ٹھہرو۔ مگر وہ بار بار وہی سوال کرتے گئے۔ اُن کی اس حرکت سے جو سردارِ قریش کی رنجیدگی کا باعث تھی آپ بھی چیں بجبیں ہوئے اور خفگی کے آثار چہرۂ مبارک سے ظاہر ہونے لگے آپ اُن کی طرف سے مُنہ پھیر کر کے سرداروں کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ جبریل علیہ السلام یہ تنبیہ آمیز سورۃ لے کر آئے کہ نبی کو کسی شخص کو کسی خاص انداز کے ساتھ مخصوص نہ کرنا چاہیئے بلکہ شریف و وضیع فقیر و غنی۔ سیّد و غلام، مرد و عورت بڑے اور چھوٹے سب کو برابر سمجھنا چاہیئے۔ خدائے بزرگ و برتر جسے چاہے گا۔ ہدایت نصیب کر دے گا۔

سُوْرَۃُ عَبَسَ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَھِیَ اثْنَتَانِ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً
۱۔ عَبَسَ۔ تیوری چڑھائی	۶۔ یُدْرِیْکَ (یُدْرِیْ۔ کَ) آپ کو خبر	۱۱۔ فَتَنْفَعَہُ (فَ۔ تَنْفَعُ۔ ہُ) پس فائدہ دیتا اُس کو
۲۔ وَتَوَلّٰٓی ① اور مُنہ موڑا۔	۷۔ لَعَلَّہٗ۔ (لَعَلَّ۔ ہُ) شاید وہ	۱۲۔ الذِّکْرٰی ④ نصیحت کرنا
۳۔ اَنْ جَآءَہُ (اَنْ۔ جَآءَ۔ ہُ) یہ کہ اُس کے پاس آیا۔	۸۔ یَزَّکّٰٓی ③ وہ سنورتا۔ نصیحت سُنتا	۱۳۔ اَمَّا مَنِ۔ بہر حال جو شخص
۴۔ الْاَعْمٰی ② اندھا۔	۹۔ اَوْ۔ یا	۱۴۔ اسْتَغْنٰی ⑤ بے پروائی کرتا ہے
۵۔ وَمَا۔ اور کیا۔	۱۰۔ یَذَّکَّرُ۔ نصیحت قبول کرتا۔	۱۵۔ فَاَنْتَ (فَ۔ اَنْتَ) پس آپ

۱۶- لَهٗ - اُس کے لئے۔
۱۷- تَصَدّٰی (۶) فکر میں پڑتے ہیں
۱۸- وَمَا عَلَیْكَ - اور آپ پر نہیں
۱۹- اَلَّا یَزَّكّٰی (۷) یہ کہ وہ درست ہو
۲۰- وَاَمَّا مَنْ - اور بہر حال جو شخص
۲۱- جَآءَكَ - آپ کے پاس آیا۔
۲۲- یَسْعٰی (۸) دوڑتا ہوا۔
۲۳- وَهُوَ - اور وہ۔
۲۴- یَخْشٰی (۹) ڈرتا ہے۔
۲۵- فَاَنْتَ - پس آپ۔
۲۶- عَنْهُ - اُس سے
۲۷- تَلَهّٰی (۱۰) بے اعتنائی کرتے ہیں۔
۲۸- كَلَّآ - ہرگز نہیں۔
۲۹- اِنَّهَا - اِنَّ - هَا) بے شک وہ (قرآن)
۳۰- تَذْكِرَةٌ (۱۱) نصیحت ہے
۳۱- فَمَنْ (فَ - مَنْ) پس جو کوئی
۳۲- شَآءَ - چاہے۔
۳۳- ذَكَرَهٗ (۱۲) اس کو قبول کرے
۳۴- فِیْ صُحُفٍ - ایسے صحیفوں میں
۳۵- مُّكَرَّمَةٍ (۱۳) جو بزرگ ہیں
۳۶- مَّرْفُوْعَةٍ - بلند مرتبہ۔
۳۷- مُّطَهَّرَةٍ (۱۴) مقدس ہیں۔
۳۸- بِاَیْدِیْ (بِ - اَیْدِیْ) ہاتھوں سے
۳۹- سَفَرَةٍ (۱۵) لکھنے والے
۴۰- كِرَامٍ - کہ وہ بزرگ ہیں

۴۱- بَرَرَةٍ (۱۶) نیک۔
۴۲- قُتِلَ الْاِنْسَانُ - مارا جائے آدمی
۴۳- مَآ - کیسا
۴۴- اَكْفَرَهٗ (۱۷) وہ ناشکرا ہے
۴۵- مِنْ اَیِّ شَیْءٍ - کس چیز سے
۴۶- خَلَقَهٗ (۱۸) (خَلَقَ - هٗ) اس کو پیدا کیا
۴۷- مِنْ نُّطْفَةٍ - نطفہ سے
۴۸- خَلَقَهٗ - اُس کو پیدا کیا۔
۴۹- فَقَدَّرَهٗ (۱۹) (فَ - قَدَّرَ - هٗ)
پھر اس کو اندازے سے بنایا۔
۵۰- ثُمَّ - پھر۔
۵۱- السَّبِیْلَ - راستہ۔
۵۲- یَسَّرَهٗ (۲۰) اس کو آسان کر دیا
۵۳- ثُمَّ اَمَاتَهٗ (ثُمَّ - اَمَاتَ - هٗ)
پھر اس کو مارا۔
۵۴- فَاَقْبَرَهٗ (۲۱) (فَ - اَقْبَرَ - هٗ)
پھر قبر میں لے گیا اس کو
۵۵- ثُمَّ اِذَا - پھر جب۔
۵۶- شَآءَ - چاہا۔
۵۷- اَنْشَرَهٗ (۲۲) اُس کو اُٹھایا۔
۵۸- كَلَّا - ہرگز نہیں۔
۵۹- لَمَّا یَقْضِ - نہیں پورا کیا
۶۰- مَآ - جو۔
۶۱- اَمَرَهٗ (۲۳) اس کو حکم کیا تھا۔
۶۲- فَلْیَنْظُرِ (فَ - لِ - یَنْظُرِ)
پس چاہیے کہ نظر کرے

۶۳- الْاِنْسَانُ - انسان
۶۴- اِلٰی طَعَامِهٖٓ (۲۴) (اِلٰی - طَعَامِ - هٖ)
اپنے کھانے کی طرف۔
۶۵- اَنَّا - کہ ہم نے۔
۶۶- صَبَبْنَا - ہم نے برسایا۔
۶۷- الْمَآءَ - پانی
۶۸- صَبًّا (۲۵) برسانا۔
۶۹- ثُمَّ شَقَقْنَا - (ثُمَّ - شَقَقْ - نَا)
پھر ہم نے پھاڑا۔
۷۰- الْاَرْضَ - زمین کو۔
۷۱- شَقًّا (۲۶) پھاڑنا۔
۷۲- فَاَنْۢبَتْنَا (فَ - اَنْۢبَتْ - نَا)
پھر ہم نے اُگایا۔
۷۳- فِیْهَا - اُس میں۔
۷۴- حَبًّا (۲۷) دانہ۔
۷۵- وَّعِنَبًا - اور انگور۔
۷۶- وَّقَضْبًا (۲۸) اور ترکاری
۷۷- وَّزَیْتُوْنًا - اور زیتون
۷۸- وَّنَخْلًا (۲۹) اور کھجور کو۔
۷۹- وَّحَدَآئِقَ - اور باغ
۸۰- غُلْبًا (۳۰) گنجان۔
۸۱- وَّفَاكِهَةً - اور میوے
۸۲- وَّاَبًّا (۳۱) اور چارے کو
۸۳- مَّتَاعًا - فائدہ دینے کو۔
۸۴- لَّكُمْ - تمہارے لئے۔

۸۵- وَلِاَنْعَامِکُمْ (۳۲) (وَ- لِ- اَنْعَامِ- کُمْ) تمہارے مویشی کے لئے۔
۸۶- فَاِذَا جَآءَتِ- پس جب کہ آئے۔
۸۷- الصَّآخَّۃُ (۳۳) کان بہرا کردینے والا شور
۸۸- یَوْمَ- جس (دن)
۸۹- یَفِرُّ- بھاگے گا۔
۹۰- اَلْمَرْءُ- آدمی۔
۹۱- مِنْ اَخِیْہِ (۳۴) (مِنْ- اَخِیْ- ہِ) اپنے بھائی سے
۹۲- وَاُمِّہٖ (وَ- اُمِّ- ہٖ) اور اپنی ماں سے
۹۳- وَاَبِیْہِ (۳۵) (وَ- اَبِیْ- ہِ) اور اپنے باپ سے
۹۴- وَصَاحِبَتِہٖ- اور اپنی بیوی کو
۹۵- وَبَنِیْہِ (۳۶) اور اپنی اولاد سے
۹۶- لِکُلِّ (لِ- کُلِّ) واسطے ہر
۹۷- امْرِئٍ- شخص کے
۹۸- مِنْہُمْ- ان میں سے
۹۹- یَوْمَئِذٍ- اُس روز
۱۰۰- شَاْنٌ- ایسا مشغلہ ہوگا۔
۱۰۱- یُّغْنِیْہِ (۳۷) جو اُس کو بے پروا کرتا ہے
۱۰۲- وُجُوْہٌ- بہت سے منہ۔
۱۰۳- یَوْمَئِذٍ- اس روز
۱۰۴- مُّسْفِرَۃٌ (۳۸) روشن ہونے والے
۱۰۵- ضَاحِکَۃٌ- ہنسنے والے
۱۰۶- مُّسْتَبْشِرَۃٌ (۳۹) خوش ہونے والے
۱۰۷- وَوُجُوْہٌ- اور بہت سے چہرے
۱۰۸- یَوْمَئِذٍ- اُس روز
۱۰۹- عَلَیْہَا- اُن پر
۱۱۰- غَبَرَۃٌ (۴۰) گرد (ظلمت) ہوگی۔
۱۱۱- تَرْہَقُہَا (تَرْہَقُ- ہَا) چھائی ہوئی
۱۱۲- قَتَرَۃٌ (۴۱) سیاہی دھوئیں کے مانند
۱۱۳- اُولٰٓئِکَ- یہی لوگ
۱۱۴- ہُمُ- وہ۔
۱۱۵- الْکَفَرَۃُ- کافر
۱۱۶- الْفَجَرَۃُ (۴۲) فاجر (بدکار)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱- اسلام کی تعلیم میں اندھا، سوانکھا، امیر اور غریب سب برابر ہیں

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی (۱) اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی (۲) وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰٓی (۳) اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَہُ الذِّکْرٰی (۴) اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی (۵) فَاَنْتَ لَہٗ تَصَدّٰی (۶) وَمَا عَلَیْکَ اَلَّا یَزَّکّٰی (۷) وَاَمَّا مَنْ جَآءَکَ یَسْعٰی (۸) وَہُوَ یَخْشٰی (۹) فَاَنْتَ عَنْہُ تَلَہّٰی (۱۰)

(۱) (رسول اللہ نے) تیوری چڑھائی اور منہ موڑ لیا (۲) اس بات سے کہ اُن کے پاس ایک اندھا آیا (۳) اور آپ کو کیا خبر شاید وہ سنور جاتا (۴) یا نصیحت مانتا اور اُس کو نصیحت کرنا فائدہ ہوجاتا (۵) لیکن جو بے پروائی کرتا ہے (۶) پس آپ اُس کی فکر کرتے ہیں (۷) حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے (۸) اور لیکن جو شخص دوڑتا ہوا آتا ہے (۹) اور وہ ڈرتا بھی ہے (۱۰) سو آپ اُس سے بے پروائی کرتے ہیں۔

۲- کلام الٰہی نصیحت اور عمل کے لئے بہترین قانون ہے، بلند مرتبہ ہے اور مقدس ہے

کَلَّآ اِنَّہَا تَذْکِرَۃٌ (۱۱) فَمَنْ شَآءَ ذَکَرَہٗ (۱۲) فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ (۱۳) مَّرْفُوْعَۃٍ مُّطَہَّرَۃٍ (۱۴) بِاَیْدِیْ سَفَرَۃٍ (۱۵) کِرَامٍ بَرَرَۃٍ (۱۶)

(۱۱) ہرگز ایسا نہ کیجئے یہ (قرآن) نصیحت ہے (۱۲) سو جس کا جی چاہے اس کو قبول کرے (۱۳) وہ (قرآن) ایسے صحیفوں میں ہے جو مکرم ہیں (۱۴) بڑے مرتبہ والے مقدس ہیں (۱۵) جو ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں (۱۶) کہ وہ بزرگ اور نیک ہیں۔

۳۔ انسان بڑا ہی ناشکرا ہے وہ اگر اپنی حقیقت، پیدائش اور موت پر غور کرے تو یہ بات پیدا نہ ہو

قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿١٨﴾ مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ﴿٢٢﴾

(۱۷) آدمی مارا جائے (اس پر خدا کی مار) وہ کیسا ناشکرا ہے (۱۸) کس چیز سے اس کو (اللہ نے) پیدا کیا (۱۹) ایک بوند (نطفہ) سے اس کو پیدا کیا پھر اندازہ سے بنایا (۲۰) پھر اس کو راستہ آسان کر دیا (۲۱) پھر اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں لے گیا (۲۲) پھر جب چاہیگا اس کو زندہ کریگا

۴۔ انسان اللہ کی عدول حکمی کرتا ہے حالانکہ اس نے اپنی نعمتوں سے مالا مال کر رکھا ہے جو اس کی کامل قدرت کی دلیل ہے

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾

(۲۳) ہرگز نہیں جو حکم دیا اس کو بجا نہ لایا (۲۴) سو انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے (۲۵) کہ ہم نے عجیب طور پر پانی برسایا (۲۶) پھر زمین کو عجیب طور پر پھاڑا (۲۷) پھر ہم نے اس میں غلہ اگایا (۲۸) اور انگور اور ترکاریاں (۲۹) اور زیتون اور کھجور (۳۰) اور گنجان باغ (۳۱) اور میوے اور چارے (۳۲) تمہارے اور تمہاری مویشیوں کے فائدہ کے لئے۔

۵۔ قیامت کی ہولناک کیفیت کہ کوئی کسی کو نہ پوچھے گا۔ کافروں کے منہوں پر ہوائیاں اڑتی ہوں گی۔ مومن مطمئن ہوں گے

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

(۳۳) پھر جب کانوں کا بہرا کر دینے والا شور (قیامت) برپا ہوگا (۳۴) جس دن آدمی بھاگےگا اپنے بھائی سے (۳۵) اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے (۳۶) اور اپنی بیوی اور اولاد سے (۳۷) ان میں سے ہر آدمی کو اس روز ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور کسی طرف متوجہ نہ ہونے دے گا (۳۸) بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے (۳۹) خنداں (اور) شاداں (ہوں گے) (۴۰) اور بہت سے چہروں پر اس روز غبار ہوگا (۴۱) ان پر سیاہی چھائی ہوگی (۴۲) یہ وہی لوگ ہیں کافر بدکار۔

نوٹ: اُم مکتوم جیسے نابینا میں چونکہ دلی ذوق وشوق ہے اس کو تعلیم قرآن مفید ہوگی۔ چونکہ کفار قریش میں اسلام کی کوئی رغبت نہیں ان کے لئے کوشش کرنا بے کار ہے۔ ایسے مریض کی طرف توجہ کرنا جو لاعلاج ہو بے کار ہے۔ اسی طرح یہ متکبر کافر بھی ہیں۔ اس لئے ایسے شخص کی طرف توجہ نہ ہونا چاہیئے جس کو فائدہ نہ ہوسکے۔ دین کی تعلیم اور تبلیغ میں اندھا اور آنکھوں والا۔ امیر اور غریب سب

برابر ہیں۔ جس میں ذوق شوق زیادہ ہو وہ زیادہ مستحق ہے۔ انبیاؑ اور مبلغ اس کے ذمہ دار نہیں۔ ان کی تبلیغ سے لوگ ایمان لائیں تب ہی سمجھا جائے کہ انھوں نے کام کیا۔ بلکہ قرآن اور تعلیم قرآن سارے دنیا کے لئے عام ہے۔ صرف احکام کا پہونچا دینا ان کا کام ہے۔

۲۔ قرآن سراسر موعظت اور نصیحت ہے۔ اس کے مضامین تمام عالم کے لئے عام طور سے مفید ہیں مگر بات یہ ہے کہ دل میں اللہ کا خیال اور ڈر ہو ورنہ یہ قرآن ایک بلند مقام پر یعنی آسمان پر بیت العزت میں ملائکہ کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ ایسے کاتبوں اور منشیوں (فرشتوں) کے ہاتھ میں ہے جو اللہ کے نزدیک صاحب مرتبہ ہیں۔ اور ان سے نیکی کے سوا کوئی اور چیز ظہور میں آہی نہیں سکتی۔ قرآن مجید کی قدر و عظمت کو دنیاداروں کی رغبت اور اہل دولت کی عزت سے معزز ہونے کی توقع رکھنا محض بے جا اور لغو ہے۔ وہ خود ایک زبردست مرتبہ کی چیز ہے۔

۳۔ انسان کس قدر ناشکر گزار ہے کہ وہ اپنی حقیقت پر بھی غور نہیں کرتا کہ کس حقیر اور ذلیل چیز سے پیدا کیا گیا ہے جب اللہ میاں اس طرح پیدا کرنے پر قادر ہیں تو پھر مرجانے کے بعد دوبارہ زندہ کر دینا کیا مشکل کام ہے۔ لیکن انسان اس پر غور نہیں کرتا اور نفسانی خواہشات میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔

۴۔ انسان اگر دنیا کی مختلف چیزوں پر، پھلوں پر، مویشی کے چارے پر، باغات پر غور و فکر کرے تو خود اس کو پتہ چل جائے کہ جس ذات نے یہ نعمتیں انسان کے لئے پیدا کیں وہ اس پر قادر ہے کہ اس کو قبر میں پہونچا دے اور پھر زندہ کر کے اس سے ہر کام کا حساب لے۔

۵۔ ان آیات میں قیامت کی ہولناک حالت بیان ہو رہی ہے کہ اس روز ایسی نفسا نفسی پڑی ہوگی کہ کوئی کسی کو نہ پوچھے گا۔ نہ بھائی بھائی کو۔ نہ ماں باپ اپنی اولاد کو۔ نہ اولاد ماں باپ کو۔ نہ بیوی خاوند کو اور نہ خاوند بیوی کو۔ آخرت بہت سخت ہوگی۔ ہم دنیا ہی میں دیکھتے ہیں کہ مصیبت کے وقت کوئی کسی کے کام نہیں آتا۔ ہر شخص اپنے کام میں الجھا ہوا ہے پھر وہاں کون کس کو پوچھے گا۔ ہاں جن کے اعمال اچھے ہوں گے وہ اطمینان سے اور خوش ہوں گے مگر جن کے اعمال اچھے نہیں اور کافر اور بدکار ہیں ان کے چہروں پر خوف سے سیاہی چھائی ہوگی۔

۷۳۔ سُوْرَةُ النّٰزِعٰت

بتایا جا رہا ہے کہ قیامت ایسی ہولناک چیز ہے کہ اس کی آمد پر اہل عالم کے دل انتہائی خوف سے کانپتے ہوں گے فرعون کی سرکشی کا انجام بتا کر متنبہ کیا جا رہا ہے کہ جس نے حیات فانی کو اختیار کیا اور جو کام کیا دنیا ہی کے واسطے کیا اس کا بدلہ جہنم ہے مگر جو شخص اللہ کے سامنے حاضر ہونے اور وہاں کی جواب دہی سے ڈرا اس کا بدلہ جنت ہے۔ کافر آج تو قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں مگر اس کی آمد پر تعجب سے اپنی تمام عمر کو ایک دن کے برابر شمار کریں گے۔ مصر کے بادشاہ فرعون مسوم نے سلطنت اور طاقت کے غرور میں خدائی کا دعویٰ کیا لوگوں سے اپنی پوجا کرائی۔ خود کو

خدا کہلوایا۔ بنی اسرائیل کے بچے بچے کو قتل کر ڈالا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی سرکوبی کے لئے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا۔ اس سے موسیٰ علیہ السلام سے سخت سخت مقابلہ ہوئے آخرکار فرعون مع اپنے لاؤ لشکر کے غرق کر دیا گیا۔

سُورَۃُ النّٰزِعٰتِ مَکِّیَّۃٌ — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — وَھِیَ سِتٌّ وَّاَرۡبَعُوۡنَ اٰیَۃً

۱۔ وَالنّٰزِعٰتِ۔ قسم ہے سختی سے جان نکالنے والے (فرشتوں) کی
۲۔ غَرۡقًا (۱) ڈوب کر (رگ رگ میں گھس کر)
۳۔ وَّالنّٰشِطٰتِ۔ اور نرمی سے جان نکالنے والے (فرشتوں) کی
۴۔ نَشۡطًا (۲) بند کھول کر
۵۔ وَّالسّٰبِحٰتِ۔ اور تیرتے ہوئے چلنے والے فرشتوں کی۔
۶۔ سَبۡحًا (۳) تیر کر۔
۷۔ فَالسّٰبِقٰتِ (فَ۔ السّٰبِقٰتِ) پھر آگے بڑھنے والے (فرشتوں) کی
۸۔ سَبۡقًا (۴) دوڑ کر
۹۔ فَالۡمُدَبِّرٰتِ۔ (فَ۔ الۡمُدَبِّرٰتِ) پھر تدبیر کرنے والے (فرشتوں) کی
۱۰۔ اَمۡرًا (۵) ہر امر کی۔
۱۱۔ یَوۡمَ۔ جس دن
۱۲۔ تَرۡجُفُ۔ ہلا ڈالے گی
۱۳۔ الرَّاجِفَۃُ (۶) ہلا دینے والی (مراد پہلا صور)
۱۴۔ تَتۡبَعُھَا۔ اس کے پیچھے آئے گی
۱۵۔ الرَّادِفَۃُ (۷) پیچھے آنے والی چیز (مراد دوسرا صور)
۱۶۔ قُلُوۡبٌ۔ بہت سے دل۔
۱۷۔ یَّوۡمَئِذٍ۔ اس دن۔
۱۸۔ وَّاجِفَۃٌ (۸) دھڑکنے والے (ہوں گے)
۱۹۔ اَبۡصَارُھَا۔ ان کی آنکھیں
۲۰۔ خَاشِعَۃٌ (۹) نیچے ہونے والی ہیں
۲۱۔ یَقُوۡلُوۡنَ۔ کہتے ہیں وہ لوگ
۲۲۔ ءَ۔ اِنَّا۔ کیا ہم
۲۳۔ لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ۔ بہ تحقیق لوٹیں گے
۲۴۔ فِی الۡحَافِرَۃِ (۱۰) پہلی حالت میں
۲۵۔ ءَ۔ اِذَا۔ کیا۔ جب
۲۶۔ کُنَّا۔ ہم ہوں گے
۲۷۔ عِظَامًا۔ ہڈیاں
۲۸۔ نَّخِرَۃً (۱۱) گلی ہوئی۔
۲۹۔ قَالُوۡا۔ کہا ان لوگوں نے
۳۰۔ تِلۡکَ۔ یہ
۳۱۔ اِذًا۔ اس وقت۔
۳۲۔ کَرَّۃٌ۔ واپسی
۳۳۔ خَاسِرَۃٌ (۱۲) بڑی خسارہ کی ہوگی
۳۴۔ فَاِنَّمَا ھِیَ۔ (فَ۔ اِنَّمَا۔ ھِیَ) پس اس کے سوا نہیں کہ وہ
۳۵۔ زَجۡرَۃٌ ...... جھڑکی سخت آواز
۳۶۔ وَّاحِدَۃٌ (۱۳) ایک ہی
۳۷۔ فَاِذَا ھُمۡ (فَ۔ اِذَا۔ ھُمۡ) پس وہ لوگ (فوراً)
۳۸۔ بِالسَّاھِرَۃِ (۱۴) میدان میں ہوں گے
۳۹۔ ھَلۡ اَتٰکَ (ھَلۡ۔ اَتٰی۔ کَ) کیا آپ کو پہونچا ہے۔
۴۰۔ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی (۱۵) موسیٰ کی بات (قصہ)
۴۱۔ اِذۡ نَادٰہُ (اِذۡ۔ نَادٰی۔ ہُ) جب اُن کو پکارا۔
۴۲۔ رَبُّہٗ۔ اُن کے پروردگار نے
۴۳۔ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ۔ ایک پاک میدان میں
۴۴۔ طُوًی (۱۶) جس کا نام طُوےٰ ہے
۴۵۔ اِذۡھَبۡ۔ تو جا۔
۴۶۔ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ۔ فرعون کے پاس
۴۷۔ اِنَّہٗ۔ بے شک اس نے
۴۸۔ طَغٰی (۱۷) بڑا سر اٹھایا ہے۔
۴۹۔ فَقُلۡ۔ پس (تو) اس سے کہو
۵۰۔ ھَلۡ لَّکَ۔ کیا تیرا جی چاہتا ہے
۵۱۔ اِلٰی۔ اَنۡ۔ طرف اس کے کہ
۵۲۔ تَزَکّٰی (۱۸) تو درست ہو جائے۔
۵۳۔ وَاَھۡدِیَکَ (وَ۔ اَھۡدِیَ۔ کَ) اور رہنمائی کروں تیری۔
۵۴۔ اِلٰی رَبِّکَ۔ تیرے رب کی طرف
۵۵۔ فَتَخۡشٰی (۱۹) (فَ۔ تَخۡشٰی) تو تو ڈرنے لگے۔
۵۶۔ فَاَرٰىہُ۔ پس اس کو دکھائی۔

۷۷۔ الْاٰیَۃَ ۔ نشانی ۔
۵۸۔ الْکُبْرٰی (۲۰) بڑی ۔
۵۹۔ فَکَذَّبَ (فَ کَذَّبَ) پس جھٹلایا ۔
۶۰۔ وَعَصٰی (۲۱) نافرمانی کی
۶۱۔ ثُمَّ اَدْبَرَ ۔ پھر پیٹھ پھیر کر چلا
۶۲۔ یَسْعٰی (۲۲) دوڑتے ہوئے کوشش کرتے ہوئے
۶۳۔ فَحَشَرَ ۔ پس جمع کیا ۔
۶۴۔ فَنَادٰی (۲۳) پھر زور سے پکارا
۔ بلند آواز سے تقریر کی ۔
۶۵۔ فَقَالَ ۔ پھر کہا ۔
۶۶۔ اَنَا ۔ میں ۔
۶۷۔ رَبُّکُمُ ۔ تمہارا رب (ہوں)
۶۸۔ الْاَعْلٰی (۲۴) سب سے بڑا
۶۹۔ فَاَخَذَہُ اللّٰہُ ۔ سو اللہ نے اس کو پکڑا
فَ ۔ اَخَذَ ۔ ہٗ ۔ اللّٰہُ ۔
۷۰۔ نَکَالَ ۔ عذاب میں
۷۱۔ الْاٰخِرَۃِ ۔ پچھلے کے (آخرت) کے
۷۲۔ وَالْاُوْلٰی (۲۵) پہلے کے (دنیا کے)
۷۳۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ۔ بے شک اُس میں
۷۴۔ لَعِبْرَۃً (لَ ۔ عِبْرَۃً) بڑی عبرت ہے
۷۵۔ لِمَنْ (لِ ۔ مَنْ) اس شخص کے لئے ۔
۷۶۔ یَّخْشٰی (۲۶) جو ڈرتا ہے ۔
۷۷۔ ءَاَنْتُمْ ۔ کیا تم
۷۸۔ اَشَدُّ ۔ سخت تر (ہو)
۷۹۔ خَلْقًا ۔ پیدائش میں
۸۰۔ اَمِ السَّمَآءُ ۔ یا آسمان

۸۱۔ بَنٰھَا (۲۷) بنایا اُس کو اس (اللہ) نے
۸۲۔ رَفَعَ ۔ بلند کیا ۔
۸۳۔ سَمْکَھَا (سَمْکَ ۔ ھَا) اُس کی چھت کو
۸۴۔ فَسَوّٰھَا (۲۸) پھر اُس کو ٹھیک بنایا
۸۵۔ وَاَغْطَشَ ۔ اور تاریک کی ۔
۸۶۔ لَیْلَھَا ۔ اُس کی رات
۸۷۔ وَاَخْرَجَ ۔ اور ظاہر کیا
۸۸۔ ضُحٰھَا (۲۹) اُس کے دن کو دن کی روشنی کو
۸۹۔ وَالْاَرْضَ ۔ اور زمین کو ۔
۹۰۔ بَعْدَ ذٰلِکَ ۔ اُس کے بعد
۹۱۔ دَحٰھَا (دَحٰی ۔ ھَا) بچھایا اس کو
۹۲۔ اَخْرَجَ ۔ نکالا
۹۳۔ مِنْھَا ۔ اُس سے ۔
۹۴۔ مَآءَھَا ۔ اُس کا پانی ۔
۹۵۔ وَمَرْعٰھَا (۳۱) اُس کا چارہ
۹۶۔ وَالْجِبَالَ ۔ اور پہاڑوں کو
۹۷۔ اَرْسٰھَا (۳۲) قائم کر دیا
۹۸۔ مَتَاعًا لَّکُمْ ۔ تمہاری فائدہ پہونچانے کو
۹۹۔ وَلِاَنْعَامِکُمْ (۳۳) اور تمہارے چوپاؤں کیلئے
۱۰۰۔ فَاِذَا جَآءَتِ ۔ پس جب آئے گا ۔
۱۰۱۔ الطَّآمَّۃُ ۔ ہنگامہ (قیامت)
۱۰۲۔ الْکُبْرٰی (۳۴) بہت بڑا ۔
۱۰۳۔ یَوْمَ ۔ جس دن ۔
۱۰۴۔ یَتَذَکَّرُ ۔ یاد کرے گا

۱۰۵۔ الْاِنْسَانُ ۔ انسان
۱۰۶۔ مَا سَعٰی (۳۵) اُس چیز کو کوشش کی
۱۰۷۔ وَبُرِّزَتِ ۔ اور ظاہر کی جائے گی
۱۰۸۔ الْجَحِیْمُ ۔ دوزخ
۱۰۹۔ لِمَنْ ۔ اُس کے لئے جو
۱۱۰۔ یَّرٰی (۳۶) دیکھے وہ ۔
۱۱۱۔ فَاَمَّا ۔ پس بہرحال
۱۱۲۔ مَنْ ۔ جس شخص نے ۔
۱۱۳۔ طَغٰی (۳۷) سرکشی کی ۔
۱۱۴۔ وَاٰثَرَ ۔ اور بہتر سمجھا ۔
۱۱۵۔ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا (۳۸) دنیا کی زندگی کو
۱۱۶۔ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ پس بے شک دوزخ
۱۱۷۔ ھِیَ الْمَاْوٰی (۳۹) وہی ٹھکانا ہے
۱۱۸۔ وَاَمَّا مَنْ ۔ اور بہرحال جو
۱۱۹۔ خَافَ ۔ ڈرا ۔
۱۲۰۔ مَقَامَ رَبِّہٖ ۔ اپنے رب کے (سامنے) کھڑے ہونے سے
۱۲۱۔ وَنَھَی ۔ اور روکا ۔
۱۲۲۔ النَّفْسَ ۔ نفس کو ۔
۱۲۳۔ عَنِ الْھَوٰی (۴۰) خواہش سے
۱۲۴۔ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ۔ پس بے شک جنت
۱۲۵۔ ھِیَ الْمَاْوٰی (۴۱) وہی ٹھکانا ہے
۱۲۶۔ یَسْئَلُوْنَکَ ۔ (یَسْئَلُوْنَ ۔ کَ)
آپ سے پوچھتے ہیں یہ لوگ ۔
۱۲۷۔ عَنِ السَّاعَۃِ ۔ اُس گھڑی (قیامت) کے متعلق
۱۲۸۔ اَیَّانَ ۔ کب ہے ۔

۱۳۵۔ مُرْسٰھَا (مُرْسٰی۔ ھَا) اُس کا واقع ہونا

۱۳۰۔ فِیْمَ۔ کس میں ہے۔

۱۳۱۔ اَنْتَ۔ آپ کا۔

۱۳۲۔ مِنْ ذِکْرٰھَا (مِنْ۔ ذِکْرٰی۔ ھَا) اُس کے بیان کرنے سے

۱۳۳۔ اِلٰی رَبِّکَ۔ آپ کے رب کی طرف

۱۳۴۔ مُنْتَھٰھَا (مُنْتَھٰی۔ ھَا) اُس کی انتہا

۱۳۵۔ اِنَّمَا۔ اس کے سوا نہیں

۱۳۶۔ اَنْتَ۔ کہ (آپ)

۱۳۷۔ مُنْذِرُ۔ ڈرانے والے ہیں

۱۳۸۔ مَنْ یَّخْشٰھَا (مَنْ یَّخْشٰے۔ ھَا) جو اُس سے ڈرتا ہو

۱۳۹۔ کَاَنَّھُمْ (کَ۔ اَنَّ۔ ھُمْ) گویا کہ وہ لوگ

۱۴۰۔ یَوْمَ۔ جس دن۔

۱۔ یَرَوْنَھَا۔ دیکھیں گے اُس کو

۱۴۱۔ لَمْ یَلْبَثُوْٓا۔ وہ نہیں ٹھہرے (ہیں)

۱۴۲۔ اِلَّا۔ مگر (صرف)

۱۴۳۔ عَشِیَّۃً۔ دن کے آخر حصّہ میں

۱۴۴۔ اَوْ۔ یا

۱۴۵۔ ضُحٰھَا (ضُحٰی۔ ھَا) دن کے اول حصّہ (میں)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۔ قیامت کا آنا لازمی ہے۔ قیامت کے منکر اپنے کئے کرتوتوں کی وجہ سے تھرّاتے ہوں گے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ① وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ② وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ③ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ④ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ⑤ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ ⑥ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ ⑦ قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ ⑧ اَبْصَارُھَا خَاشِعَۃٌ ⑨

(۱) قسم ہے ڈوب کر (جان کو) گھسیٹ لانے والوں (فرشتوں) (۲) اور بند کھول دینے والوں کی (۳) اور تیرتے ہوئے چلنے والوں کی (۴) پھر دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی (۵) پھر ہر کام کی تدبیر کرنے والوں کی (۶) جس دن ہلا ڈالنے والی چیز ہلا ڈالے گی۔ (۷) اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز (قیامت) آجائے گی (۸) بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہوں گے (۹) ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی۔

۲۔ مرنے کے بعد زندہ ہو کر منکر صور (بگل) کی ایک ہی آواز پر میدان حساب میں آکھڑے ہونگے

یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَۃِ ⑩ ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَۃً ⑪ قَالُوْا تِلْکَ اِذًا کَرَّۃٌ خَاسِرَۃٌ ⑫ فَاِنَّمَا ھِیَ زَجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ⑬ فَاِذَا ھُمْ بِالسَّاھِرَۃِ ⑭

(۱۰) (کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہوں گے (۱۱) کیا ہم جب کھوکھلی ہوئی ہڈیاں ہو چکے ہوں گے (۱۲) کہنے لگے تب تو یہ واپسی بڑی ٹوٹے کی (خسارہ کی بات) ہوگی (۱۳) بس وہ تو ایک جھڑکی (سخت آواز) ہوگی (۱۴) جس سے وہ سب فوراً ہی میدان میں آ موجود ہوں گے۔

۳۔ فرعون (سوم) کی سرکشی اور موسیٰ علیہ السّلام کا اس کی سرکوبی کے لئے بھیجا جانا

ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ مُوْسٰی ⑮ اِذْ نَادٰہُ رَبُّہٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ⑯ اِذْھَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّہٗ طَغٰی ⑰ فَقُلْ ھَلْ لَّکَ اِلٰٓی اَنْ تَزَکّٰی ⑱ وَاَھْدِیَکَ اِلٰی رَبِّکَ فَتَخْشٰی ⑲

(۱۵) کیا آپ کو موسیٰ کا قصہ پہونچا ہے (۱۶) جب کہ ان کو ان کے رب نے ایک پاک میدان طویٰ میں پکارا (۱۷) کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑا سر اٹھایا ہے (۱۸) سو اس سے کہو کیا تجھ کو خواہش ہے کہ تو سدھر جائے (۱۹) اور میں تجھ کو تیرے رب کا رستہ بتاؤں تو ڈرنے لگے۔

کرکے کہ ایک انگارہ لاکر آگ سلگا لیں گے اُس طرف بڑھے۔ یہ ماہِ ذی قعدہ کی اٹھارویں تاریخ اور جمعہ کی رات تھی۔ نزدیک پہونچ تو معلوم ہوا کہ آگ نہیں ہے بلکہ قدرتِ الٰہی کی تجلّی نے ایک عوسج کے درخت کو گھیر رکھا ہے۔ ہر شاخ اور پتّہ سے ملائکہ کی تسبیح و تہلیل کی آوازیں آرہی ہیں۔ ایک ایسا نور متجلی ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھیں دیکھ نہ سکیں۔ آواز آئی "قریب آؤ ہاتھ میں کیا ہے" عرض کیا "عصا" فرمایا "اس کو زمین پر ڈال دو۔ وہ سانپ بن گیا۔ موسیٰ علیہ السلام ڈر کر بھاگنے لگے۔ تو ارشاد ہوا ڈرو نہیں بلکہ اس کو اُٹھا لو۔ اُٹھایا تو وہ پھر عصا تھا۔ کہا "اپنا ہاتھ بغل میں دبا کر نکال لو" نکالا تو آفتاب کی طرح چمکنے لگا یہ دو معجزے عطا فرما کر حکم دیا کہ ہم نے تم کو رسول کیا۔ مصر کا بادشاہ سرکش ہوگیا ہے۔ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ ظالم ہے اس کی قوم بدکاری میں ڈوبی ہوئی ہے۔ وہاں جاکر اس سے کہو کہ کیا تو چاہتا ہے کہ تیری اصلاح ہو جائے اور بداخلاقیوں سے بری ہو جائیں۔ تزکیہ نفس ہو کر تجھے نیک راستہ معلوم ہوجائے پھر تو اللہ سے ڈرنے لگے اور دربارِ الٰہی تک پہونچ جائے موسیٰ علیہ السلام نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے۔ مگر اُس نے سب کو جھٹلا دیا۔ بلکہ مُنہ پھیر کر چلتا ہوا۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کے خدا کا مقابلہ کروں گا۔ پھر سب کو جمع کرکے ایک تقریر کی اور کہا میں تمہارا بڑا خدا ہوں۔ تم موسیٰ علیہ السلام کی ایک نہ سننا۔ بس میری اطاعت اور پوجا پاٹ کرتے رہو۔

فرعون مصر کا بادشاہ تھا۔ مصر تقریباً ۷۰۰ اقوام میں ایسی سلطنت کا صدر تھا جس کی حکومت اور دبدبہ تمام روئے زمین پر پھیلا ہوا تھا۔ یہ تجارت کا مرکز تھا۔ تمام تجارتی قافلے یہیں ہو کر گزرتے تھے۔ اس پر ایک خاندان نے فرعون کے لقب سے مدتوں حکومت کی۔ فرعونِ سوم کے زمانہ میں سلطنت انتہائی عروج پر پہونچ چکی تھی۔ چنانچہ اس بادشاہ نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کے واسطے تمام جادوگروں کو جمع کیا۔ لیکن وہ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر کامیاب نہ ہو سکے۔ بلکہ سب کے سب مشرف بایمان ہوگئے جن کو فرعون نے مار ڈالا۔ اہلِ مصر کے سامنے اپنی خدائی ثابت کرنے کی ہر طرح کوشش کرتا رہا۔ اس سے اور موسیٰ علیہ السلام سے خوب خوب مقابلے ہوئے آخر کار جب فرعون باز ہی نہ آیا تو اللہ نے اس کو ایسا پکڑا کہ اُس کی ساری خدائی خاک میں مل گئی اور دریا میں مع اپنے لشکر کے غرق ہوگیا۔

۴۔ جس اللہ نے آسمان جیسی چیز کو پیدا کردیا اس کے نزدیک جسم کے گل سڑ جانے کے بعد دوبارہ پیدا کردینا کہاں کی مشکل بات ہے۔ جو اللہ تمام چیزوں کی تخلیق پر قادر ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کرسکتا ہے۔

۵۔ انسان کو اپنے بھلے اور بُرے کاموں کا پتہ قیامت کے دن چلے گا۔ سرکش جہنم میں ہوں گے اور جو خدا سے ڈرتے اور نفس کو حرام خواہشوں سے روکتے ہیں اُن کے لئے جنت ہے۔

۶۔ لوگ سوال کرتے تھے کہ قیامت کے آنے کا مُعیّن وقت بتا دیا جائے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کا آنا تو لازمی ہے مگر اس کا مُعیّن وقت نہ آپ کو معلوم ہو سکتا ہے۔ نہ کسی اور مخلوق کو بلکہ اُس کا علم اللہ ہی کو ہے۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مبعوث ہوئے اور آپ نے قیامت کا حال بیان فرمایا تو کافر جو آخرت کے منکر تھے تعجب سے اُس کی تفتیش کرنے لگے اور اُس میں طرح طرح کے شک و شبہے نکالنے لگے۔ کوئی کہتا کہ سڑی گلی ہڈیاں کہاں زندہ ہوتی ہیں کوئی کہتا کہ وہ وعدہ ہوگا کب پورا۔ کوئی کہتا یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بس جو کچھ ہے یہیں دنیا کا مرنا جینا ہے۔ اس کے بعد نہ کوئی زندہ ہو اور نہ کچھ اور۔ اور اگر یہ سچ ہے تو پھر ایک بار ہمارے سامنے ہی قیامت کیوں نہیں آتی تاکہ دوسرے آدمی اُس کو دیکھیں اور اُن کو عبرت ہو بُرے کام چھوڑ کر اچھے کاموں میں چل پڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے فاسد خیال کو مٹانے اور جزا و سزا کا قیامت کے دن پر موقوف رکھنے کا حال اس سورۃ میں بیان فرمایا۔

سُوْرَۃُ النَّبَاِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَھِیَ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً
۱- عَمَّ (عَنْ - مَا) کس بات کو	۱۷- وَّخَلَقْنٰكُمْ (وَ- خَلَقْ نَا- كُمْ) اور ہم نے تم کو پیدا کیا۔	۳۳- سِرَاجًا- ایک چراغ
۲- یَتَسَآءَلُوْنَ ① آپس میں پوچھتے ہیں	۱۸- اَزْوَاجًا ⑧ جوڑے جوڑے	۳۴- وَّهَّاجًا ⑬ روشن۔
۳- عَنِ النَّبَاِ- واقعہ (خبر) سے	۱۹- وَّجَعَلْنَا- اور ہم نے کیا۔	۳۵- وَّاَنْزَلْنَا- ہم نے اُتارا (برسایا)
۴- الْعَظِیْمِ ② بڑے	۲۰- نَوْمَكُمْ (نَوْمَ- كُمْ) تمہاری نیند کو	۳۶- مِنَ الْمُعْصِرٰتِ- پانی بھرے بادلوں سے
۵- الَّذِیْ هُمْ- وہ لوگ جو	۲۱- سُبَاتًا ⑨ آرام	۳۷- مَآءً- پانی۔
۶- فِیْهِ- اُس میں	۲۲- وَّجَعَلْنَا- اور ہم نے کیا۔	۳۸- ثَجَّاجًا ⑭ موسلا دھار
۷- مُخْتَلِفُوْنَ ③ اختلاف کرنے والے ہیں	۲۳- الَّيْلَ- رات کو	۳۹- لِّنُخْرِجَ (لِ- نُخْرِجَ) تاکہ نکالیں
۸- كَلَّا- ہرگز ایسا نہیں	۲۴- لِبَاسًا ⑩ پردہ کی چیز۔	۴۰- بِهٖ- اُس سے
۹- سَيَعْلَمُوْنَ ④ (سَ- یَعْلَمُوْنَ) اُن کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔	۲۵- وَّجَعَلْنَا- اور ہم نے کیا	۴۱- حَبًّا وَّنَبَاتًا ⑮ غلہ اور سبزی۔
۱۰- ثُمَّ كَلَّا- پھر ہرگز نہیں۔	۲۶- النَّهَارَ- دن (کو)	۴۲- وَّجَنّٰتٍ- اور باغ۔
۱۱- سَيَعْلَمُوْنَ ⑤ ابھی معلوم ہوا جاتا ہے	۲۷- مَعَاشًا ⑪ روزی کمانے کا وقت	۴۳- اَلْفَافًا ⑯ آپس میں لپٹے ہوئے (گنجان)
۱۲- اَلَمْ نَجْعَلِ- کیا- نہیں کیا ہم نے	۲۸- وَّبَنَيْنَا- اور ہم نے ہی بنایا	۴۴- اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ- بے شک دن فیصلے کا
۱۳- الْاَرْضَ- زمین (کو)	۲۹- فَوْقَكُمْ (فَوْقَ- كُمْ) تمہارے اوپر	۴۵- كَانَ مِيْقَاتًا- ہے وقت معین
۱۴- مِهٰدًا ⑥ فرش- گہوارہ۔	۳۰- سَبْعًا- سات	۴۶- يَوْمَ- جس دن۔
۱۵- وَّالْجِبَالَ- اور پہاڑوں کو	۳۱- شِدَادًا ⑫ (شدید) مضبوط آسمان	
۱۶- اَوْتَادًا ⑦ میخیں۔	۳۲- وَّجَعَلْنَا- ہم نے بنایا۔	

۴۷- يُنفَخُ - پھونکا جائے گا -
۴۸- فِي الصُّورِ - صور (بگل) میں
۴۹- فَتَأْتُونَ (فَ - تَأْتُونَ)
پس تم لوگ آؤ گے
۵۰- أَفْوَاجًا (۱۸) گروہ گروہ -
۵۱- وَفُتِحَتِ - اور کھولا جائے گا -
۵۲- السَّمَاءُ - آسمان -
۵۳- فَكَانَتْ (فَ كَانَتْ) پس ہو جائیں گے
۵۴- أَبْوَابًا (۱۹) دروازے -
۵۵- وَسُيِّرَتِ - اور چلائے جائیں گے
۵۶- الْجِبَالُ - پہاڑ
۵۷- فَكَانَتْ - تو ہو جائیں گے
۵۸- سَرَابًا (۲۰) ریت
۵۹- إِنَّ جَهَنَّمَ - بے شک دوزخ
۶۰- كَانَتْ مِرْصَادًا (۲۱) ہے گھات
۶۱- لِّلطَّاغِينَ (لِ - الطَّاغِينَ)
سرکشوں کے لئے
۶۲- مَآبًا (۲۲) ٹھکانا
۶۳- لَّابِثِينَ فِيهَا - رہنے والے ہیں اس میں
۶۴- أَحْقَابًا (۲۳) مدتوں
۶۵- لَّا يَذُوقُونَ - نہ چکھیں گے
۶۶- فِيهَا - اس میں -
۶۷- بَرْدًا - ٹھنڈک
۶۸- وَلَا شَرَابًا (۲۴) اور نہ پانی
۶۹- إِلَّا - سوائے

۷۰- حَمِيمًا - گرم پانی
۷۱- وَغَسَّاقًا (۲۵) اور پیپ
۷۲- جَزَاءً - بدلہ ہے
۷۳- وِفَاقًا (۲۶) پورا پورا -
۷۴- إِنَّهُمْ كَانُوا - بے شک وہ تھے
۷۵- لَا يَرْجُونَ - نہیں توقع رکھتے ہیں
۷۶- حِسَابًا (۲۷) حساب (کی)
۷۷- وَكَذَّبُوا - اور جھٹلایا انھوں نے
۷۸- بِآيَاتِنَا كِذَّابًا (۲۸) ہماری
آیتیں جھٹلا کر
۷۹- وَكُلَّ شَيْءٍ - اور ہر چیز -
۸۰- أَحْصَيْنَاهُ (أَحْصَيْ - نَا - هُ)
ہم نے اس کو ضبط کر رکھا ہے
۸۱- كِتَابًا (۲۹) لکھ کر
۸۲- فَذُوقُوا - پس تم مزہ چکھو
۸۳- فَلَن - پس ہرگز نہیں -
۸۴- نَّزِيدَكُمْ - بڑھائیں گے ہم - تم پر
۸۵- إِلَّا عَذَابًا (۳۰) مگر عذاب کو
۸۶- إِنَّ - بے شک
۸۷- لِلْمُتَّقِينَ (لِ - الْمُتَّقِينَ)
ڈرنے والوں کے لئے -
۸۸- مَفَازًا (۳۱) مراد کا ملنا (کامیابی) ہے
۸۹- حَدَائِقَ - باغ (ہیں)
۹۰- وَأَعْنَابًا (۳۲) اور انگور (عنب)
۹۱- وَكَوَاعِبَ (کاعِبٌ) اور نوجوان عورتیں

۹۲- أَتْرَابًا (۳۳) ہم عمر - (تِرْبٌ)
۹۳- وَكَأْسًا - اور جام شراب
۹۴- دِهَاقًا (۳۴) لبالب بھری ہوئی
۹۵- لَّا يَسْمَعُونَ - نہ سنیں گے
۹۶- فِيهَا - اس میں
۹۷- لَغْوًا - بیہودہ باتیں
۹۸- وَلَا كِذَّابًا (۳۵) اور نہ جھوٹ
۹۹- جَزَاءً - بدلہ ہے
۱۰۰- مِّن رَّبِّكَ - آپ کے رب کی طرف سے
۱۰۱- عَطَاءً - انعام
۱۰۲- حِسَابًا (۳۶) کافی
۱۰۳- رَّبِّ السَّمَاوَاتِ - مالک (ہے)
آسمانوں (کا)
۱۰۴- وَالْأَرْضِ - اور زمین (کا)
۱۰۵- وَمَا - اور جو کچھ
۱۰۶- بَيْنَهُمَا - (بَيْنَ - هُمَا)
ان کے بیچ میں ہے
۱۰۷- الرَّحْمَٰنِ - بڑا مہربان ہے -
۱۰۸- لَا يَمْلِكُونَ - نہ اختیار ہوگا -
۱۰۹- مِنْهُ - اس کی طرف -
۱۱۰- خِطَابًا (۳۷) بات کرنے کا
۱۱۱- يَوْمَ يَقُومُ - جس دن کھڑی ہوں گی
۱۱۲- الرُّوحُ - ذی روح
۱۱۳- وَالْمَلَائِكَةُ - اور فرشتے
۱۱۴- صَفًّا - صف باندھ کر -

۱۱۵- لَا یَتَکَلَّمُوْنَ - نہ بول سکیں گے وہ	۱۲۵- شَآءَ - چاہے	۱۳۴- یَنْظُرُ - دیکھے گا (اعمال کو)
۱۱۶- اِلَّا مَنْ - سوائے اُس شخص کے	۱۲۶- اتَّخَذَ - بنا رکھے۔	۱۳۵- اَلْمَرْءُ - ہر آدمی
۱۱۷- اَذِنَ - اجازت دیدے	۱۲۷- اِلٰی رَبِّہٖ - اُس کے رب کی طرف	۱۳۶- مَا قَدَّمَتْ - جو پہلے بھیجا ہے
۱۱۸- لَہُ - جس کے واسطے۔	۱۲۸- مَاٰبًا ۞ ٹھکانا۔	۱۳۷- یَدَاہُ - اُس کے (دونوں) ہاتھوں نے
۱۱۹- الرَّحْمٰنُ - رحمٰن - خدا	۱۲۹- اِنَّآ - ہم نے	۱۳۸- وَیَقُوْلُ - اور کہے گا۔
۱۲۰- وَقَالَ - اور کہے گا۔	۱۳۰- اَنْذَرْنٰکُمْ (اَنْذَرْنَا - کُمْ) ہم نے تم کو ڈرایا	۱۳۹- الْکٰفِرُ - کافر (انکار کرنے والا)
۱۲۱- صَوَابًا ۞ ٹھیک بات		۱۴۰- یٰلَیْتَنِیْ - (یَا - لَیْتَ نِیْ) اے کاش میں
۱۲۲- ذٰلِکَ الْیَوْمُ - وہ دن	۱۳۱- عَذَابًا - عذاب	
۱۲۳- الْحَقُّ ۚ - یقینی ہے۔	۱۳۲- قَرِیْبًا ۚ نزدیک آنے والے	۱۴۱- کُنْتُ - ہو جاتا۔
۱۲۴- فَمَنْ - پس جو۔	۱۳۳- یَوْمَ - جس دن۔	۱۴۲- تُرٰبًا ۞ مٹی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

۱- قیامت کے متعلق آپس کی پوچھ گچھ بے کار ہے وہ ضرور آکر رہے گی۔

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۞ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۞ الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ مُخْتَلِفُوْنَ ۞ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۞ ثُمَّ کَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۞

(۱) یہ لوگ آپس میں کیا بات پوچھتے ہیں (۲) اُسی بڑے واقعہ (قیامت) کا حال (۳) جس میں یہ وہ (لوگ) اختلاف کرتے ہیں: (۴) ہرگز (ایسا) نہیں یہ ابھی جان لیں گے (۵) پھر ہرگز (ایسا) نہیں ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔

۲- خدا کی کامل قدرت نے کائنات عالم کا بے نظیر نظام قائم کیا ہے وہی فنا کرکے دوبارہ پیدا کردے گا

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِھٰدًا ۞ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۞ وَّخَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا ۞ وَّجَعَلْنَا نَوْمَکُمْ سُبَاتًا ۞ وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ۞ وَّجَعَلْنَا النَّھَارَ مَعَاشًا ۞ وَّبَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۞ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّھَّاجًا ۞ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۞ لِنُخْرِجَ بِہٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۞ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۞

(۶) کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا (۷) اور پہاڑ کو میخیں (۸) اور ہم نے تم کو جوڑا بنایا (۹) اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا سبب کیا (۱۰) اور ہم نے رات کو پردہ (کی چیز) بنایا (۱۱) اور ہم نے دن کو معاش کا وقت بنایا (۱۲) اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔ (۱۳) اور ہم نے ایک روشن چراغ (آفتاب) بنایا (۱۴) اور ہم نے ہی پانی بھرے بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا۔ (۱۵) تاکہ ہم اُس (پانی) سے اناج اور سبزی نکالیں (۱۶) اور گھنے باغ (پیدا کریں)

۳۔ وقت معین پر قیامت کی آمد کا صور (بگل) بجے گا اور زمین و آسمان سب درہم و برہم ہو جائیں گے

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿١٧﴾ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾

بے شک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے (۱۸) جس دن صور (بگل) پھونکا جائے گا پھر تم (لوگ) گروہ گروہ ہو کر آؤ گے۔ اور آسمان کھل جائے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے (۲۰) اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو جائیں گے

۴۔ اللہ سے بغاوت کرنے والے بدکاروں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اس کا خوفناک منظر

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾ فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾

(۲۱) بے شک دوزخ گھات کی جگہ ہے (۲۲) سرکشوں کا ٹھکانا ہے (۲۳) وہ بے انتہا زمانہ تک اس میں رہیں گے (۲۴) اس میں نہ وہ کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے (کی چیز) کا (۲۵) سوائے گرم پانی اور پیپ کے (۲۶) پورا پورا بدلہ (ملے گا) (۲۷) بے شک وہ حساب کا اندیشہ نہ رکھتے تھے (۲۸) اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے (۲۹) اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے (۳۰) پس مزہ چکھو۔ ہم تمہاری سزا بڑھاتے ہی چلے جائیں گے۔

ع ۱ ۳۹

۵۔ نیکوں کے لئے بہشت ہے۔ اور اس کا پُر لطف منظر

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾

(۳۱) بے شک خدا سے ڈرنے والوں کے لئے کامیابی ہے (۳۲) باغ ہیں اور انگور (۳۳) اور ایک ہی عمر کی نوجوان عورتیں (۳۴) اور لبا لب بھرے ہوئے جام شراب۔ (۳۵) اس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔

۶۔ یہ عطائے رحمٰن ہے۔ کسی کو گفتگو کا موقع نہ ہوگا۔

جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾

(۳۶) یہ بدلہ ہے جو کافی انعام ہوگا آپ کے رب کی طرف سے (۳۷) جو مالک ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان (چیزوں) کا جو دونوں کے درمیان ہیں رحمٰن ہے اس کی طرف سے کسی کو اختیار نہ ہوگا کہ عرض معروض کر سکے

۷۔ تمام فرشتے صف بستہ ہوں گے ہیبتِ خداوندی کے سبب کوئی بلا اجازت نہ بول سکے گا

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا

(۳۸) اس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔

لَا يَتَكَلَّمُونَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾

کوئی بول نہ سکے گا سوائے اُس کے جس کو رحمٰن اجازت دے اور وہ بات (بھی) ٹھیک کہے۔

۸ قیامت کی کیفیت سے متنبہ کیا جا رہا ہے کہ آج اعمال درست کر لو ورنہ سخت حسرت ہوگی

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَاۗءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾

(۳۹) یقینی دن ہے پس جس کا جی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا رکھے (۴۰) ہم نے تم کو ایک جلدی آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے۔ اُس دن ہر شخص اُن اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے اپنے ہاتھوں کئے ہوں گے اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا۔

نوٹ۔ ۱۔ ابتدائے عالم سے لے کر اس وقت تک تمام نبی بتلاتے چلے آئے ہیں کہ قیامت ضرور آئے گی ہر شخص اپنے اعمال کی سزا یا جزا پائے گا اس دعوے کے ثبوت میں طرح طرح کی دلیلیں پیش کرتے رہے مگر ناسمجھ انسان اس سے انکار کرتا ہی رہا۔ ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو قیامت کی آمد کی نسبت باتیں بناتے اور اہل حق کی مخالفت کرتے رہے۔ لیکن کچھ ہی دن جاتے ہیں کہ ان کو پتہ چل جائیگا جہاں آنکھ بند ہوئی اور قیامت کا یقین آیا۔

قیامت کی آمد بلا یومِ فصل کے ممکن نہیں۔ یومِ فصل بغیر عالم کے مٹ جانے اور انسان کے ختم ہو جانے کے آ نہیں سکتا اس لئے اس دن کے آنے سے پہلے جزاء و سزا کا طالب ہونا ایک بے کار اور لغو سوال ہے۔

۲۔ ان آیتوں میں قدرت کی زبردست نشانیوں میں سے ایسی دلیلوں کو جو بالکل صاف ہیں اور عام لوگوں کی بھی سمجھ میں آ جانے والی ہیں بیان فرما کر انہیں سے پوچھا جا رہا ہے کہ جو ذات ان اہم چیزوں کے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ہر ایک چیز کا اس کو علم ہے۔ یہ سارا سلسلہ انسان کے آرام کے لئے تیار کر دیا ہے ہر چیز اپنا اپنا کام معین اصول کے ماتحت کر رہی ہے تو ایسی صورت میں انسان کو غور کرنا چاہیئے کہ کیا وہ بھی اپنا فرض عبودیت بجا لا رہا ہے یا خود سر بنا ہوا صرف پوچھ ہی رہا ہے اللہ کے نزدیک عالم کا مٹا دینا کون سی بات ہے

۳۔ جس ذات نے اپنی کامل قدرت سے اس نظام کو قائم کیا ہے اُس کے نزدیک اس کو فنا کر دینا اور ملیا میٹ کر دینا کون سی بڑی بات ہے۔ کمہار کھلونے بناتا ہے جب چاہتا ہے بگاڑ دیتا ہے اور پھر سے بنا ڈالتا ہے۔ ایک مصوّر تصویر بنا کر جب چاہتا ہے مٹا ڈالتا ہے پھر دوبارہ اس سے بہتر بنا لیتا ہے۔ بنانے سے بگاڑنا بہت آسان ہے۔ جب اللہ جل کائنات کا خالق ہے تو قیامت پر اور بعث و حشر پر بھی قادر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ کے حکم کے منتظر ہیں جب وقت آ جائے گا تو وہ صور پھونکیں گے۔ پہلی بار صور پھونکنے پر کوئی زندہ نہ رہے گا۔ دوسری بار پر تمام زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ قیامت کے دن اپنے اعمال کے مطابق الگ الگ ٹولیوں میں اللہ میاں کے دربار میں لاکر کھڑے کر دیئے جائیں گے۔ گو یہ پہاڑ آج کیسے ہی مضبوط معلوم ہوتے ہوں اُس دن تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور یہ تمام نظام ختم ہو جائے گا اور ایک اور ہی عالم ہوگا۔

۵- یہ لوگ چونکہ حساب کے بالکل منکر تھے اور اُن دلیلوں کا جن کو انبیاء علیہم السّلام بتاتے چلے آئے ہیں انکار کرتے تھے ان کے دل میں احکامِ الٰہی کے سچ ہونے کا گمان بھی نہ تھا۔ اس لئے اُنھوں نے کوئی نیک کام اللہ و رسول کے ارشاد کے مطابق نہ کیا کہ آج کام دیتا اس لئے اس اپنی نافرمانی کی بدولت دوزخ میں طرح طرح کی تکالیف اُٹھائیں گے کسی قسم کا آرام میسّر نہ ہوسکے گا

۶- جنہوں نے اللہ کے حکموں کو کان لگا کر سُنا۔ اللہ سے ڈرتے رہے سارے کام اللہ اور اُس کے رسول کے بتانے کے مطابق کئے وہ بہشت میں ایک پُر لطف زندگی بسر کریں گے۔ اور اُن کو ہر طرح کا آرام و عیش میسّر ہو گا۔

۷- اللہ میاں عادل ہیں ظالم نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اُن کی طرف سے جو عذاب اور دُکھ کافروں کو ہو گا وہ ان کے کئے کرتوتوں کی بدولت ہو گا۔ اور مسلمانوں کو جو ثواب و راحت ہو گی وہ اُن کی فرمانبرداری کی وجہ سے ہو گی۔ دونوں چیزیں اپنی اپنی جگہ پر عین انصاف ہیں۔ پھر اس کے بعد کسی کو کلام کرنے کی کیا ضرورت ہے اور یہ کہ اللہ میاں کے جلال و بزرگی کے سامنے کسی کی کیا مجال ہو گی کہ اُس کی مرضی کے خلاف ایک حرف بھی مُنہ سے نکال سکے۔ اور نہ یہ مجال ہو گی کہ اپنے معاملہ میں یا کسی دوسرے کے مقدمہ میں زبان کھول سکے۔ یا اُس کے دربار میں بلا اجازت کچھ التجا کرے یا کوئی نیک آدمی کسی بُرے آدمی کی سفارش کر سکے۔

۸- قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں روح عام فرشتے۔ کروبین اور مقرب فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے جلالت و بزرگی کی وجہ سے کسی کو دم مارنے کی گنجائش تک نہ ہو گی۔ اور جب کسی کو کچھ عرض و معروض کی اجازت ملے گی تو وہ ٹھیک ٹھیک بات عرض کر دے گا۔ انسان کی ہستی ہی کیا ہے جو اللہ میاں کے سامنے مُنہ کھول سکے

۹- دنیا میں جھوٹ اور سچ بُرائی اور بھلائی سب گڈمڈ ہو جاتی ہیں مگر وہاں ہر ایک چیز اپنی اصلی حالت پر نظر آئے گی۔ اس لئے انسان کو فہمائش کی جا رہی ہے کہ وہ اپنے اعمال درست رکھے کیونکہ قیامت کے روز بُرے عمل ڈراونی شکل میں سامنے آئیں گے۔ خواہ کھلم کھلا کئے ہوں یا چھپ کر۔ جب کافروں کو بچت کی کوئی صورت نظر نہ آئے گی تو وہ آرزو کریں گے کہ کاش ہم مٹی ہو جاتے تو اس ہمیشہ کے عذاب اور دائمی مصیبت سے چھٹکارا تو ملتا۔ اور یہ دُکھ درد اور وہ بھی ہمیشہ کا روح کے باقی رہنے کی وجہ سے ہوا۔ اگر کم بخت روح فنا ہو جاتی اور صرف بدن ہی بدن ہوتا تو وہ تو خاک تھا۔ پھر عذاب سے ضرور نجات ہو گئی ہوتی۔

تمّت بالخیر

بِسْمِ اللهِ اَوَّلاً وَّآخِرًا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مُظْهِرِ الْاٰيَاتِ عِبْرَةً لِّلْعَاقِلِيْنَ۔ مُوْجِبِ الْمَزِيْدِ مِنْ نِعَمِهٖ لِلشَّاكِرِيْنَ

بندۂ مظہر احمد ادہمی۔

کتبہ عبدالحمید غفرلہ (فاضل دیوبند) (مطبوعہ گورنمنٹ پریس بھوپال) جمعہ۔ یکم ذی قعدہ ۱۳۶۰ھ = ۲۱ نومبر ۱۹۴۱ء

لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾

کوئی بول نہ سکے گا سوائے اُس کے جس کو رحمٰن اجازت دے اور وہ بات (بھی) ٹھیک کہے۔

۸ قیامت کی کیفیت سے متنبہ کیا جا رہا ہے کہ آج اعمال درست کر لو ورنہ سخت حسرت ہو گی

ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾

(۳۹) یقینی دن ہے پس جس کا جی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا رکھے (۴۰) ہم نے تم کو ایک جلدی آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے۔ اُس دن ہر شخص اُن اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے اپنے ہاتھوں کئے ہوں گے اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا۔

نوٹ۔ ۱ - ابتدائے عالم سے لے کر اس وقت تک تمام نبی بتلاتے چلے آئے ہیں کہ قیامت ضرور آئے گی ہر شخص اپنے اعمال کی سزا یا جزا پائے گا اس دعوے کے ثبوت میں طرح طرح کی دلیلیں پیش کرتے رہے۔ مگر ناسمجھ انسان اس سے انکار کرتا ہی رہا۔ ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو قیامت کی آمد کی نسبت باتیں بناتے اور اہل حق کی مخالفت کرتے رہے۔ لیکن کچھ ہی دن جاتے ہیں کہ ان کو پتہ چل جاتا جہاں آنکھ بند ہوئی اور قیامت کا یقین آیا۔

قیامت کی آمد بلا یومِ فصل کے ممکن نہیں۔ یومِ فصل بغیر عالم کے مٹ جانے اور انسان کے ختم ہو جانے کے آ نہیں سکتا اس لئے اس دن کے آنے سے پہلے جزاء و سزا کا طالب ہونا ایک بے کار اور لغو سوال ہے۔

۲ - ان آیتوں میں قدرت کی زبردست نشانیوں میں سے ایسی تو دلیلوں کو جو بالکل صاف ہیں اور عام لوگوں کے بھی سمجھ میں آ جانے والی ہیں بیان فرما کر انہیں سے پوچھا جا رہا ہے کہ جو ذات ان اہم چیزوں کے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ہر ایک چیز کا اس کو علم ہے۔ یہ سارا سلسلہ انسان کے آرام کے لئے تیار کر دیا ہے ہر چیز اپنا اپنا کام معین اصول کے ماتحت کر رہی ہے تو ایسی صورت میں انسان کو غور کرنا چاہیئے کہ کیا وہ بھی اپنا فرضِ عبودیت بجا لا رہا ہے یا خود سر بنا ہوا صرف پوچھ پاچھ کر رہا ہے اللہ کے نزدیک عالم کا مٹا دینا کون سی بڑی بات ہے۔

۳ - جس ذات نے اپنی کامل قدرت سے اس نظام کو قائم کیا ہے اُس کے نزدیک اس کو فنا کر دینا اور ملیا میٹ کر دینا کون سی بڑی بات ہے۔ کمہار کھلونے بناتا ہے جب چاہتا ہے بگاڑ دیتا ہے اور پھر سے بنا ڈالتا ہے۔ ایک مصوّر تصویر بنا کر جب چاہتا ہے مٹا ڈالتا ہے پھر دوبارہ اس سے بہتر بنا لیتا ہے۔ بنانے سے بگاڑنا بہت آسان ہے۔ جب اللہ کل کائنات کا خالق ہے تو قیامت پر اور بعث و حشر پر بھی قادر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ کے حکم کے منتظر ہیں جب وقت آ جائے گا تو وہ صور پھونکیں گے۔ پہلی بار صور پھونکنے پر کوئی زندہ نہ رہے گا۔ دوسری بار پر تمام زندہ ہو کر اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ قیامت کے دن اپنے اعمال کے مطابق الگ الگ ٹولیوں میں اللہ میاں کے دربار میں لا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے۔ گو یہ پہاڑ آج کیسے ہی مضبوط معلوم ہوتے ہوں اُس دن تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور یہ تمام نظام ختم ہو جائے گا اور ایک اور ہی عالم ہو گا۔

۲۷۔ یہ لوگ چونکہ حساب کے بالکل منکر تھے اور اُن دلیلوں کا جن کو انبیاء علیہم السلام بتاتے چلے آئے ہیں انکار کرتے تھے ان کے دل میں احکامِ الٰہی کے سچ ہونے کا گمان بھی نہ تھا۔ اس لئے اُنھوں نے کوئی نیک کام اللہ و رسول کے ارشاد کے مطابق نہ کیا کہ آج کام دیتا اس لئے اس اپنی نافرمانی کی بدولت دوزخ میں طرح طرح کی تکالیف اُٹھائیں گے کسی قسم کا آرام میسر نہ ہوسکے گا

۵۔ جنہوں نے اللہ کے حکموں کو کان لگا کر سُنا۔ اللہ سے ڈرتے رہے سارے کام اللہ اور اُس کے رسول کے بتانے کے مطابق کئے وہ بہشت میں ایک پُرلطف زندگی بسر کریں گے۔ اور اُن کو ہر طرح کا آرام و عیش میسر ہوگا۔

۶۔ اللہ میاں عادل ہیں ظالم نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اُن کی طرف سے جو عذاب اور دُکھ کافروں کو ہوگا وہ ان کے کئے کرتوتوں کی بدولت ہوگا۔ اور مسلمانوں کو جو ثواب و راحت ہوگی وہ اُن کی فرمانبرداری کی وجہ سے ہوگی۔ دونوں چیزیں اپنی اپنی جگہ پر عین انصاف ہیں۔ پھر اس کے بعد کسی کو کلام کرنے کی کیا ضرورت ہے اور یہ کہ اللہ میاں کے جلال و بزرگی کے سامنے کسی کی کیا مجال ہوگی کہ اُس کی مرضی کے خلاف ایک حرف بھی مُنہ سے نکال سکے۔ اور نہ یہ مجال ہوگی کہ اپنے معاملہ میں یا کسی دوسرے کے مقدمہ میں زبان کھول سکے۔ یا اُس کے دربار میں بلا اجازت کچھ التجا کرے یا کوئی نیک آدمی کسی بُرے آدمی کی سفارش کرسکے۔

۷۔ قیامت کے دن دربارِ الٰہی میں روح عام فرشتے۔ کروبین اور مقرب فرشتے۔ صفیں باندھے کھڑے ہوں گے جلالت و بزرگی کی وجہ سے کسی کو دم مارنے کی گنجائش تک نہ ہوگی۔ اور جب کسی کو کچھ عرض و معروض کی اجازت ملے گی تو وہ ٹھیک ٹھیک بات عرض کردے گا۔ انسان کی ہستی ہی کیا ہے جو اللہ میاں کے سامنے مُنہ کھول سکے

۸۔ دنیا میں جھوٹ اور سچ بُرائی اور بھلائی سب گڑبڑ ہوجاتی ہیں مگر وہاں ہر ایک چیز اپنی اصلی حالت پر نظر آئے گی۔ اس لئے انسان کو فہمائش کی جارہی ہے کہ وہ اپنے اعمال درست رکھے کیونکہ قیامت کے روز بُرے عمل ڈراونی شکل میں سامنے آئیں گے۔ خواہ کھُلّم کھُلّا کئے ہوں یا چھُپ کر۔ جب کافروں کو بچت کی کوئی صورت نظر نہ آئے گی تو وہ آرزو کریں گے کہ کاش ہم مٹی ہوجاتے تو اس ہمیشہ کے عذاب اور دائمی مصیبت سے چھُٹکارا تو ملتا۔ اور یہ دُکھ درد اور وہ بھی ہمیشہ کا روح کے باقی رہنے کی وجہ سے ہوا۔ اگر کم بخت روح فنا ہوجاتی اور صرف بدن ہی بدن ہوتا تو وہ تو خاک تھا۔ پھر عذاب سے ضرور نجات ہوگئی ہوتی۔

تمّت بالخیر

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مُظْهِرِ الْاٰيَاتِ عِبْرَةً لِّلْعَاقِلِيْنَ ۔ مُوْجِبِ الْمَزِيْدِ مِنْ نِّعَمِهٖ لِلشَّاكِرِيْنَ

بندہ مظہر احمد ادھمی۔

(کتبہ عبد الحمید غفر لہ (فاضل دیوبند) (مطبوعہ گورنمنٹ پریس بھوپال) جمعہ۔ یکم ذی قعدہ ۱۳۶۰ھ = ۲۱ نومبر ۱۹۴۱ء